سنین اسلام

جس میں مختصر حال اسلام کی تاریخ اور علم کا ان سنین کے
ساتھہ مندرج ہے کہ تاریخ عالم کے سلسلہ میں اسلام کی
تاریخ اور اوسکی علوم و فنون کس درجہ پر ہیں

واسطی استفادہ مولویونکی

مؤلفہ
ڈاکٹر جی ڈبلیو لیٹنر صاحب پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور
بمدد مولوی کریم الدین ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس امرتسر

حصہ دوم

فتح بغداد سے زمانہ حال تک سوا مفصل تاریخ ہندوستان کے

مطبع انڈین پبلک اوپینین میں چھپا

سنہ ۱۸۷۶ع مطابق سنہ ۱۲۹۳ ہجری

اعلان

اس کتاب میں بہت غلطیاں کاتب سے واقع ہوئی ہیں اس
لیے ایک صحت نامہ اسکے آخر میں لگا دیا ہے پڑھنے والے کو چاہیے
کہ وہ غلطیاں پہلے درست کر لیوے فقط

فہرست مطالب سنین اسلام

حصہ دوم

الموحدین

۱۱۴۶ء / ۵۴۲ھ سے ۱۳۵۵ء / ۷۵۶ھ تک

سلاطین غرناطہ

سنہ ۱۳۲۵ع / ۷۲۵ ہجری سے سنہ ۱۴۹۲ع / ۸۹۷ ہجری تک

خاندان ایوبیہ کردیہ

خاندان ملوک ترکیہ

جو غلام دولت کردیہ کے گذرے ہیں

اطلاع

اس کتاب مین درمیان ستون بادشاہان اسلام کے جنکا ذکر اسمین آیا ہے کاتب سے بہت غلطیان واقع ہوئی ہین اگر کسی مقام پہ درمیان ستون اس فہرست اور متن کتاب کے فرق ہو تو اس فہرست کے ستون کو صحیح سمجھین اور کتاب کے متن کو درست کرلیوین فقط

تبصرہ

سال ہجری پندرہوین ۱۵ یا سولہوین ۱۶ تاریخ ماہ جولائی سنہ ۶۲۲ عیسوی سے شروع ہوتا ہے اور شمار اسکا چاند کی حرکتون پر مقرر ہے اور سال عیسوی کا حساب سورج کی حرکتون پر منحصر ہے۔ اگر سنہ ہجری سے

عیسوی معلوم کرنا چاہو تو طریق اوسکا یہہ ہی کہ سنہ ہجری مین سے
فیصدی ۳ حصہ منہا کرکے باقی ماندہ کو ۶۲۱٫۵ مین جمعکرو
یا سنہ ہجری کو ۰٫۹۷ مین ضرب دیکر حاصلضرب کو ۶۲۱٫۵ مین
جمع کرو ان دونون صورتون مین جو حاصل جمع آوی وہ سنہ عیسوی
مشہور ہوگا

فہرست اون بادشاہان اسلام کی جنہوں نے بعد فتح بغداد کے اور ملکون اور شہروں مین اسلام کو شایع کیا جنکا ذکر حصہ دوم مین اسلام مین نہین کیا گیا ہے

تعداد	نام بادشاہ یا حاکم کا	سن ہجری	سن عیسوی
	عہد اول حکام ہسپانیہ یا اندلس کا زمانہ		
۱	طارق ابن زیاد الصدفی	۹۲	۷۱۱ء
۲	موسی ابن نصیر البکری	۹۳	۷۱۲ء
۳	عبد العزیز ابن موسے	۹۳	۷۱۳ء و ۷۱۴ء
۴	ایوب ابن حبیب اللخمی	۹۸	۷۱۶ء و ۷۱۷ء
۵	الحر ابن عبد الرحمان	۹۹	۷۱۷ء و ۷۱۸ء
۶	سمح ابن مالک الکلبی	۱۰۱	۷۱۹ء و ۷۲۰ء
۷	عنبسہ ابن سحیم الکلبی	۱۰۳	۷۲۱ء و ۷۲۲ء
۸	عذرہ ابن عبد الفہری	۱۰۵	۷۲۳ء و ۷۲۴ء
۹	یحیی ابن سلمہ	۱۰۵	۷۲۳ء و ۷۲۴ء

۱۰	خدیفہ ابن العیاص	۱۰۶	۷۲۴ و ۷۲۵
۱۱	نادہیفا ابن الاحوص	۱۰۷	۷۲۵ و ۷۲۶
۱۲	الہیثم ابن عبید الکنعانی	۱۰۸	۷۲۶ و ۷۲۷
۱۳	محمد بن عبداللہ	لا	علم
۱۴	عبدالرحمن بن عبداللہ	۱۱۳	۷۳۱ و ۷۳۲

عہد دوسرا

خاندان بنی امیہ کی بادشاہ اندلس میں

تعداد	نام	سنہ ہجری	سنہ شاہی عیسوی
۱	عبدالرحمن بن معاویہ ابن مروان	۱۳۸	۷۵۶ و ۷۵۷
۲	ہشام اول ابن عبدالرحمن	۱۷۱	۷۸۸ و ۷۸۹
۳	ابوالعاص حکم اول بن ہشام	۱۸۰	۷۹۶ و ۷۹۷
۴	عبدالرحمن الثانی	۲۰۶	۸۲۱ و ۸۲۲
۵	محمد الاول ابن عبدالرحمن الثانی	۲۳۸	۸۵۲ و ۸۵۳
۶	منذر ابن محمد اول	۲۷۳	۸۸۶ و ۸۸۷

۷	عبداللہ ابن محمد اول	۲۷۵	۸۹۱و۹۱۰
۸	عبدالرحمن الثالث ابن محمد المقتول	۳۰۰	۹۱۳و۹۱۲
۹	حکم ثالث بن عبدالرحمن ثالث	۳۵۰	۹۶۳و۹۶۳
۱۰	ہشام ثانی المؤید باللہ ابن الحکم	۳۶۶	۹۷۶و۹۹۹
۱۱	عبدالملک مظفر بن وزیر منصور	۳۹۳	۱۰۰۲و۱۰۰۳
۱۲	عبدالرحمن ناصر	۳۹۹	۱۰۰۶و۱۰۰۵
	طوائف الملوک آزاد		
۱	معتضد باللہ اللخمی	۴۲۹	۱۰۳۹و۱۰۳۰
۲	ابوالقاسم محمد معتمد باللہ	″	″
	موراویون کا زمانہ		
۱	یوسف ابن تاشفین	۴۵۸	۱۰۶۷و۱۰۶۹
۲	علی ابن یوسف تاشفین	۴۹۹	۱۱۰۶و۱۱۰۵
۳	تاشفین بن علی	۵۴۳	۱۱۴۹و۱۱۴۸
	الموحدین		

۱	امیر المومنین عبد المومن الموحد	۵۲۴	۱۱۳۰ و ۱۱[illegible]
۲	یوسف ابو یعقوب المنصورؒ	۵۵۸	۱۱۶۳ و ۱۱۶۲
۳	محمد ابو عبد اللہ ناصر لدین اللہ	۵۹۵	۱۱۹۸ و ۱۱۹۹
۴	یوسف ثانی ابو یعقوب	۶۱۰	۱۲۱۳ و ۱۲۱۴
۵	ابو مالک عبد الواحد	۶۲۱	۱۲۲۴ و ۱۲۲۵
۶	المامون ابو علی	۶۲۴	۱۲۲۸ و ۱۲۲۹
۷	محمد الثانی	۶۶۳	۱۲۶۴ و ۱۲۶۵
۸	محمد ثالث ابو عبد اللہ	۷۰۱	۱۳۰۱ و ۱۳۰۲
۹	الناصر	۷۰۸	۱۳۰۸ و ۱۳۰۹
۱۰	اسمٰعیل بن فرج	۷۱۴	۱۳۱۴ و ۱۳۱۵

سلاطین غرناطہ

۱	محمد الرابع بن اسمٰعیل بن فرج	۷۲۵	۱۳۲۵ و ۱۳۲۶
۲	یوسف ابو الحجاج بن اسمٰعیل	۷۳۳	۱۳۳۲ و ۱۳۳۳
۳	محمد خامس ابن یوسف ابو الحجاج	۷۵۳	۱۳۵۱ و ۱۳۵۴

۴	اسمعیل دوم ابن یوسف	۷۶۰	۱۳۵۹ و ۱۳۶۰
۵	یوسف ثانی ابو عبید ابن محمد ثالث	۷۸۹	۱۳۸۷ و ۱۳۸۸
۶	محمد ششم	۷۹۹	۱۳۹۶ و ۱۳۹۷
۷	یوسف سوم	۸۱۲	۱۴۰۹ و ۱۴۱۰
۸	محمد ہفتم بن یوسف سوم	۸۲۳	۱۴۲۰ و ۱۴۲۱
۹	محمد ہشتم	۸۳۲	۱۴۲۸ و ۱۴۲۹
۱۰	یوسف چہارم ابن الحمر	۸۳۸	۱۴۳۴ و ۱۴۳۵
۱۱	محمد نہم	۸۴۹	۱۴۴۵ و ۱۴۴۶
۱۲	محمد دہم	۸۵۱	۱۴۴۷ و ۱۴۴۸
۱۳	مولا علی ابو الحسین ابن محمد دہم	۸۷۰	۱۴۶۵ و ۱۴۶۶

مجمل حال اسلام کا افریقہ میں

۱	ابوبکر عمر ابن العاص	۱۷	۶۳۸
۲	احمد بن طولون	۲۵۴	۸۶۸ و ۸۶۹
۳	آل اخشیدیہ	۳۲۳	۹۳۴ و ۹۳۵

۴	خاندان فاطمیہ	۳۵۸	۹۶۸ و ۹۶۹ ع
۵	خاندان ایوبیہ	۵۶۶	۱۱۷۱ و ۱۱۷۲ ع
۶	مملوک بحاریہ	۶۴۲	۱۲۴۴ و ۱۲۴۵ ع
۷	قیصر روم	۹۲۳	۱۵۱۶ و ۱۵۱۷ ع
۸	ابراہیم بن اغلب	۱۸۴	۸۰۰ و ۸۰۱ ع
۹	حکام خاندان زیری ملک ٹونس	۳۶۲	۹۷۲ و ۹۷۳ ع
	بیان خلفاء مصر کا جو عباسی تھے		
۱	المستنصر باللہ احمد بن الظاہر	۶۵۹	۱۲۶۱ و ۱۲۶۲ ع
۲	الحاکم بامر اللہ	۶۶۰	۱۲۶۲ و ۱۲۶۳ ع
۳	المستکفی باللہ بن الحاکم	۷۰۱	۱۳۰۱ و ۱۳۰۲ ع
۴	الواثق باللہ محمد المتمسک بن الحاکم	۷۴۰	۱۳۴۰ و ۱۳۴۱ ع
۵	الحاکم بامر اللہ بن المستکفی	۷۴۲	۱۳۴۱ و ۱۳۴۲ ع
۶	المعتضد باللہ ابو بکر بن المستکفی	۷۵۳	۱۳۵۲ و ۱۳۵۳ ع
۷	المتوکل علی اللہ محمد بن المعتضد	۷۶۳	۱۳۶۲ و ۱۳۶۳ ع

۸	المعتصم باللہ ذکریا بن ابراہیم بن الحاکم	۸۰۸	۱۴۰۵	۱۴۰۶ء
۹	الواثق باللہ عمر بن المعتصم ابراہیم	۸۲۴	۱۴۲۱	۱۴۲۲ء
۱۰	المستعین باللہ بن المتوکل	۸۲۸	۱۴۲۵	۱۴۲۶ء
۱۱	المعتضد باللہ بن المتوکل	۸۳۳	۱۴۲۹	۱۴۳۰ء
۱۲	المستکفی باللہ بن المتوکل	۸۴۵	۱۴۴۱	۱۴۴۲ء
۱۳	القائم بامر اللہ بن المتوکل	۸۵۵	۱۴۵۱	۱۴۵۲ء
۱۴	المستنجد باللہ بن المتوکل	۸۵۹	۱۴۵۵	۱۴۵۶
۱۵	المتوکل علی اللہ ابو العز عبد العزیز	۸۸۴	۱۴۸۰	۱۴۸۱ء
۱۶	المستمسک باللہ یعقوب ابن المتوکل	۹۰۳	۱۴۹۷	۱۴۹۸ء
۱۷	المتوکل علی اللہ بن المستمسک باللہ یعقوب	۹۲۷	۱۵۲۱	۱۵۲۲ء
	خاندان فاطمیہ اسمٰعیلیہ			
۱	المعز لدین اللہ ابو تمیم معد	۳۴۰	۹۵۱	۹۵۲ء
۲	العزیز باللہ ابو النصر نزار بن المعز	۳۶۵	۹۷۶	۹۷۷ء
۳	الحاکم بامر اللہ ابو علی منصور بن العزیز	۳۸۶	۹۸۸	۹۸۹ء

۴	الظاہر لاعزاز دین اللہ ابو الحسن علی بن الحاکم	۴۱۱	۱۰۲۰	و ۱۰۲۱ء
۵	المستنصر باللہ ابو تمیم بن الظاہر	۴۲۷	۱۰۳۵	و ۱۰۳۶ء
۶	المستعلی باللہ ابو القاسم احمد ابن المستنصر	۴۸۷	۱۰۹۴	و ۱۰۹۵ء
۷	الآمر باحکام اللہ ابو علی منصور ولد المستعلی	۴۹۵	۱۱۰۱	و ۱۱۰۲ء
۸	الحافظ لدین اللہ عبد المجید محمد	۵۲۴	۱۱۳۰	و ۱۱۳۱ء
۹	الظافر باعداء اللہ اسمعیل بن الحافظ	۵۴۴	۱۱۴۹	و ۱۱۵۰ء
۱۰	الفائز بنصر اللہ عیسیٰ ولد الظافر	۵۴۹	۱۱۵۴	و ۱۱۵۵ء
۱۱	العاضد لدین اللہ بن یوسف بن الحافظ	۵۵۵	۱۱۶۰	و ۱۱۶۱ء
	فرقہ حشاشین			
۱	حسن ابن صباح حِمیری	۴۸۳	۱۰۹۰	و ۱۰۹۱ء
۲	کیاہ بزرگ امید	۵۱۸	۱۱۲۴	و ۱۱۲۵ء
۳	محمد ابن بزرگ امید	۵۳۲	۱۱۳۷	و ۱۱۳۸ء
۴	حسن ثانی ابن محمد بن کیاہ بزرگ امید	۵۵۹	۱۱۶۳	و ۱۱۶۴ء
۵	محمد ثانی ابن حسن	۵۶۱	۱۱۶۵	و ۱۱۶۶ء

۶	جلال الدین ابن محمد ثانی	۵۹۷	۱۲۰۱	۱۲۰۲ء
۷	علاء الدین ابن محمد ابن جلال الدین	۶۰۸	۱۲۱۱	۱۲۱۲ء
۸	رکن الدین ابن علاء الدین	۶۵۱	۱۲۵۳	۱۲۵۴ء
	خاندان ایوبیہ کردیہ			
۱	ملک الناصر صلاح الدین یوسف ابن ایوب	۵۶۴	۱۱۶۸	۱۱۶۹ء
۲	ملک العزیز عثمان بن صلاح الدین	۵۸۹	۱۱۹۳	۱۱۹۴ء
۳	الملک المنصور محمد بن عثمان	۵۹۵	۱۱۹۹	۱۲۰۰ء
۴	الملک العادل سیف الدین ابو بکر بن ایوب	۵۹۶	۱۲۰۱	۱۲۰۲ء
۵	الملک الکامل محمد ابن العادل	۶۱۵	۱۲۱۸	۱۲۱۹ء
۶	الملک العادل ابو بکر ابن الکامل	۶۲۷	۱۲۳۰	۱۲۳۱ء
۷	الملک الصالح ایوب نجم الدین	۶۲۹	۱۲۳۳	۱۲۳۴ء
۸	ملک المعظم توران شاہ ابن الصالح	۶۳۹	۱۲۴۱	۱۲۴۲ء
۹	ملکہ شجرۃ الدر کنیز ملک صالح	"	"	
۱۰	ملک الاشرف موسیٰ بن یوسف	۶۴۰	۱۲۴۲	۱۲۴۳ء

خاندان ملوک ترکیہ جو غلام دولت گروہ کے گذرے ہیں

۱	ملک المعز عزالدین ایبک ترکمانی	۶۵۳	۱۲۵۵	۱۲۵۶ء
۲	ملک المنصور علی ابن المعز	۶۵۵	۱۲۵۷	۱۲۵۸ء
۳	ملک المظفر قطز المعزی	۶۵۷	۱۲۵۹	۱۲۶۰ء
۴	ملک الظاہر رکن الدین بیبرس	۶۵۸	۱۲۶۰	۱۲۶۱ء
۵	ملک السعید محمد ناصر الدین برکتہ الاد	۶۷۵	۱۲۷۶	۱۲۷۷ء
۶	ملک العادل بدر الدین سلامش	۶۷۵	″	
۷	ملک المنصور المنان قلاوون الصالحی	۶۷۵	″	
۸	ملک الاشرف صلاح الدین خلیل	۶۸۹	۱۲۸۷	۱۲۹۹ء
۹	ملک الناصر محمد بن قلاوون	۶۸۹	۱۲۹۰	۱۲۹۱ء
۱۰	ملک العادل کتبغا المنصوری	۶۹۴	۱۲۹۴	۱۲۹۹ء
۱۱	ملک المنصور حسام الدین لاجین المنصوری	۶۹۸	۱۲۹۹	۱۳۰۰ء
۱۲	ملک المظفر رکن الدین بیبرس	۷۰۰	۱۳۰۰	۱۳۰۱ء

۱۳	ملک المنصور ابوبکر ولد الناصر	۷۰۱	۱۳۰۱	۱۳۰۲ء
۱۴	ملک الاشرف کجک ولد الناصر	۷۰۲	۱۳۰۲	۱۳۰۳ء
۱۵	ملک الناصر احمد ولد الناصر محمد	۷۴۳	۱۳۴۲	۱۳۴۳ء
۱۶	ملک الصالح اسمٰعیل ابوالفدا بن الناصر محمد	۷۴۵	۱۳۴۴	۱۳۴۵ء
۱۷	ملک الکامل شعبان ولد الناصر محمد	۷۴۶	۱۳۴۵	۱۳۴۶ء
۱۸	ملک المظفر حاجی ولد الناصر محمد	۷۴۷	۱۳۴۶	۱۳۴۷ء
۱۹	ملک الناصر حسن ولد الناصر محمد	۷۴۸	۱۳۴۷	۱۳۴۸ء
۲۰	ملک الصالح صالح ولد الناصر محمد	۷۵۹	۱۳۵۸	۱۳۵۹ء
۲۱	ملک المنصور محمد بن حاجی ولد الناصر محمد	۷۶۵	۱۳۶۴	۱۳۶۵ء
۲۲	ملک الاشرف شعبان حسین بن الناصر محمد	۷۶۸	۱۳۶۸	۱۳۶۹ء
۲۳	ملک المنصور علی بن الاشرف شعبان	۷۸۳	۱۳۸۱	۱۳۸۲ء
۲۴	ملک الصالح حاجی بن الاشرف شعبان	۷۸۹	۱۳۸۷	۱۳۸۸ء
۲۵	ملک الظاہر برقوق	۷۹۲	۱۳۹۰	۱۳۹۱ء
۲۶	ملک الناصر فرج ابوالسعادات بن برقوق	۸۰۹	۱۴۰۶	۱۴۰۷ء

۲۷	ملک المنصور عبدالعزیز بن برقوق	۸۱۵	۱۴۱۲	۱۴۱۳ء
۲۸	ملک المؤید ابو النصر شیخ المحمودی الظاہری	۸۱۶	۱۴۱۳	۱۴۱۵ء
۲۹	ملک المظفر احمد ابو السعادات ابن المؤید	۸۲۴	۱۴۲۱	۱۴۲۲ء
۳۰	ملک الظاہر ططر ابو الفتح	۸۲۴	۱۴۲۲	۱۴۲۳ء
۳۱	ملک الصالح محمد بن ططر	۸۲۴	۱۴۲۲	۱۴۲۴ء
۳۲	ملک الاشرف ابو النصر برسبائی دقاقی	۸۲۵	۱۴۲۲	۱۴۲۳ء
۳۳	ملک العزیز ابو المحاسن یوسف ابن الاشرف	۸۴۱	۱۴۳۷	۱۴۳۸ء
۳۴	ملک الظاہر ابو سعید علی جقمق العلائی ابن اینال	۸۴۲	۱۴۳۸	۱۴۳۹ء
۳۵	ملک المنصور عثمان ابو السعادات ولد ابو سعید	۸۵۷	۱۴۵۳	۱۴۵۳ء
۳۶	ملک الاشرف ابو النصر اینال العلائی الناصری	۸۵۷	۱۴۵۳	۱۴۵۳ء
۳۷	ملک المؤید احمد ابو الفتح ولد الاشرف ابو النصر	۸۶۵	۱۴۶۱	۱۴۶۲ء
۳۸	ملک الظاہر ابو سعید خوشقدم	〃		〃
۳۹	ملک الظاہر ابو سعید بلبائی العلائی	۸۷۲	۱۴۶۸	۱۴۶۹ء
۴۰	ملک الظاہر ابو سعید تمربغا	۸۷۲		〃

۴۱	ملک الاشرف ابو النصر قایتبای الظاہری	۸۷۲	//	
۴۲	ملک الناصر محمد ابو السعادات ولد قایتبای	۹۰۳	۱۴۹۷	و۱۴۹۸
۴۳	ملک الاشرف قانصوہ مولی قایتبای	۹۰۵	۱۴۹۹	و۱۵۰۰
۴۴	ملک الظاہر ابو سعید قانصوہ ماموں الناصر کا	۰	۰	۰
۴۵	ملک الاشرف جان بلاط	۰	۰	۰
۴۶	ملک العادل سیف الدین طومان بائی	۰	۰	۰
۴۷	ملک الاشرف قانصوہ الغوری	۹۲۲	۱۵۱۶	و۱۵۱۷
۴۸	ملک الاشرف طومان بائی بن اخی الغوری	//		//

خاندان عثمانیہ کا بیان

۱	عثمان غازی	۶۹۹	۱۲۹۹	و۱۳۰۰
۲	ارخان ولد عثمان خان غازی	۷۲۶	۱۳۲۶	و۱۳۲۷
۳	سلطان مراد خان ابن ارخان	۷۶۲	۱۳۶۱	و۱۳۶۲
۴	سلطان بایزید یلدرم	۷۹۱	۱۳۸۹	و۱۳۹۰
۵	سلیمان اول	۸۰۵	۱۴۰۲	

۶	محمد خان	۸۱۶	۱۴۱۳
۷	مراد خان ثانی	۸۲۴	۱۴۲۱
۸	سلطان محمد خان ثانی	۸۵۵	۱۴۵۰
۹	بایزید ثانی	۸۸۶	۱۴۸۱
۱۰	سلطان سلیم خان اول	۹۱۸	۱۵۱۲
۱۱	سلطان سلیمان خان ثانی	۹۲۶	۱۵۲۰
۱۲	سلیم الثانی ولد سلیمان	۹۷۴	۱۵۶۶
۱۳	مراد خان ثالث بن سلیم خان ثانی	۹۸۲	۱۵۷۴
۱۴	محمد خان ثالث ولد مراد	۱۰۰۳	۱۵۸۵
۱۵	احمد اول بن محمد خان	۱۰۱۲	۱۶۰۳
۱۶	سلطان مصطفیٰ اول بھائی احمد کا	۱۰۲۶	۱۶۱۷
۱۷	عثمان ثانی بن احمد اول	″	۱۶۱۸
۱۸	سلطان مراد خان الرابع بن احمد اول	۱۰۳۲	۱۶۲۳
۱۹	ابراہیم بن احمد	۱۰۴۹	۱۶۴۰

۲۰	محمد الرابع بن ابراہیم المقتول	۱۰۵۹	۱۶۴۹
۲۱	سلیمان خان ثالث بن ابراہیم	۱۰۶۲	۱۶۶۲
۲۲	احمد ثانی بن ابراہیم	۱۱۰۲	۱۶۹۱
۲۳	مصطفےٰ خان ثانی ولد محمد خان رابع	۱۱۰۶	۱۶۹۴
۲۴	احمد ثالث بن محمد	۱۱۱۶	۱۷۰۳
۲۵	محمد خامس بن مصطفےٰ ثانی یعنی محمود اوّل	۱۱۴۳	۱۷۲۶
۲۶	عثمان ثالث بن مصطفےٰ ثانی	۱۱۶۷	۱۷۵۴
۲۷	مصطفےٰ خان ثالث بن احمد	۱۱۷۱	۱۷۵۸
۲۸	سلطان عبد الحمید خان بن احمد ثالث	۱۱۸۷	۱۷۷۴
۲۹	سلیم ثالث بن سلطان مصطفےٰ ثالث	۱۲۰۳	۱۷۸۷
۳۰	مصطفےٰ رابع بن عبد الحمید	۱۲۲۲	۱۸۰۶
۳۱	محمود الثانی بن عبد الحمید	۱۲۲۴	۱۸۰۹ و ۱۸۱۰
۳۲	سلطان عبد المجید خان ابن سلطان محمود	۱۲۵۵	۱۸۳۹ و ۱۸۴۰
۳۳	سلطان عبد العزیز خان قیصر روم	۱۲۷۷	۱۸۶۰ و ۱۸۶۱

خاندان سلجوق

۱	ابو طالب محمد روشن الدین طغرل بیگ	۴۲۹	۱۰۳۷	
۲	الپ ارسلان	۴۵۵	۱۰۶۳	۱۰۷۲ء
۳	ملک شاہ معز الدین ابو الفتح بن الپ ارسلان	۴۶۵	۱۰۷۲	
۴	برقیارق ابن ملک شاہ سلجوقی	۴۸۶	۱۰۹۳	۱۰۹۵ء
۵	مالک شاہ	۴۹۶	۱۱۰۳	۱۱۰۴ء

ملک فارس

۱	یعقوب بن الیاس	۲۵۳	۸۶۸	..
۲	عمر بھائی یعقوب کا	۲۸۷	۹۰۰	..
۳	خاندان سامانی	۲۸۷	۹۰۰	
۴	خاندان بویہ	۳۲۰	۹۳۲	۹۴۵ء
۵	خاندان غزنوی	۳۵۱	۹۶۲	..
۶	خاندان سلجوقیہ سے طغرل بیگ	۴۲۹	۱۰۳۰	
۷	ملک سنجر	۴۶۵	۱۰۷۲	۱۰۷۳ء

٨	طغرل سوم	٥٩٠	١١٩٤	١١٩٤ء
٩	سلاطین خوارزمیہ	"		"
١٠	محمد جلال الدین تکش	٦١٢	١٢١٤	١٢١٨ء
١١	جلال الدین بن محمد	٦١٧	١٢٢٠	١٢٢١ء
١٢	چنگیز خان	٦٢٧	١٢٣٠	١٢٣١ء
١٣	ہلاکو خان	٦٥٦	١٢٥٨	١٢٥٩ء
١٤	اباقاآن بن ہلاکو خان	٦٦٣	١٢٦٤	١٢٦٥ء
١٥	کیخاتو	٦٨٠	١٢٨٢	١٢٨٣ء
١٦	غازان	٦٩٥	١٢٩٥	١٢٩٦ء
١٧	الجائیتو خان عرف خدا بندہ	٧٠٣	١٣٠٣	١٣٠٤ء
١٨	ابوسعید بہادر بن الجائیتو خان	٧١٥	١٣١٥	١٣١٦ء
١٩	تیمور	٧٨٥	١٣٨٣	١٣٨٤ء
٢٠	خاندان صفوی	٩١٩ سے ١١٤٨ تک	١٥١٣ سے ١٧٣٥	عیسوی تک
٢١	نادر شاہ افشار	١١٤٨	١٧٣٥	١٧٣٦ء

۲۲	کریم خان زند	۱۱۶۰	۱۷۴۶ و ۱۷۴۷
	خاندان قاچار		
۱	آغا محمد شاہ قاچار	۱۲۱۰	۱۷۹۵ و ۱۷۹۶
۲	فتح علی شاہ قاچار	۱۲۱۲	۱۷۹۷ و ۱۷۹۸
۳	محمد شاہ قاچار	۱۲۵۰	۱۸۳۴ و ۱۸۳۵
۴	ناصر الدین شاہ قاچار	۱۲۶۴	۱۸۴۷ و ۱۸۴۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۸

اطلاع

یہہ بات سبکو معلوم ہی کہ مذہب اسلام نی عرب سی ظہور پا کر اپنی قرب و جوار کی شہرون مین شیوع پایا پر اِس مین بہی کچہہ شک نہین ہے کہ اسلام کی سلطنت دیار غیر مین زیادہ پہیلی یوروپ اور چند بلاد افریقہ مین تہوڑے عرصہ تک رہی مگر ایران خراسان- تورا ن- افغانستان ہندوستان ان ملکون مین اُسکو بہت قیام ہوا اگر بنظر غور ملاحظہ کیجئے تو حکومت اسلامیہ کا زور و شور (۴۴۴) برس تک بڑی دہوم

۱۲۵۸ سنہ ع ۶۵۶ھ دہام سے رہا کیونکہ درمیان ۶۵۶ھ ۱۲۵۸ء کے خلفا کا نام بہی جاتا رہا تہا پس اُسی دن سے اس سلطنت عربیہ کا خاتمہ سمجہنا چاہئی اسلئے کہ حکومت غیر قوم مین چلی گئی اُسی دن سے بنیاد پادشاہت اور سلطنت غیر قوم کی قایم ہوئی اور حکومت اسلامیہ اپنے ملک کے لوگون میں

نہ رہی۔

پس اب اس بات کی تحقیق کرنی مناسب ہے کہ حکومت اسلامیہ کا دورہ کس کس قوم کے لوگوں میں ہوا اور بعد خلفاء عباسیہ کے جنکا حال مختصر پہلی جلد اس کتاب میں لکھا گیا ہے کون لوگ بادشاہ ہوئے وہ قوم ترک تھی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ پادشاہان خاندان ظاہریہ جو خراسان کے حکمران ہوئے سب ترک تھے

ادہر خاندان سامانیہ کو دیکھو جنکی علم کا پھر یرہ تمام ایران۔ خراسان ترکستان پر لہراتا تھا اور جنکی عہد سلطنت میں بڑے بڑے عالم صاحب تصانیف گذرے ہیں وہ بھی قوم ترک سے تھی۔ دیلم اور آل بویہ بھی ترک تھی انکی زمانہ میں اچھے اچھے شاعر اور عالم فاضل صاحب تصانیف جلیلہ ہوگذرے ہیں۔ قوم سلجوق بھی ترک ہی تھی جنھوں نے قسطنطنیہ تک جاکر دوبارہ اسلام کا نام روشن کیا اور خلیفہ وقت کو ہمیشہ باغی کشور سے بچاتی رہے ہے۔ اب کابل اور افغانستان کی طرف دیکھئے تو سبکتگین بانی سلطنت غزنی بھی ترک ہی تھا اُسکی سلطنت کی عظمت شان

اظہرمن الشمس ہے اُسکی قدوم میمنت لزوم سے اسلام کی بنیاد ہندوستان مین پڑی۔

خاندان خوارزم شاہی کے بادشاہ بھی تُرک ہی تھے۔ خاندان عثمانیہ جس خاندان کا بادشاہ خلیفۃ الروم اسوقت تک کہلاتا ہے اور جنمین سے محمدؐ ثانی ایسا صاحب حوصلہ اور شجاع بادشاہ ہوا کہ لاکھون آدمیونکی فوج لیکر قسطنطنیہ پرچڑھ گیا اور اُسکو فتح کرکے آج تک یوروپ مین اسلام کا جھنڈا قایم رکھا تُرک ہی تھا۔

خاندان قاچار یعنے ایران کے بادشاہ سب تُرک ہی تھے۔ بخارا۔ خوارزم۔ کوکان۔ کاشغر۔ وغیرہ مین ترک ہی بادشاہ ہین ان سب بادشاہون کا حال مختصر اس حصۂ دوم مین لکھا جاے گا

مگر چند خاندان جنکی سبب سلطنت اسلامیہ نے بر اعظم افریقیہ اور یوروپ مین اپنا خوب زور دکھلایا وہ لوگ تُرک

نہ تھی اور چونکہ اُنکا زمانہ بھی قریب یا درمیان زمانہ سلطنت عباسیہ کے تھا اسلئے اُنکا بیان اس کتاب مین مقدم لکھنا واجب جانکر اونکے عہد سلطنت کی تقسیم اس طور پر کی گئی +

۱ حکام ہسپانیہ یا اندلس کے سنہ ۷۱۱ع / ۹۲ھ سے سنہ ۷۵۶ع / ۱۳۷ھ تک

۲ خاندان بنی اُمَیَّہ کی پادشاہ اندلس مین سنہ ۷۵۶ع / ۱۳۸ھ سے سنہ ۱۰۳۸ع / ۴۲۹ھ تک

۳ طوائف الملوک آزاد کا عہد سنہ ۱۰۳۸ع / ۴۲۹ھ سے سنہ ۱۲۳۸ع / ۶۳۵ھ تک

اِس تیسری عہد کی پادشاہون مین دو فرقے نامی گذرے ہین جنکی عہد سلطنت کی تفصیل یہہ ہے

اول... المرادی .... سنہ ۱۰۵۸ع / ۴۵۰ھ سے سنہ ۱۱۴۷ع / ۵۴۲ھ تک

دوم... الموحدین .... سنہ ۱۱۴۷ع / ۵۴۲ھ سے سنہ ۱۳۲۵ع / ۷۲۵ھ تک

۳... سلاطین غرناطہ .... سنہ ۱۳۲۵ع / ۷۲۵ھ سے سنہ ۱۵۶۱ع / ۹۶۸ھ تک

۴ — مجمل حال حکام افریقہ کا ... سنہ ۸۶۹ع / ۲۵۶ھ سے لیکر سنہ ۱۰۵۶ع / ۴۴۵ھ تک

تشریح

مورز اُن عربون کو کہتے ہین جنھون نے ملک ہسپانیہ کو آٹھوین صدی عیسوی مین فتح کیا اور پندرہوین صدی کے آخر تک اوسپر قابض رہے ہسپانیہ اور فرانس کے مورخون نے اُنکے مختلف لقب اپنی کتابون مین لکھے ہین بعضون نے سراسینی (مشتق شرقیین سے) بعضون نے اگرینی یعنے اولاد ہاگر کی بعض اونکو اسمٰعیلائیٹی یعنے اولاد اسمٰعیل کی اور بعض شایستہ مصنفون نے انکو آریبین لقب دیا ہے پر سب سے بہتر اور عام لقب اونکا مورز ہے کیونکہ وہ لوگ اُس حصہ افریقہ سے اس ملک مین آئے تھے جسکو رومن لوگ ماریٹینہ کہتے ہین اسواسطے وہ مورز کہلائے ۵۳ برس بعد وفات پیغمبر خدا کی بلکہ بعد فتح کرنے ایشیا کے سرسبز ملکون کے عربون نے بر اعظم افریقہ پر حملہ کیا بارقہ اور مارمریکا کی

جنگل جہان پر رومن فوج سے سخت مقابلہ ہوا تھا بالکل تاراج
اور برباد ہو گئے کارتھیج جو اُسوقت مین پایہ تخت افریقہ کا
تھا خاک مین ملایا گیا۔ بعد لڑائی چالیس برس کے جو برابر جاری
رہی افریقہ مین پلرز ہرکیولیز سے لیکر سوڈان کی آخری
حد تک ان فتح مند عربون کے قانون جاری ہو گئے اور سب
رعایا وہان کی تابع اور مطیع شرع محمدی کی ہو گئی پر وہ لوگ
ان فتوحات پر بھی قانع نہوئے بلکہ اُنکے دلی جنگی جوش نے
جو کہ ہر ایک نئی فتح سے ترقی پذیر ہوتا جاتا تھا بعد اسکے کہ افریقہ پر اُنکا
اچھی طرح سے تسلط ہو گیا ایسا اُنکو اوکسایا کہ ہسپانیہ پر اُنکو چڑھایا
اُنھون نے اُسپر بھی حملہ کرکے فتح پائی ؞
اصلی باعث اسکا کہ یہہ عرب لوگ کس طرح پر یورپ کے براعظم
مین جا پہنچے روایات کی تاریکی مین چھپا ہوا ہے یہہ بات درست
ہے کہ اُس ملک کی تواریخین ایک عرصہ سے جل گئے ہین جو کچھ بچی ہین
اُنمین کہین کہین سے یہہ اشارہ نکلتا ہے کہ امیر خولیین نے

اس ملک پر حملہ کرنے کے واسطے ان عربون کو پوشیدہ لکھکر بلایا
تھا لیکن ثبوت اسکا کسی اچھی تواریخ سے اچھی طرح پر نہین
ہوتا اسلیئے متاخرین نے اسکو جھوٹا مشہور کردیا ہے
پس سبب اسکے اور کچھ نہین ہے کہ اس ملک کا اچھے موقع پر آباد
ہونا اور اسکی آب و ہوا کی خوبی جو عوام الناس کی زبان پر مشہور
تھی اور مختلف اقوام بربر کی خواہش (جو ہر روز عربون کے
جھنڈون کے نیچے جمع ہوجایا کرتے تھے) اور وہ نااتفاقی
جو گاتھک کی حکومت مین پڑی ہوئی تھی اور یہودیون کا خواہان
مدد کا ہونا جو راڈرک کے بزرگون کے عہد سے ظلم اٹھاتے
اور بیرحمی سے سلوک کیئے جاتے تھے بیشک ان باعثون مین سے
ہین جو عربون کو ہسپانیہ پر چڑھا لائے ۔

۷۱۱ء ۳۰ تاریخ ماہ اپریل ۷۱۱ء مطابق ماہ رجب سنہ ۹۲ھ کے ایک
شخص مسمی طارق غلام معتق موسی ابن نصیر حاکم عربی افریقہ
کا تھوڑی سی جماعت اپنی متبعین کی ساتھ لیکے کہ بلبنے

پہاڑ کے نیچے آ اوترا جو کہ اُسکے نام سے جَبَلُ الطارق جسکو انگریزی مین جبرالٹر کہتے ہین مشہور ہو گیا اُسکے اوترنے کے دو مہینے بعد ایک مشہور لڑائی گاڈیلٹی کے کنارہ پر ہوئی جس لڑائی نے کاتھلک کی سلطنت کی بیخ و بنیاد ہسپانیہ سے اوکھیڑ ڈالی کارڈوا گرناڈا - جاین - ملیگا - تالیڈو (جو کہ اُسوقت مین ہسپانیہ کا دار السلطنت تھا یا) تو جلد تر مفتوح ہو گئے یا وہان کے باشندون نے خود ہی دروازہ اُنکے کھولدئے تھے موسیٰ اِبنِ نَصِیر مالک طارق کا بھی ایک بھاری فوج افریقہ سے لیکر الجیسیراز پر آپہنچا اُسکے پہنچنے سے پہلے ہی طَارِق نے بڑے بڑے دولتمند شہر اور وسیع صوبے ہسپانیہ کے فتح کر کے اپنے قبضہ مین کر لئے تھے مُوسیٰ نے آتے ہی تمام ملک سوا اسے استوری اس پہاڑ کی گھاٹیون کے ایسے جلد تر فتح کر لئے جیسے عربون کی فتح کی عادت مشہور ہے ◆

عہدِ اوّل

حکّامِ ہسپانیہ کا زمانہ

سنہ ۷۱۱ع ۹۲ھ سے لیکر سنہ ۷۵۶ع ۱۳۸ھ تک

بعد فتح ہونے ملک ہسپانیہ کے ۵۴ برس تک یہہ دستور رہا کہ اِس ملک پر امیر لوگ حاکم مقرر ہوتے تھے یہہ حکام ماتحت وزراء افریقہ کے رہتے تھے اکثر اونمین سے بسبب قدرت اور اختیار مسلمانون کے یا فوج کی مرضی پر مقرر ہوا کرتے تھے وہ حکام ۲۲ گذرے ہین اونمین سب سے اول طارق ابن زیاد الصدفی اول فتح مند اور مظفر اور اُسکا مالک موسیٰ ابن نصیر البکری جسنے ہسپانیہ
مین پہنچکر درمیان سنہ ۹۳ھ کے حکمرانی اختیار کی تھی شامل سنہ ۷۱۲ع
ہین *

۳ عبدالعزیز ابن موسیٰ

جبکہ موسیٰ پر چند طرح کے الزام لگائے گئے تو وہ واسطے جوابدہی

کے دمشق میں طلب ہوا چنانچہ درمیان سنہ ۹۵ھ کے وہان پر حاضر سنہ ۷۱۴ع
ہوا اس نے حکومت ہسپانیہ کی بوقت جانے دمشق کے اپنے
بیٹے عبد العزیز کو سپرد کردی تھی عبد العزیز نے اپنے باپ
کی پیروی کی فتوحات برابر جاری رکھیں چنانچہ لیوسی ٹینیا کو
اوسنے فتح کیا پھر تھوادی پر حملہ کیا اور عربونکی سلطنت کی بنیاد
ہسپانیہ میں مستحکم کر دی تقریباً دو برس اسنے سلطنت کی تھی
کہ درمیان سنہ ۹۷ھ کے جبکہ وہ نماز پڑھتے مسجد سیول میں
گیا (یہہ شہر اوسوقت سلطنت عربونکا پایہ تخت تھا) حسب الحکم
خلیفہ سلیمان بن عبد الملک کے قتل کیا گیا۔

۴ ایوب ابن حبیب اللخمی

یہہ وہ حاکم ہے جو کہ اس قتل کے فتوی کی تعمیل کرنیکے واسطے
ہسپانیہ کو بھیجا گیا تھا یہ شخص چھ مہینے تک تا وقت پہنچنے
الحار ابن عبد الرحمن کے حاکم وہانکا رہا سنہ ۹۸ھ میں الحار آ پہنچا سنہ ۷۱۷ع

۵ الحار ابن عبد الرحمن

سنہ ۹۹ھ اس حاکم نے درمیان ۷۱۸ء ۹۹ھ کے ایک فتحیاب حملہ کاتہلگال سنہ ۷۱۸ء
پر کیا پر اُسکے ظلم اور غارت اور سختی سے وہانکے باشندے کیا عرب
اور کیا اہل وطن ایسے اُسسے ناراض ہو گئے کہ اُسکی فریاد دمشق کے
سنہ ۹۹ھ دربار مین پہنچی اسلیئے ۷۱۸ء ۹۹ھ کے اخیر مین اُس عہدہ سے برخاست سنہ ۷۱۸ء
کیا گیا ۔

۶ علصمہ ابن مالک الکلبی

اُسکے بعد علصمہ ابن مالک حاکم اسپین کا مقرر ہوا اُسکے زیر حکم مسلمانون نے پھر ایکدفعہ کاتہلگال پر حملہ کیا اور شہر مین گھس گئے ۔ کارکیسانی اور ناربانی کو فتح کر لیا اور قریب تہا کہ مشہور شہر تولس کو فتح کر لین مگر شہر کی فصیل کے نیچے مسلمانون کو ایسی شکست ہوئی کہ لاچار ہسپانیہ کو اونہین لوٹ جانا پڑا ایک لڑائی مین یہہ عربی سپہ سالار
سنہ ۱۰۱ھ معہ ایک ہزار بہادران جنگی کے مارا گیا یہہ واقعہ درمیان ماہ مئی ۷۲۱ء سنہ ۷۲۱ء
کے وقوع مین آیا ۔

۷ عمبثہ ابن سُحَیم الکُلبی

اسکا جانشین ہوا اُسنے چار برس پانچ مہینے حکومت کی اور اس عرصہ مین کئی بار فرانس

سنہ ۱۰۷ھ حملہ کیا۔ پر اسکے ایک دفعہ بروقت بازگشت کے درمیان ماہ مئی سنہ ۷۲۵ء کے اپنی موت سے مر گیا سنہ ۷۲۵ء

۸ هُذَيْر ابن عبد اللہ الفہری

اسکے بعد ہذیر چند روز کے واسطے جانشین ہوا پر تب آنے یحییٰ کے درمیان سنہ ۷۲۵ء

کے برخاست کیا گیا۔

۹ یحییٰ ابن سلمہ

درمیان سنہ ۷۲۵ء کے امیر ہسپانیہ کا مقرر ہو کر آگیا اُسنے تھوڑے ہی دن حکومت کی

۱۰ + ۱۱ حذیفہ بن العباص

یہہ شخص یحییٰ کے بعد جانشین ہوا اور اسکو موافق عمل کرتا رہا لیکن اُسکی

سنہ ۱۰۸ھ حکومت صرف چند مہینے رہی کیونکہ سنہ ۷۲۶ء مین ہادیفا ابن الاحوص سنہ ۷۲۶ء

اسکی جگہہ حاکم ہوا وہ بھی جلدی ہی برخاست کیا گیا تاکہ الہیثم مقرر کیا جاوے

۱۲ الہیثم ابن عبید الکنانی

اُسپر لوٹ اور بیرحمی کا الزام لگایا گیا اور حکام فوج کی تحریک سے درمیان

سنہ ۱۱۱ھ سنہ ۷۲۹ء کے وہ بھی موقوف کیا گیا۔ سنہ ۷۲۹ء

۱۳ — محمد بن عبد اللہ

اوسکے بعد محمد ابن عبد اللہ حاکم ہوا ٭

۱۴ — عبد الرحمن بن عبد اللہ

اس حاکم نے انصاف کی شہرت اور بہت ناموری حاصل کی کیونکہ
سب ظالم حاکمون کو اُسنے سزا دی اور عیسائیون کی زمین جو
حاکمان سابق نے غصب کر لی تھی اُسنے پھر اُنکو دلوا دی ۱۱۲ھ ۷۳۲ء ۷۳۲ء
مین اُسنے گال پر حملہ کیا اور اس قدر فوج لیکر چڑھائی
کی کہ اُس سے پہلے کوئی حاکم اتنی فوج لیکر نہ چڑھا تھا وہ
ٹورز تک پہنچا تھا کہ اُسے جگہ اُسکے مقابلہ چارلس مارٹل
آپہنچا خوب لڑائی ہوئی انجام کار مسلمانون کو شکست ہوئی اور انکا
سپہ سالار معہ اونکے بہادر سپاہیون کے میدان جنگ
مین کام آیا یہہ معرکہ ۱۱۳ھ ۷۳۲ء مین ہوا تھا ٭
سواے انکے اور حکام اہل اسلام ہسپانیہ کا حال مثل جیسے عبد الملک ابن
قطن فہری جو کہ افریقہ سے آکر حاکم یہان کا ہوا تھا اور تین

برس تک اُسنے حکومت کی بعد ازان برخاست کیا گیا اور عقبہ

سنہ ۷۴۱ء ابن الحجاج - جو سنہ ۱۲۳ھ تک حاکم رہا - بلج ابن بشر - القیسی سنہ ۱۲۳ھ

ثعلبہ بن سلیما - حسام ابن ضرار اور ثعوبا بن سلیما کے

بہت کم معلوم ہے صرف اتنا ذکر کرنا ضرور ہے کہ انکی

خانگی جھگڑون اور متواتر فسادون کے سبب نااتفاقی کی آگ

ہمیشہ شعلہ زن رہتی تھی اُسوقت مین حکومت عربی ہسپانیہ کی

بربادی کے کنارہ پر جا لگی تھی - یوسف بن عبد الرحمن

الفہری - آخر حاکم وہان کا ماتحت خلفاء عباسیہ کے ہسپانیہ

پر حکومت کرتا تھا یہہ شخص دس برس تک وہان کا حاکم رہا اور

اندرونی حصہ ہسپانیہ مین جنگ کے شیرون کا شکار ہو رہا تھا آخر کار

یوسف کو اسمعیل - اور امیر حسین الاوکیلی - اور سوائے

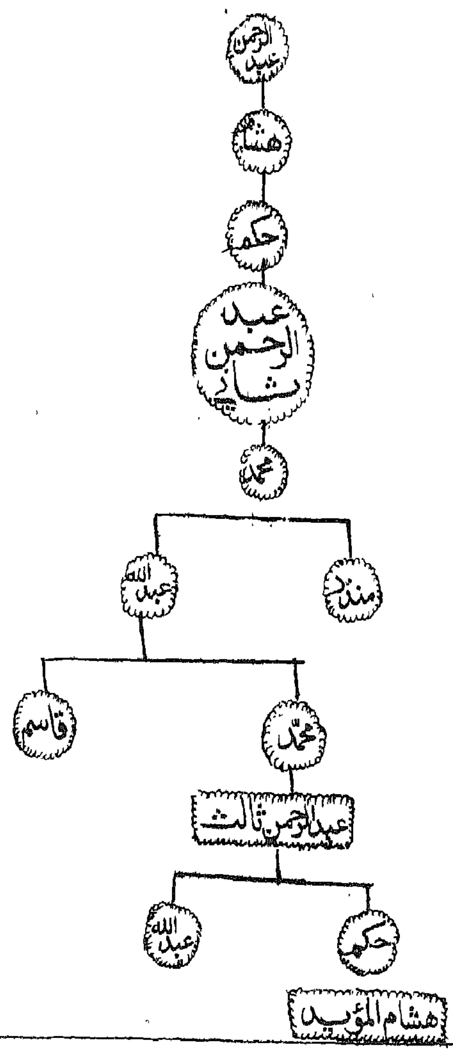
انکے اُن لوگون سے جو خواہان حکومت تھے لڑنا پڑا اور خانہ جنگی ہوتی رہی

یہانتک کہ خاندان بنی امیہ کا اس ملک مین آفتاب اقبال کا چمک اُٹھا

اور بادشاہت ہسپانیہ کی اُس خاندان مین چلی گئی اور بالکل خلفاء

کے ہاتھہ سے نکل گئی اس خاندان کے جو بادشاہ اِس جگہہ ہوے
ہین اُنکا نقشہ نسب کا یہہ ہے +

نقشہ نسب



عہد دوسرا

خاندان بنی امیہ کے پادشاہ اندلس مین

سنہ ۷۵۶ع / ۱۳۸ھ سے سنہ ۱۰۳۸ع / ۴۱۹ھ تک

عبد الرحمن ابن معاویہ ابن مروان

جبکہ[۱] دولت بنی امیہ کا دمشق مین زوال آیا اور آل عباس کا ظہور اقبال
ہوا تو مروان مقام ذات السلاسل پر قتل ہوا اور بالاتفاق یہہ
ٹھہر گیا کہ امیہ کے خاندان سے کوئی شخص تخت نشین نہو (۷۰) آدمی یہہ
گروہ بنی امیہ کے دمشق مین لاٹھیون اور گرزون سے محمد ابن
علی چچا سفاح خلیفہ اول عباسی کے روبرو حمام مین قتل کئے گئے اور
اسیوقت اُنکی لاشون پر بچھونا بچھا کر سب نے کہانا کہایا بعد اُسکے
جہان جہان ملتے تھے قتل کئے جاتے تھے ایک شخص مسمی عبد الرحمن نام
سنہ ۱۳۷ھ بھاگ کر درمیان سنہ ۷۵۵ع / ۱۳۸ھ کے افریقہ مین پہنچا اہل سنہ ۷۵۵ع
اندلس خلفاء عباسیہ سے بہت ناراض تھے اسلئے اُنھون نے

[۱] یہہ تشریح اگلے صفحہ پر دیکھو

بکمال اشتیاق تین ایلچی دادخواہون کی صورتمین عبدالرحمٰن اسکے پاس بہیجکر اوسکو وہان بلوایا ۱۳۸ھ ۷۵۶ء بین عبدالرحمن اپنے ہمراہ بڑے بڑے بہادر لیکر المنقاد کے کہاٹ پر جو غرناطہ سے ۱۵ کوس کے فاصلہ پر واقع ہے جا اوترا اندلس کی طرف سے مبارکبادی اور خوشی کے ساتھہ استقبال ہوا اور ہزارون عرب اور اہل بربر اوسکے جہنڈے کے نیچے جمع ہوگئے جب مقام سویلا پر پہنچا تمام رعایا اوسکی جوانی اور زیبائی دیکھکر باغ باغ ہوئی اور اونسے جو مصیبتین اور تکلیفین اوٹھائی تہین اوسکی ہمدردی کی

یوسف فہری جو خلفائے عباسیہ کی طرف سے وہان کا حاکم تہا اوسمین اور اسمٰعیل بین جو ایک سردار خواصان حکومت تہا خانہ جنگی ملکی برپا تھی یہہ حال دیکھکر دونون کی آنکھین کہل گئین دونون آپس مین مل گئے مگر اہل شہر نے دونون کو نکالدیا اس جوان فتح مند نے اون کی جان بخشی کی یہہ ترحم ظاہر کرکے تمام جزیرہ نما پر اپنا

دیکھو صفحہ ۶۵ حصہ اول سنین سلام کا۔

قبضہ کر لیا اور خلفاء عباسیہ سے اس ملک کو بالکل الگ کر دیا چنانچہ
یوسف فہری اور اسمعیل کی طرف سے سپردگی ملک کا عہدنامہ
لکھواکر مجمع عام مین پڑہوایا اور اوسمین یہہ اقرار لکھا کہ ہمکو حکام
ملکی سے کچھہ تعلق نہین ہے ہم بادشاہ وقت کے تابعدار رہینگے
یہہ مبارک جلوس ایسے سعید ساعت مین ہوا تہا کہ (۳۰۰) برس کی
طولانی مسند سلطنت کی بنی امیہ کے خاندان کے واسطے اس ملک مین
بچھہ گئی اور ۳۴ برس تک عبدالرحمن نے باستقلال تمام سلطنت
کی —

جیسی کہ حکام عربیہ مین خانہ جنگی شروع ہوئی تہی عباسیون نے
موقع پاکر اپنے ملک کے حدود بڑہائی تہین عبدالرحمن کے حسن
انتظام سے سب پس پا ہوگئے اور بڑے بڑے بہاری قلعون
مین جا چہپے اوسنے ملک کو وسعت دی قرطبہ شہر جو دار السلطنت
تہا اوسکی زینت درجہ کمال کو پہنچائی جابجا نلون کے وسیلہ سے
پانی شہر مین پہنچایا دریا کے کنارون پر جہازی کارخانے

طیار کئی - انار - کہجور - تاڑ - رومی - چاول - توت - نیشکر - سیتہ قسم قسم کی ترکاری پان اور طرح طرح کے ساگ رنگ برنگ کے پہول جو اس سرزمین مین پیدا ہونے کے قابل تہی دور دور سے منگاکر وھان لگاسے علوم و فنون اور ملکی کارخانون کو شاھانہ شان سے ترقی دی باوجود اسکے حب الوطنی کبھی اوسکے دل سے فراموش نہوئی چنانچہ ایک کہجور کا درخت اپنے ملک سے منگاکر اسنے وھان لگایا اور اکثر بار اوسکے نیچے بیٹھہ کر اشعار دردانگیز یاد

سنہ ۱۷۲ھ وطن مین پڑھا کرتا تھا یہہ نیک بادشاہ ۲۹ تاریخ ماہ ستمبر ۱۷۲ھ ۷۸۸ عیسوی سنہ ۷۸۸ع

بقضای الہی فوت ہوا ٭

هشام اوّل ابن عبد الرحمن

اگرچہ عبد الرحمن کی وفات کے وقت اوسکے تین بیٹے موجود تہے مگر سب سے چہوٹا فرزند مسمی ہشام چونکہ دلدر رشید تہا اسلئے حسب وصیت وہی بادشاہ ہوا سلیمان اور عبد اللہ اوسکے دو چچا اوس سے پہر گئے تہے ہشام نے اونسے لڑائی کی اور انکو

شکست دی آخرکار وہ بھی مطیع ہوگئی علاوہ انکے اور بہت سی
لڑائیون مین وہ کامیاب ہوتا رہا اور اوسکی فوج نے ملک فرانس
مین دور تک فتح حاصل کی چنانچہ ناربون کو لوٹ کر جلا دیا اور
کرکسان مین پہنچکر سنا لمبین کے قایم مقام ڈیوک ولیم کو شکست
دی اور بہت سا مال غنیمت کا لیکر مراجعت کی اسی مال کا پانچوان حصہ
مسجد قرطبہ کی بنا مین اوسنے صرف کیا اور مسجد مذکور کی تعمیر
۱۸۰ھ کامل کردی ماہ جون سنہ ۷۹۶ع مین اپنی موت سے فوت ہوا ۷۹۶ء

ابو العاص حکم اول بن ہشام

اوسکے مرنے کے بعد ابو العاص حکم بن ہشام سریر ہسپانیہ پر رونق
افروز ہوا وہ قدیمی دعویدار سلطنت کے حسب عادت قدیم
پھر کھڑے ہوگئے تھے ایک مارا گیا دوسرے نے صلح کرکے
افریقہ کی راہ لی ہشام بسبب اسکے کہ عیاش اور بدکار تھا
اسلئے کسی جگہہ بلکہ خاص قرطبہ مین اوسکے بہت لوگ پھر گئے اور
بغاوت اختیار کی اسلئے نہایت سختی اور خونریزی اوسکو کرنی پڑی اور

بڑی کوشش سے اس بغاوت کی آگ اسنے بجہائی جس محلہ سے یہہ بغاوت
برپا ہوئی تھی اسکو جلاکر خاک سیاہ کردیا اسیواسطے اس شہر کے
باشندون نے اسکو خطاب ربضی دیا ہے کیونکہ ربضہ عربی
مین محلہ کو کہتے ہین اور ۴۰ ہزار آدمی اس شہر کی مصر کی طرف جلاوطن
کرکے نکالدئیے ان لوگون نے جزیرہ قریطه پر اپنا قبضہ کرلیا اور
۲۱۲ھ سنہ ۸۲۳ع سے ۹۶۱ع تک اوسپر قابض رہے ۲۰۶ھ سنہ ۸۲۲ع مین یہہ بادشاہ بقضاے الہی سنہ ۸۲۲ع
جان بحق ہوا۔

عبدالرحمن ثانی

اسکے بعد اسکا بیٹا عبدالرحمن ثانی تخت اندلس پر متمکن ہوا اوسنے اپنے
باپ بلکہ دادا سے بھی زیادہ ناموری حاصل کی اسکے باپ کا چچا عبداللہ
بہر حرص کے گھوڑی پر سوار ہوکر مدعی سلطنت کا ہوا پر کچھہ نہ کرسکا
بلکہ بےنیل مرام اوسکو وہان سے بہاگنا پڑا اس بادشاہ نے عیسائیون
پر بہت فتحین حاصل کین اور اندرونی بندوبست ملک کا بہی خوب طرح پر

کیا چنانچہ اکثر کارخانے مسجدین مدرسے تعمیر کیئے نہرین کھدوائین سڑکین
بنائین زراعت کو ترقی دی علوم و فنون اور کاریگری کو بڑی فیاضی سے
رونق بخشی *سکنڈی نیویا پر ایک شخص خودمختار سرکش کو جسنے بہت سا
پتا اکر شورش پیدا کی تھی شکست دیکر زیر کیا یہہ خوش اقبال اور اچھا
بادشاہ ماہ اگست ۸۵۲ء ۲۳۹ھ مین عالم حقیقی کی مرضی سے موت کے پنجہ سنہ ۸۵۲ء
مین پہنس کر راہی ملک بقا کا ہوا ۳۱ برس اسنے بادشاہت کی ۶۴ برس
کی اسکی عمر ہوئی *

محمد اول ابن عبد الرحمن ثانی

اسکے مرنے کے بعد محمد اول اسکا بیٹا جانشین ہوا یہہ بادشاہ بے ہنر اور
بداقبال اور بیوقوف تھا پہلی بیوقوفی اسنے یہہ ہوئی کہ رعایا سے مخالفت
پیدا کرکے خانہ جنگیان دسنی کرنے شروع کردین اسیواسطے عیسائی
حکومتون کی ترقی کو وہ روک نہ سکا بلکہ الفرڈ سوم نے بسال بسال مسلمانون
پر حملہ کرنے شروع کردیئے ملک پرتگال بالکل اسکے ہاتھ سے نکل گیا

*سکنڈی نیویا کے لوگ بڑے زورآور جہاز ران ہوا کرتے ہیں یہہ باشندے سویڈن اور ناروی کے ہیں
الفرڈ سوم گلیسیا اور استوریا کا حاکم تھا

اور اکثر علاقون مین انہین لوگون کا دخل ہوگیا محیط سالی - قدرتی بد اقبالی
اور زلزلہ نے ملک کے ملک زمین غرق کردی تب بہی ۳۰ برس حکومت
کرکے سنہ ۸۸۶ع ۲۷۳ھ مین ۶۵ برس کا ہوکر فوت ہوا ✦

منذر ابن محمد اول

اوسکی بعد منذر ابن محمد اول تخت نشین ہوا ایک شخص سرکش مسمی کلیب
اوسکی باپ کے وقت سے آزاد پہرتا تہا اوسنے موقع پاکر اس شاہ
جوان دولت پر حملہ کیا منذر نے اوسکو شکست دہی مگر
ایک برس ۱۱ مہینے سلطنت کرکے بقضاے الٰہی وہ خود ہی فوت ہوگیا
سنہ ۸۸۹ع سنہ ۲۷۵ھ یہہ واقعہ سنہ ۸۸۹ع ۲۷۵ھ مین گذرا ہے ✦

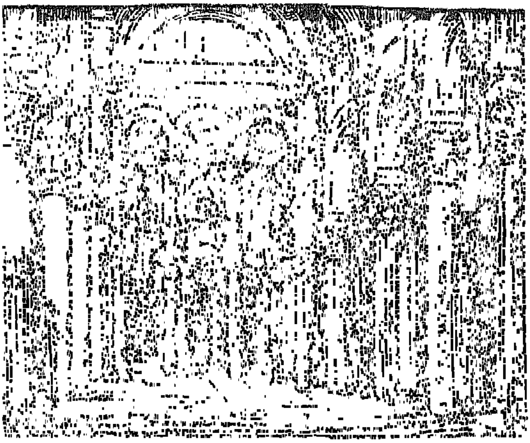
عبد اللہ ابن محمد اول

اوسکی بعد اوسکا بہائی عبد اللہ اوسکا جانشین ہوا یہہ ایسا بد اقبال
بادشاہ تہا کہ اوسکی وقت مین کلیب قدیمی دشمن تو مقابلہ پر آیا ہی تہا
اوسکی دونون بیٹے محمد اور قاسم بہی اوسی باغی ہوگئے چنانچہ بوقت

تمام اسنی کُلیب کو اوسکے بہائیون ان دونون بیٹون کو شکست دی اور
اونکو گرفتار کرکے محمد کو پہلے تو ایک کوٹہی مین قید کیا پہر
اوسکا گلا گہونٹ کر مار ڈالا اور قاسم کی جان بخشی کی اس بادشاہ نے
سنہ ۳۰۰ھ بتیس برس بادشاہت کرکے $\frac{۹۱۲ء}{۳۰۰ھ}$ مین انتقال کیا * سنہ ۹۱۲ء

عبدالرحمن ثالث ابن محمد مقتول

عبداللہ کے بعد اوسکا پوتا تخت نشین ہوا حقیقت مین یہہ بادشاہ اپنے خاندان کا فخر گذرا ہے اوسکی محنت علمی اور نیک اطواری اور فیاضی اور ملنساری نے لڑکپن ہی سے لوگون کو اپنا گرویدہ بنا رکھا تہا اوسکی تخت نشینی سے سبکی مراد بر آئی سب سے اول اوسنے یہہ فکر کیا کہ دادا کے وقت جو مفسدون نے ملک کے حصے کیے ان سب مین بڑا گرگ کہن کُلیب تہا جسنے عیسوی حکام سے اچہی اچہی اضلاع ہسپانیہ کے دبا رکہی تہی اس بادشاہ نے اسکا یہہ حال سنکر کیا کہ وہ قلعہ بقلعہ بہاگتا پہرا آخر کو یہہ نوبت ہوئی کہ کُلیب بہی پہاڑون کی طرف بہاگ گیا اور وہین کہین جا مرا اوسکے بعد اوسکی اولاد نے ارادہ فسادکا



اندرون مسجد قرطبہ

جو اوسنے وباے تھی زیر حکومت شاہی ہوگئی اور اوسکی قسمت سے
اون ایام مین عیسوی سلطنتون مین جنگ وجدل ایسی برپا ہوگئی کہ
اس بادشاہ کو بڑا موقع اپنی ملک کو بڑھانیکا ملا چنانچہ مورِیطانیہ
کا ملک جسکی دارالسلطنت فاس ہے ملک اندلس سے شامل ہوگیا۔
جب اوسنے دیکھا کہ زمانہ اوسکا مساعد ہے خلیفہ بغداد کا نام خطبہ سے دور
کیا اور الناصر لدین اللہ امیر المومنین عبدالرحمن اپنا لقب اختیار کرکے
اپنے نام کا خطبہ اور سکہ جاری کردیا اور خلیفہ بالاستقلال بن گیا۔
قرطبہ کی جامع مسجد کی بڑی شان وشوکت بڑھائی قصر اذھرا
کی تعمیر عالیشان کرکے اپنا نام ملکون مین روشن کیا بہت سے مدرسون
اور مسجدون کے لئے یک مشت زرِ خطیر دیکر علم اور دین کی بنیاد مستحکم
کردی اپنی گھر پر ایک کتب خانہ ایسا عظیم الشان ترتیب کیا کہ
اوسنے پہلے ایسا نہ تھا نل او سپ لگا کر جابجا نہرین جاری کردین
ہر ایک قسم کی کتابون اور علوم وفنون اور اجتماع اہل علم وکمال
سے اندلس مین وہی عالم ہوگیا جو دربیان عہد منصور اور ر

مامون بغداد کے ہوا تھا خلیفہ مذکور ہمیشہ کار سلطنت میں بدل
مصروف رہتا اور نہایت علم دوست کمال پرست اور عالی ہمت تھا۔
آئین انصاف کا دل سے پابند رہتا اوسنے اپنے بڑے بیٹے کو اپنا
ولی عہد مقرر کیا تھا اوسکے چھوٹے بھائی عبد اللہ نے حکم کو قتل کرنیکی
کوشش کی جب یہہ حال برملا ہو گیا اگرچہ حکم نے سر دربار چھوٹے بھائی
کی عفو قصور کی درخواست کی پر نامنظور ہوئی جب آئین عدالت کی اوسپر
سنہ ۹۶۱ع حکم سیاست کا جاری کیا گیا یہہ بادشاہ سنہ ۹۶۱ء میں ۷۲ برس کی عمر میں
۵۰ برس خلافت کرکے فوت ہوا۔

حکم ثالث ابن عبد الرحمن ثالث

اوسکی وفات کے بعد اوسکا بیٹا حکم جانشین ہوا اوسنے المستنصر باللہ
کا لقب اختیار کیا یہہ فرزند رشید گویا اپنے باپ کے ذاتی جوہروں کی
تصویر تھا اور جیسا کہ وہ نیک نیت تھا ویسا ہی اوسنے زمانہ
بھی امن و عافیت کا پایا اگرچہ حکام عیسوی سے لڑائیاں بھی ہوتی
رہیں پر جلد رفع ہو گئیں افریقہ میں اپنی معاملہ فہمی کے

واسطی جو اراضی قدیم سے جاگیر شاہی تھی ایک بالشت بھی زیادہ نلی
غرضکہ تمام غور اور فکر اور سعی اور تدبیر اوسکی علوم و فنون کی ترویج
اور ملک کی افزایش اور تزئین مین صرف ہوئی اوسکا زمانہ تصانیف
اندلس اور اہل تاریخ کی کتابون مین عصر الذہب للعلم والادب
مشہور ہے کالجون اور مدرسون کی دوامی بنیاد اوسنے ڈالی اوسکی قدر
دانی اور فیاضی نے قرطبہ کو مجمع علما اور اہل کمال کا بنا دیا اورا
مین اتنا بڑا کتب خانہ ہوا یا کہ ۴۴ موٹی موٹی جلدون مین فقط اوسکی
فہرست مرتب ہوئی تھی آخر الامر ۱۵ برس بادشاہت کرکے
سنہ ۹۷۶ء سنہ ۳۶۶ھ وفات پائی ٭ سنہ ۳۶۶ھ

ہشام ثانی المؤید باللہ ابن الحکم

بعد اوسکی وفات کے اوسکا بیٹا دس برس کی عمر مین تخت نشین ہوا
زمام سلطنت کی منصور وزیر کے ہاتھ مین تھی یہہ وزیر بڑا صاحب
تدبیر اور سخی اور بہادر تھا اگرچہ اوسنے ہشام کو حرم سرا کے پردون
مین ایسا بٹھایا کہ پہر باہر نہ نکلنے دیا مگر ملک کو حسن انتظام اور فتوحات

سے نہایت ترقی دی ۲۷ لڑائیاں عیسائی حاکمون سے یہہ وزیر لڑا اوسکا مطلب صرف یہہ تھا کہ تمام ملک اندلس ایک قبلہ کی طرف صف باندہ کر سجدہ کرتے ہوے اوسکو نظر آوے اسلئی اوسنی بہت بڑے بڑے نامی شہر اور قلعے فتح کئی بہت سے جلا کر راکہہ کردیے اقومبوستلا مقدس کا گھنٹا اوتار لایا اوسکی قندیل بنوا کر مسجد مین لٹکائی اوسنی ۲۶ برس شاہانہ وزارت کی اور حق یہہ ہے کہ اوسکا عہد تاریخ اسلام کی فلک پر ایک کوکب افتخار رہا مگر اخیر ستائیسوین لڑائی سے جسمین وہ بہی فتحیاب ہو چکا تھا واپس آکر یا تو زخم کاری یا زہر سے اوسنی درمیان سنہ ۳۹۳ھ سنہ ۱۰۰۲ع کے وفات پائی اور عنان سلطنت اپنی بیٹے کے ہاتہہ مین دیدی اکثر مورخ اس وزیر کو ملوک قرطبہ کی تعداد مین درج کرتے ہین ۔

عَبدُالمُلک مُظَفّر ابنِ وَزیرِ مَنصُور

بعد وفات وزیر منصور کے اوسکا بیٹا عَبدُ المُلک المظفر وارث سلطنت ہوا اوسنی بہی ہشام المویدکو مانند شاہِ شطرنج کے خانہ مین بند

رکھا پڑا ور باتون مین اپنے باپ کی خوبیون نکو نہین پہنچا ہے
کیونکہ عیسائی حکومتون سے ہاتہون مین بہت ناکام رہا اور
ملک کا انتظام بھی اچھی طرح نہ کرسکا وہ اپنی موت سے سنہ ۱۰۰۶ع ۳۹۶ھ سنہ ۳۹۶ھ سنہ ۱۰۰۶ع
مین راہی ملک بقا ہوا ٭

عبد الرحمٰن ناصر

اوسکے مرنے کے بعد اوسکا بہائی عبد الرحمٰن مالک سلطنت کا
ہو بیٹھا ہشام حرم سرا مین قید رہا پر بسبب اسکے کہ ہر کمال
کے لئے زوال ہے اور ہر طلوع کو غروب لازم ہے اب آل مروان
کی حکومت کا وقت اخیر آپہنچا اور اوسکا زوال اس ملک مین
شروع ہو گیا ہشام المؤید بیچارہ ۴۹ برس کا مرد حرم سرا
مین عورتون کی مانند مقید تہا اور عبد الرحمٰن ناصر طلیطلہ
پر فوج کشی کرنے گیا ہوا تہا میدان خالی پاکر محمد ابن ہشام ایک
شخص نے ہشام مقید بادشاہ کی طرف سے جہنڈا کہڑا کر دیا اور
سنہ ۱۰۰۹ع ۴۰۰ھ مین قرطبہ پر قابض ہو گیا اور خلیفہ بن گیا المہدی باللہ سنہ ۴۰۰ھ سنہ ۱۰۰۹ع

لقب بھی مقرر کر لیا ہیہ خبر عبد الرحمن کا لشکر سنکر تتر بتر ہو گیا اوسکے
رفقا ہی نے اسکا ساتھ چھوڑ دیا اور اسی سال مین یعنے ۱۰۰۹ء مین
گرفتار ہو کر مقتول ہوا اب وزرا کے ہاتھ سے تو سلطنت کو خلاصی
کیا پر ہشام المویدا جو عورتون مین قید تھا اوسکا فکر اس
محمدؒ ابن ہشام کے دلمین خار کی مانند کھٹکتا رہتا تھا اتفاق سے
ایک عیسائی شخص جو ہشام المویدا کی شکل کے بہت مشابہہ تھا
بقضائی الہی مرگیا تھا اوسکی لاش منگوا کر عوام الناس کو دکھلائی
گئی اور یہہ مشہور کر دیا کہ ہشام المویدا مرگیا ہے جب رعایا مین
ہشام کا مرجانا مشہور ہو گیا تو محمدؒ مذکور نے مانع اور مزاحم
کی اور فتنہ سے بیخوف ہو کر مالک سلطنت ہو گیا مگر یہہ بات عدالت
الٰہی کو گوارا نہ تھی اسلئے ایک شخص سلیمان نام الراشد باللہ
کا لقب اختیار کر کے اسی سال مین کھڑا ہوا اور ۳۵ ہزار آدمی محمدؒ
کی فوج کے قتل کئے محمدؒ بھاگ کر قلعہ مین جا چھپا سلیمان
نے اسکا محاصرہ کیا جب مجبور ہوا تب اوسنے ہشام المویدا کو جسکا

مرنا پہلے مشہور کیا تھا حرم سرا سے باہر لاکر اوسکو دکھلایا اور کہا کہ
مستحق سلطنت کا موجود ہے مگر کسیکو یقین نہ آیا آخر لامر محمد ثانی
قلعہ سے نکلکر بھاگا اور ایک سردار عیسوی مذہب کو اپنا مددگار
ٹھراکر عیسائیون کی مدد لیکر پھر آیا اور شہر قرطبہ پر قابض ہوگیا
مگر عامی لوگون نے بغاوت کی اور فوراً اوسپر چڑہ آئے سلیمان
نے قلعہ مین گہس کر محمد ثانی کو قتل کرڈالا وہ ۳۴ برس کا تھا اور
سنہ ۴۰۳ھ ہشام المویدکو پھر رعایا نے سنہ ۱۰۱۲ع مین تخت پر بٹھایا سنہ ۱۰۱۲ع
سلیمان ادہراودہر پھرکر بربری لوگونکی مدد لایا اور ۴۵ دن تک
قرطبہ کا محاصرہ سخت کیا مگر فتح نکرسکا پھر دوبارہ بڑی جدوجہد
سے قرطبہ کو آگہیرا انجام کار اوسکو فتح کیا مگر اسی اثنا مین
ایک سردار کچھہ فوج لیکر شہر کے اندر سے نکلا اور کشت وخون کا
ہنگامہ بڑا گرم ہوا سلیمان کو دو خواجہ سراؤن نے حمام مین قتل
کرڈالا افسوس یہہ ہیکہ ہشام المویدبھی مراہوا ملا
سنہ ۴۲۲ھ الغرض ۲۵۱ برس کی حکومت کے بعد سنہ ۱۰۳۱ع مین بعد فرمانروائی سنہ ۱۰۳۱ع

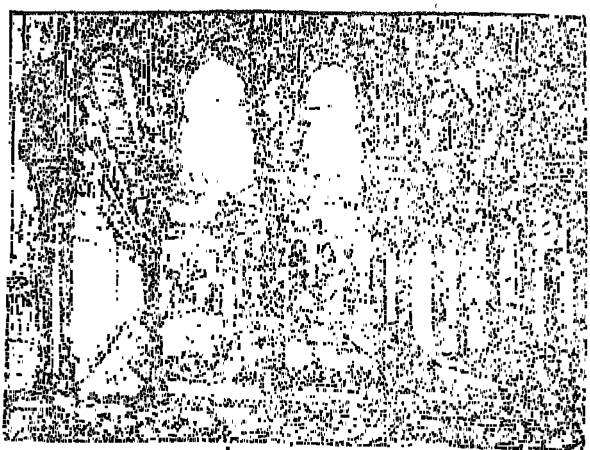
۱۷ بادشاہان بنی امیہ کے اس خاندان کا خاتمہ ہوگیا

پس اب اندلس کا یہہ حال تھا کہ مختلف مدعی سلطنت کی اوٹھتے تھے اور زور پکڑ کر پھر گر پڑتے تھے ہر ایک ضلع خود سر ہوگیا تھا جسنے جیسا موقع پایا دبا لیا جو ضلع یا پرگنہ جسکے قبضہ مین آگیا لے لیا اور وہی جگہہ کا حاکم بن بیٹھا

حکومت بنی امیہ مین کیا حال اندلس کا تھا

اور کیا کیا کارنمایان اس خاندان سے وقوع پذیر ہوئے

اس ملک اندلس مین بنی امیہ کی حکومت کو (۳۰۰) برس تک قیام استواری ہوا کہ یہہ لوگ بہت شایستہ تھے اور حکام یوروپ کے اوسوقت مین درمیان جہالت کے پہنسے ہوئے تھے اندلس کے عرب اگرچہ بالطبع جنگی اور خونریز تو تھے مگر اونکی ملنساری اور صلح کُلّی کے اطوار اور خوش خلقی کی کامیابیون نے فتحمندی سے زیادہ کام کر دکھلایا تھا ان عربون نے شائستگی اطوار کی اور علم اور ہنر اپنی حوصلہ اور شوق سے حاصل کئی تھی



المائدة في الحجرة

نہ اہل فرنگ کی طرح کیونکہ اوس زمانہ تاریک میں یورپ کے باشندوں نے
جو کچھ حاصل کیا شاہان وقت کی جبر سے کیا نہ اپنی شوق طبعی سے —

تحصیل علوم و فنون یا فن تجارت و زراعت میں جو صلاح شاہان ان لوگوں کو
دی جاتی تھی وہ بڑے شکرگذاری اور احسانمندی کی ساتھہ اوس صلاح کو
مانتی تھی سنہ ۱۷۶ ہجری سے سنہ ۵۵۵ ہجری تک جو تخم تہذیب و شائستگی کا عبد الرحمن
اول نے بویا تھا تربیت اور استقلال فراخی اور استحکام حکومت کی باعث
اوسکی پھل لانے کی امید ہوئی

یہہ لوگ جو ہر ایک امر میں کامیاب ہوتی تھی اصل میں اسکی دو باعث تھے
ایک یہہ کہ ارادہ حاکم کو اصل جانتی تھی اور برغبت تمام اوسکی تعمیل
کرتی تھی — دوم خواہش نفسانی پر شریعت غالب تھی — علاوہ ازین
یہہ باعث تھا کہ قانون ملکی فساد فتنی سے مبرا تھا چنانچہ عبد الرحمن ثالث
اس سلطنت کی کہ ابتدا تاج بھی چھوڑ دیا تھا اسی لئے اوسنے اپنی عہد میں قرطبہ میں
ایک لاکھ دینار خرچ کرکے ایک مسجد عالیشان ایسی بنوائی کہ اوسکی زیارت
کو ہجوم خلائق کا دور دور سے آنا ہوگیا اور بہت لوگ مسجد اعظم سمجھ کر

اوسے جگہہ ایسی اور سب لوگونکے ذہن نشین یہہ بات اوسینے کردی تھی
کہ ہما را خاندان شرافت اور نجابت کی اعتبار سے قابل تعظیم اور تکریم کی ہے
چنانچہ اسی سبب سے علوی – اور عباسی اوسکا کچھہ نکرسکے اور یہہ خاندان
برسون تک اس ملک مین حکومت کرتا رہا – اگر کوئے فرقہ مذہبی بھی
برخلاف اوسکے برپا ہوا تو اوسنے اونکے عقائد مین دخل ملکی نہ دیا جو کچھہ کیا حکمت
اور اخلاق سے کیا اسیواسطے قتل اور خونریزے تک نوبت نہ پہنچنے پائی اس
خاندان مین دو خوبیان اور بھی تھین – اول یہہ کہ دور اندیشی کے ساتھہ
انتظام ملکی مین یہہ خاندان کامل تہا – دوسرے خوبی یہہ تھی کہ متحمل
اور نرم مزاج – منصف – اور محسن یہہ لوگ بہت تھی انصاف
تو اس خاندان کا مثل سخاوت حاتم کے مشہور ہو گیا تہا اگرچہ
شان وشوکت شاہی بہی اس خاندان مین تہی پر دل اونکا زر اور زیور
یا جواہر و املاک سے اتنا خوش نہوتا تہا جتنا کہ کار ہائے بزرگ یا مہمات نمایان سے ہوتا

طریق سلطنت خاندان

امیہ کا ملک اندلس مین

اندلس کے بادشاہونکے اصول سلطنت کی وہی تھی جو اور
خلفاء اور شاہان اسلام کے تھی تاہم چند باتون مین یہہ خاندان
ممتاز تھا وہ یہہ ہین ۔ حکم شاہی ہر ایک امر مین مانند سیف قاطع کے
تصور کیا جاتا تھا اور دینی اور دنیاوی سرافرازی اوسکی
اطاعت مین ۔ علما یا سبھی تھے جنمین اکثر بادشاہی کی
مشورت سے سرانجام ہوتے تھین ۔ دولت عثمانیہ
کی مانند حاجب بمنزلہ وزیر اعظم متصور ہوتا تھا ۔ ہر ایک
صوبہ مین جدا جدا حاکم مقرر تھا قرآن اور حدیث اور
صحابہ کے فیصلونکے مطابق عدالت ہوتی تھی
حکومت قاضیونکے ہاتھہ مین تھی مگر مرافعہ مین بادشاہ
حکم قاضی کا منسوخ کر سکتا تھا بادشاہ اپنی
اولاد سے ولیعہد منتخب کرکے اپنی سامنے
جیتے جی شریک حکومت کرتا تھا چونکہ اصول اس
سلطنت کے یہہ وہ تھے جو کہ اور

ایشیائی سلطنتون مین جیسے کہ اسکے انجام
کو اسپین پہنچنے سے جو خرابیان پیدا ہوئین جو ایشیائی
سلطنتون مین ہوئے ہین۔ پہر ان عربونکو جو
چارون طرف سے اپنے اور بیگانے دشمن ہی
دشمن نظر آتی تہے اور پہر انکے کامون اور تجویز
احکام مین جو استحکام تہا یہہ بات اسکے
ہم عصر بادشاہون کو نصیب نہ تہی

قرطبہ مین ایک لشکر جرار ہر وقت مسلح
اور طیار رہتا تہا سرحد جو سپاہ کے
سے حفاظت کیا جاتا جہازونکا بیڑہ بادبان چڑہائے
ہر وقت موجود رہتا تہا مستعد اور عاقلانہ تدبیر وسے
تجارت کا بازار گرم اور زراعت سرسبز ہو رہی
تہی۔ آبادی کی کثرت دیکہہ کر عقل دنگ
رہجاتی تہی محاصل اس ملک کا ۵ کروڑ روپیہ

سالانہ تھا اس قلیل محاصل پر قرطبہ کو وہ رونق اور شان و شوکت حاصل
تھی کہ ممالک شرقیہ ایشیا مین اوسکا کوئی شہر نظیر نہ تھا ۔

ادب ۔ علوم ۔ فنون

تمام علماء یورپ نے یہہ مقدمہ بالاتفاق فیصل کر دیا ہے کہ یونان کے بعد علوم و فنون کا وارث عرب ہوا جب رومیونکی بادشاہت کے ہر ایک حصہ مین جہالت چھا گئی تو علم اللسان اور فلسفہ نے عرب مین جا کر سکونت اختیار کی ۔ اقوام کی تاریخ اور اُسکے اقبال اور ادبار کی گردش کو دیکھو کہ یورپ گویا اپنی شروع تحصیل مین اسلام کے حملہ آورونکا ممنون احسان ہے ۔ ان ملکون مین علم کی ہر شاخ نہایت ہی رونق اور کامیابی سے سرسبز اور بارآور ہوئی خیال کر کے دیکھو تو یہہ بات کچھہ کم نہین ہے کہ اکثر خزانہ علوم یونان کا عربون کی آبادی مین آکر محفوظ رہا ۔

جن لوگون نے اندلس کو فتح کیا تھا وہ تو علم سے بے بہرہ تھے مگر عبدالرحمن ابن معاویہ ہی سے اُسکا چرچا شروع ہوا تھا

خود یہ اور اسکی اولاد نے کئی مدرسے تعمیر کئے اور تدریس جاری کی کتب خانے عام ترتیب دیئے - اونکی سخاوت اور فیاضی علم کی ضرب المثل ہے اونہین کی سعی اور کوشش کی بدولت جو برابر جاری تھی علوم و فنون ان ملکون مین داخل ہوئے اور بہ نسبت اور ممالک اسلامیہ کے علم کا جھنڈا اسجگہہ پر بڑے زور و شور سے قایم رہا اس بیان کی وسعت اسقدر ہے کہ علم ادب کا پورا حال لکھنے نہین دیتی ہے اسلیئے ہم الہیات اور صرف و نحو وغیرہ کو چہوڑ کر ان علوم کا مختصر حال لکھتے ہین جنمین اونہون نے بڑی کامیابی سے ترقی حاصل کی نظم - نظم تو ان لوگون کے ہمیشہ سے مرغوب الطبع رہی ہے اونہون نے نہایت ذوق و شوق سے اسپر توجہ کی ہے چنانچہ عالم کے دیوانکو ورق ورق کر کے دیکھ لیا عرب کے برابر کوئی شاعر نظر مین نہین آتا - اندلس مین بھی اس فن نظم نے کچھ ترقی کی اور نہ فقط قصاید شجاعت مدح - قدح - اور مناظرہ وغیرہ کے معمولی مضامین مین بلکہ صرف و نحو - تصوف - فصاحت - و بلاغت کے قواعد

علم فرائض وغیرہ بھی نظم مین لکھے - انکی نظم مین مرثیے - ہجو - غزلین
رباعیان - قصیدے - داستان سوانگ وغیرہ بہت پائی جاتی ہین -
سب سے علاوہ یہہ بات ہے کہ نظم موشح کا عرب سے اول انہین
لوگون نے پرو یا چنانچہ انکے چند شعرا رنامور کے نام اسجگہہ لکھی
جاتے ہین *

یحیی بن ھذیل - احمد ابن عبدربہ یہہ دونون نوین صدی عیسوی
مین گذرے ہین یحیی ابن الحکم غزالی جسنے درمیان
سنہ ۸۴۰ء موسی کا فتحنامہ ملک اندلس کا عربی زبان مین
لکھا ہے - ابن عبدون اُسنے ایک تاریخ عربی زبان کی نظم مین
لکھی ہے المعتمد بن عبید نے شاہ سیول المنذر
کی تاریخ لکھی ہے اور عبدالولید ابن زیدون نے سارگوسا کی
تاریخ عربی نظم مین لکھی ہے *

مورخان اندلس بھی بہت گذرے ہین اُنکی لیاقت اور سمجھہ بھی
کچھہ کم نہین ہے اِن مین سے بڑا مورخ ابوبکر الرازی ہے

جسنے واقعات کے سبب اور بواعث بھی بیان کئی ہین یہہ شخص نوین صدی عیسوی کے آخر مین تھا ابن حبان بڑا مورخ ہے جسنے (۳۰) جلدون مین تمام تاریخ اندلس کی لکھی ہے الحمیدی سلطان ابن مظفر بھی بہت عمدہ مورخ ہے جسنے اپنی وقت کی تاریخ لکھکر گویا اپنی یادگار اس دنیا پر چھوڑی الحمیدی مورخ نے مشاہیر اہل اسلام کا تذکرہ عربی مین لکھا - ابن لبشکول قرطبے - ابن الابار ویلنشیا کا رہنے والا - وزیر ابن الخطب جسنے تاریخ غرناطہ کی بڑی تاریخ لکھی ہے

علم طبعیات اور ہندسہ ان دونون علمون مین ان لوگون نے فضیلت کا میدان مارا ہوا ہے عبد الرحمن کے عہد سے علم ہندسہ کی طرف زیادہ توجہ ہوئی چنانچہ ڈسکارڈیز - ہیوگرہیٹیز جالینوس - ارسطوا - اپالونیس اورسوا انکی اکثر یونانی حکیمون کی کتابین زبان رومی یعنی لاطینی اور یونانی سے دار الخلافت قرطبہ مین ترجمہ ہوئی ہین یہانکے مشہور عالم ان علوم کی

یہہ لوگ ہوئے ہین *

سنہ ۵۹۲ھ عبداللہ ابن رشد قرطبی - جو درمیان سنہ ۵۹۳ھ ۱۱۹۸ع کے فوت ہوا سنہ ۱۱۹۸ع

ابن زہر یعنی عبدالملک - ابن یحیی جکو اہل یوروپ ہیوم پیس کہتی ہین *

رقوم ہندسی اور مراتب اعداد اسی ملک ستی تمام یوروپ مین پہیلے ورنہ وہان پر رقمون کے لکھنے کا طور اور انکی شکل اور طرح کی تہی *

علم نباتات - طب - کیمیا - ان فنون کے بہی وہی میدان ہین جنہین اونہون نے باغ لگاکر گلزار کر دکہلائی چنانچہ علم ہندسے کی طرح اسمین بہی اونہون نے بڑی ناموری پائی بلکہ اکثر مسائل مین اونکو فخر ایجاد کرنیکا حاصل ہے *

اندلس نے فن اسطرلاب مین بہی بڑی ترقی کی اور اجرام فلکی کی تحقیق کی لئی ایک ایسا آلہ ایجاد کیا جو آج تک اپنے موجد کے نام سے مشہور ہے *

اکثر لوگ اونمین سے صاحب ہمت شوقین فن زراعت اور باغبانی کی طرف متوجہ ہوے چنانچہ نہرین اور آب پاشی کے سامان جو انہون نے طیار کی اب تک مرشیا اور والنشیا اور غرناطہ کی میدانون مین اس گواہی سے تر زبان ہین کہ وہ لوگ اوس کام مین کیسے استاد تھے اسیطرح کلین اور آلات صنایع کی بنانے مین بھی بڑا کمال پیدا کیا - کاغذ مروجہ کے بنانے کا استعمال یورپ مین وھان سے پہنچا - باروت بنانے مین انہون نے کمال دکھلایا اور لڑائیون مین اوسکا استعمال کیا

انکی یونی ورسٹی کے مدرسون کی تحصیل ایسی اعلی درجہ پر پہنچی تھی کہ یوروپ کے لوگ اس جگہہ تحصیل علم کے واسطے آتے تھے اور ان مدرسون کی تحصیل فضل وکمال کی ٹہیک دلیل اور سند کامل ہوتی تھی - مگر پھر اہل فرنگ نے اپنی تحصیل اور تکمیل کو ایسی ترقی دی کہ اب اون علمون کی صورتین ہی بدل گئین اور آج کے روز یہہ لوگ خود صاحب ایجاد ہو گئے ہ

طوائف الملوک ازاد

سنہ ۴۲۹ھ ۱۰۳۸ء سے سنہ ۶۳۵ھ ۱۲۳۸ء تک

یہہ بیان اوپر گذر چکا ہے کہ بعد مارے جانے ہشام المؤید باللہ
کی طوائف الملوک کا دورہ آیا یعنے ہر ایک شخص جسکو کچھہ قدرت اور
سنہ ۴۲۹ھ اختیار نے مساعدت کی بادشاہ بن گیا چنانچہ درمیان سنہ ۴۲۹ھ ۱۰۳۸ء کے سنہ ۱۰۳۸ء
طوائف الملوک کی بادشاہت اسطرح شروع ہوئے ؞

معتضد باللہ اللخمی

سنہ ۴۲۹ھ سنہ ۴۲۹ھ ۱۰۳۸ء مین ایک شخص نعمان ابن منذر کے اولاد سے بادشاہ سنہ ۱۰۳۸ء
اندلس کا مقرر ہوا اور اوسنے لقب معتضد باللہ کا اختیار کیا پر
چند ہی روز گذرے تھے کہ وہ تخت سے اوتارا گیا ؞

ابو القاسم محمد معتمد باللہ

اوسکے بعد اوسکا بیٹا ابو القاسم محمد بلقب معتمد باللہ تخت پر بیٹھا اس
شخص نے علماے اور اہل کمال کو اہل تدبیر کے ساتھہ جمع کیا اور
ملک مین امن وچین پیدا کرنے کی تدبیرین کین پر خدا تعالی کو

مرابطین کا ستارہ اقبال کا چمکنا منظور تھا یوسف ابن تاشفین
بربر سے اوٹھا اور تمام اندلس کو اوسنے تحت حکومت کر لیا جسکا بیان
مُراویون کے زمانہ مین آگے آتا ہے ۔

موراویون کا زمانہ

سنہ ۴۵۰ھ سے سنہ ۵۴۲ھ تک

الموراوی نام ہے ایک قبیلہ عربی کا اصل مین وہ لوگ باشندے
دیار حمیر کے ہین حضرت ابوبکر رض کے خلافت مین درمیان ملک شام
کے یہہ لوگ آبسے تھے بعد ازان مصر کو چلے گئے وہان پہنچکر افریقیہ کی مغربی
طرف درمیان صحرا کے رہنے لگے صحرا نشینی نے انہین شجاعت اور علو ہمت پیدا
ابتدا مین یہہ لوگ عیسائی تھے بہ سبب اسکے کہ مسلمانون سے انکا ملنا
جلنا بہت ہوتا رہتا تھا اسلئے مذہب عیسوی کا اونمین کچھہ بھی اثر رہا اور وہ
مسلمان بھی برائے نام ہی تھے کیونکہ سوائے کلمہ شہادت کے اور کچھہ نہ
جانتے تھے انمین جلادت اور بہادری اپنی حد سے زیادہ ہو گئی تھی
چنانچہ ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ اونکی عورتین بھی اپنے مردون کے

ہمراہ گھوڑون پر سوار ہوکر اور وہان بند سونہہ پر باندہ کر دشمنون سے
لڑتی تہین وہان بند کو عربی مین لثام کہتے ہین اسیواسطی
ان لوگون نے ملثمین کا لقب اپنی فرقہ کا اختیار کیا ہے تاکہ وہ
معرکہ وہان بندی کا یاد رہے - انکی وقت مین آل مروان
کے ضعف سے عرب کے سب قبیلون کی حالت پریشان ہوگئی تہی
اسی قبیلہ المراوی سے ایک بطن تہا جسکو گدالہ کہتے ہین
اوس بطن کا ایک نیک مرد مسمی یحیی ابن ابراہیم ایکدفعہ
مکہ مین گیا وہان سے لوٹ کر درمیان شہر فاس کی جو دار الخلافت
مراکو یا مراکش کا تہا آیا اس شہر مین ابوعمران فقیہہ سے ملاقات
ہوئی اونسی کہا کہ ہماری قوم بالکل جاہل ہے مگر مادہ قابل رکھتی
ہے اگر اونکو اخلاق اور مذہب کی تعلیم آپ کرین یا اپنی کسی شاگرد کو
وہان بھیجین تاکہ دین کی آئین اونکو سکھلاوی تو بہت مناسب ہے
سفر دور و دراز دیکھکر کسی نے نہ مانا آخر ایک شاگرد عبداللہ
یسین نامی نے منظور کیا چنانچہ عبداللہ اوسکی ساتہہ افریقہ کو گیا

وہ قوم صحرائی عبد اللہ سے بہت تعظیم اور تکریم کے ساتھہ پیش آئی چنانچہ
اوسکو اپنا پیر بنا لیا اور بعض قبیلون سے لڑکر اونسی فتح حاصل کی اوسوقت
اوس نے اپنی شاگردون کو خطاب مرابطین دیا یعنے یہہ لوگ خدا سی
مربوط ہین دوسرے سے انکو لگاؤ نہین ہے عبد اللہ مذکور ۴۵۰ھ مین برہمیان کی
معرکہ کے مارا گیا اوسکی بعد ابوبکر ابن عمر ملتونی اسکا جانشین ہوا اونسی
جمعیت کافی بہم پہنچا کر مغرب پر حملہ کیا اور شہر اگمت کو دار السلطنت بنا کر
تلمسان سے لیکر دریا محیط کے کنارہ تک ایک سلطنت قایم کردی
اور مراکش کو اپنا پایہ تخت بنایا اسی اثنا مین قبیلہ کدالہ نے
ملتونی سے لڑائی کی ابوبکر فوراً مدد پر آیا وہان اسنے یہہ سنا کہ
ایک بڑھیا رو رہی ہے قریب جا کر اسکا رونا سنا وہ یہہ کہتی جاتی تہی کہ اے
ابوبکر تو نے ہمکو برباد کردیا اس بات کا ایسا اثر ملتونی کے دل پر ہوا
کہ اپنے رشتہ دار یوسف ابن تاشفین بربری کو لشکر اور حکومت
سپرد کرکے آپ دست بردار ہوکر اپنی وطن کو چلا گیا
یوسف نے تمام ملک بربر اور فیض کو فتح کیا اور مراقو شہر کی

بنیاد مستحکم کی اور اپنی حسن اخلاق ملنساری اور خوش خلقی اور شجاعت سے سبکو
مطیع کر لیا چونکہ ابو بکر بلنتونی کی بہن مسماۃ زینب بہت خوبصورت
اور حسین تہی اوس سے اپنا نکاہ کیا ان شہرون کی رعایا یوسف سے بہت
خوش تہی ابو بکر نے اپنی قبیلہ سے واپس آکر دیکھا کہ یوسف کے قبضہ اقتدار
مین بہت ملک آگیا ہے اوسکو رشک پیدا ہوا چہا کہ بحکمت پر حملہ کیا
پر کچھہ نہو سکا آخر کو یہی ہوا کہ یوسف سے ملکر کچھہ تحفہ ہدیہ لیکر اپنی
قوم کی طرف جنگل کو لوٹ گیا اب یوسف نے لقب امیر المومنین کا
اختیار کیا اور چاہا کہ اپنا ملک دور تک بڑہا دے - اندلس مین
جو مسلمان حکومت کرتے تہے اونہون نے یہہ بے وقوفی کی کہ یوسف
ابن تاشفین کو فتحیاب صاحب اقبال سنکر لکھہ بہیجا کہ اُلُونْزُو
ششم حاکم زنانک نے ہمکو عاجز کر رکھا ہے بادشاہ اسلام کو چاہیئے
کہ ہماری مدد کرے یوسف خوش ہو گیا اور اُنکو جواب مین لکہا کہ
الجزیرہ جو افریقہ مین ہے وہ مجکو دیدو تاکہ مجکو پناہ لینے کے واسطے
ٹہکانا رہی اونہون نے یہہ بات نہ مانی پہر ایک اور حاکم نے اندلس

سنہ ۴۷۹ھ سے پیغام بھیجکر اوسکو جلد تر بلوایا یوسف ماہ اگست سنہ ۱۰۸۶ء مطابق سنہ ۴۷۹ھ مین سنہ ۱۰۸۶ء
بڑی بھاری فوج لیکر ہمراہ دریا اندلس کے کنارہ پر جا پہنچا اور صوبہ
استرہ مادورا کی طرف کوچ کیا وہان سے الفونزو کو لکھا کہ سنتا ہون
تم میرے ملک پر آنے کا ارادہ رکھتے ہو پس اسلئے مین خود ہی آگیا ہون
تاکہ آپکو تکلیف سفر کی نہو اب یا جزیہ دینا منظور کرو یا مسلمان ہوجاؤ
جبکہ وکیل یہہ مراسلہ لیکر الفونزو کے پاس گیا اوسنے پھاڑ کر پاؤن کے تلے
ایلچی کے سامنے وہ مراسلہ رکھکر مل ڈالا اور کہا کہ اپنے بادشاہ سے
یہہ حال مراسلہ کا بیان کرنا اور کہنا کہ میدان جنگ مین زبان شمشیر
سے ہمارے تمہارے سوال وجواب ہونگے چھپ نہ جانا اور
آپ فوج لیکر ناحیہ اراگون سے جلد تر مقابلہ کرنیکو آیا غرضکہ زلکا
کے میدان مین سخت لڑائی ہوئی الفونزو بہت زخمی ہوا اوراسکو
میدان جنگ سے بھاگ گیا مسلمانون کی فتح ہوئی بعد ازان
یوسف مذکور افریقہ کو مراجعت کرگیا پھر دو برس کے بعد یعنی
سنہ ۴۸۱ھ سنہ ۱۰۸۸ء کو سیر بن ابو بکر نے دوبارہ لشکر کشی اندلس پر کی سنہ ۱۰۸۸ء

اور مسلمانون بادشاہون کو شکست دیکر اندلس کو اپنے قبضہ مین لایا معتمد باللہ

جو اوسوقت وھان کا خلیفہ تہا مقید ہوا

یافعی کا قول ہے کہ اوس عہد مین یوسف ابن تاشقین کی برابر کوئی سلطان

جلیل الشان نہ تہا اور مورخین لکہتے ہین کہ یہہ بادشاہ نہایت بامروت تہا

عفو اوسکا غصہ پر غالب تہا اُسنے عمر بہر کسی پر حکم سیاست کا نہین دیا

سنہ ۴۹۹ھ درمیان سنہ ۴۹۹ھ کے ۹۰ برس کی عمر پاکر فوت ہوا مراقو مین ہی مدفون سنہ ۱۱۰۶ع

ہوا اوسنی کچھہ اوپر تیس برس بادشاہت کی یہی شخص قبیلہ المراوی کا اول

بادشاہ شمار کیا جاتا ہے اُسکی تمام قلمرو مین المستظہر باللہ عباسی

کا نام خطبہ مین پڑہا جاتا تہا اب سلطنت المراویین کی جبل اٹلاس

سے لیکر سیرا مورینا تک جو اسپین مین ہے پہیل گئی اندلس کا دار السلطنت

شہر قرطبہ اسکے وقت مین تھا

علی ابن یوسف بن تاشقین

علی ابن یوسف نے اپنی باپ کی جگہہ قرطبہ کے تخت پر جلوس کیا یہہ بادشاہ

شروع مین پابند شریعت کا نہ تہا آخر کو ایسا پابند اور متعصب ہو گیا

کہ امام غزالی کے کمال کا بھی اُسکو اعتقاد نہ تھا چنانچہ جو کتاب اوسکی
سنہ ۱۱۴۲ع تصنیف سے اُسکو ملتی تھی پھونک دیتا تھا وہ درمیان ۱۱۴۲ع سنہ ۵۳۷ھ کے فوت ہوا سنہ ۵۳۷ھ

تاشفین بن علی

اوسکے بعد تاشفین بن علی تخت نشین ہوا اور چند روز کے بعد
عبدالمومن موحد نے ایک نیا خاندان بلقب موحدین قایم کر دیا اِس
سنہ ۱۱۴۷ع خاندان نے ۱۱۴۷ع سنہ ۵۴۲ھ مین المورادیین کی ایسی بیخ کنی کی کہ سواے سنہ ۵۴۲ھ
اُنکے نام کے تاریخ کے دفتر مین اور کچھہ نرھا سب نیست و نابود کئے گئے

الموحدین

۱۱۴۷ع سنہ ۵۴۲ھ سے ۱۲۷۰ع سنہ ۶۶۸ھ تک

ابتدا اس خاندان کی یون پڑی کہ محمد ابن عبداللہ درمیان شہر
ھرگا کے افریقہ مین پیدا ہوا یہہ شخص ایک غریب آدمی کا بیٹا
تھا اوسکا باپ ایک مسجد مین چراغ جلایا کرتا تھا اُسنے قرطبہ مین
تعلیم پائی وہانکی تحصیل سے جب فارغ ہوا تو اپنا علم بڑھانے کے
لئے قاھرہ اور بغداد مین گیا چنانچہ بغداد مین آکر درمیان مدرسہ

ابوحمید الغزالی کے داخل ہوا اس عالم نے ایک کتاب قانون ریاست کی تصنیف کی تہی وہ کتاب قرطبہ مین مردود ہوچکی تہی باعث اسکا یہہ تہا کہ اسکے مطالعہ سے چند اعتراض اسلام پر عاید ہوتے تہے علی ابن یوسف نے جو بادشاہ قبیلہ المراۓ سے شہر قرطبہ کا تہا اُس کتاب کو آگ مین جلوا دیا تہا یہہ حال ابن محمد کو خوب معلوم تہا امام غزالی نے اجنبی آدمی مغرب سے آیا ہوا خیال کرکے پوچہا کہ تم قرطبہ مین ہی کبھی گئے تہی کچہہ حال میری کتاب کا معلوم ہے کیا راے وہان کے علما نے اوسپر دی محمد ابن عبداللہ نے سب حال بیان کیا اور کہا کہ علی بادشاہ نے وہ کتاب آگ مین جلوا دی ہی یہہ سنتے ہی الغزالی دنگ رہ گیا اور اُسکی چہرہ کا رنگ بدل گیا اُسوقت اوسکی ہاتہہ مین ایک کتاب تہی اوسکو پہاڑ کر آسمان کی طرف متوجہ ہوکر یہہ دعا کی کہ خداوند تم بہی اسی طرح کا فر علی ابن یوسف کی بادشاہت کو شق کر دو محمد ابن عبداللہ بہی اس دعا مین شریک ہوا اور اوسنے یہہ دعا کی کہ ای خداوند مجکو اس انتقام کا آلہ بنا دے

تین برس تک اوسنے امام غزالی کے مدرسہ مین اور تعلیم پائی پہر
ماوردنیا نیہ کو لوٹ گیا وہان پر بہت تنگی سے بسبب افلاس کے گذارہ
کرتا تہا مگر جہان جاتا تہا اُس بادشاہ علی ابن یوسف کی اور قوم
مراوبین کی بدچلنی اور بدعتون کی شکایت اپنے وعظ مین جا بجا
کرتا رہتا تہا ایک روز ایک گانون مین گیا وہان پر ایک خوبصورت
جوان مسمی عبد المومن اوسنے دیکہا یہہ شخص اپنے چچا کے ساتہہ
تحصیل علم کے واسطے مشرق کی طرف جانیکو طیار تہا محمد ابن
عبد اللہ نے اوسے کہا کہ جو علم تمکو پڑہنا ہو مجسے پڑہو مین تمہارا
شوق پورا کر دونگا اُسنے مان لیا اور اُسکے ساتہہ ہو لیا محمد نے
ایکدن اوسکو کہا کہ ایک پیشین گوئی مین تمکو سناتا ہون وہ
یہہ ہے کہ حکومت فقہ کی تمہارے زمانہ مین شروع ہوگی اسطرح
کے خیالات اوسکے دلمین بٹہلاتا رہا بعد ازان عبد المومن
کو اپنا وزیر بنایا پہر یہہ دونون فاس مین آے وہان سے
مراکو کی طرف گئے اُس جگہہ پہنچکر ایک مسجد مین جاکر بادشاہ وقت کے

مسند پہ مسجد میں جا بیٹھا مسجد کے خادموں میں سے ایک نے کہا کہ یہہ جگہہ بادشاہ کے بیٹھنے کی ہے اُسنے نہایت وقار اور سنجیدگی سے جواب دیا کہ اِنَّ المَسَاجِدَ لِلّٰہِ - بعد ازان بادشاہ آیا نماز ختم ہوئی محمد ابن عبد اللہ کھڑا ہو کر علی ابن یوسف سے کہنے لگا کہ ظلم اور بدعت تمہارے ملک میں بہت ہو رہا ہے اِسکو جلد تر دفع کرو ورنہ خدا تمسے اس کا حساب لیگا یہہ سنکر بادشاہ اُسپر ناراض ہوا اور حقارت سے پیش آیا مگر محمد ابن عبد اللہ نے یہہ چالاکی کی کہ وعظ کہنا شروع کر دیا اور عوام الناس کو اپنی طرف متوجہ کر لیا اسلئے علی ابن یوسف نے اہل شعر کو جمع کر کے اُسکی قتل کا فتوے مانگا اہل شعر والے نے یہہ فتوے دیا کہ اِسکو شہر بدر کرو چنانچہ محمد ابن عبد اللہ شہر سے نکالا گیا اوسنے قبرستان میں جاکر اپنے رہنے کی جگہہ ٹھرائی اوسی جگہہ اوسکی وعظ سننے کی واسطے خلق اللہ کا ہجوم ہونے لگا اُسنے امام موعود امام مہدی کے پیشین گوئیان بیان کرنی شروع کین اور یہہ بات ہمیشہ کہتا تھا کہ مین

علی رضا کی اولاد سے بارھوان امام ہون لوگون کو نجات کا راستہ
دکھلانے آیا ہون یہ ظلم کا زمانہ ختم ہونے والا ہے تمام دنیا مین خوشی
اور نیکی پیدا ہوگی اور ساتھہ ہی اسکی مولویون کے بدیان اور
عیب اور ظلم لوگون کو سناتا تھا اور اپنی متبعین سے بہت ہی بڑی
وعدے کرتا تھا بادشاہ نے جب یہہ حال سنا اسکی حبس اور قتل کا
حکم نافذ فرمایا یہہ سنکر وہ تیمال کی طرف جو سوس شہر کی
پاس ہے بھاگ گیا اگر وہ نزا اسنے عبدالمومن سے کہا کہ یہہ پیشین
گوئی تمہارے لئے ہے اصل مین مہدی آخرالزمان تم ہو چنانچہ
اوسی وقت (٥٠) آدمی ایمان لائے اور عبدالمومن کے مہدی
ہونیکا اونہون اقرار کیا بعد ازان (٧٠) آدمی اور ایمان
لائے اور اسکی مطیع ہوگئے محمد ابن عبداللہ نے دو مجلسین
اہل شعر رہی کی مقرر کین اول مجلس مین وہ لوگ ممبر مقرر ہوئے
جو (٥٠) آدمی پہلے ایمان لائے تھے اونکو مہمات جہاد اور کارہا
بزرگ سپرد کی گئی - دوسری مجلس مین وہ لوگ (٧٠) داخل

ہوئے جنہون نے پیچہی بیعت کی تہی انکی سپرد سلطنت کی خفیف کام
اور فیصلہ مقدمات کے ہوئے - بعد ازان پہاڑون کی طرف گیا وہان
پہنچکر خدا کی وحدانیت پر بہت وعظ کئی بیس ہزار آدمی اوسکی ساتہہ ہوگئی
انکو خطاب الموحدین کا اوسنے دیا اسی لفظ سے المحادی انکا لقب
مشہور ہوا ہے اس جمعیت کثیر کا سپہ سالار محمد ابن عبد اللہ تہا ۔
ابو اسحاق ابراہیم بہائی علی ابن یوسف کا یہہ حال دیکہکر
موحدین کے مقابلہ پر آیا اسکو بڑی بہاری شکست ان لوگون نے
دی اور بہت سا مال اور لوٹ کا اسباب موحدین کے ہاتہہ آیا
یہہ حال سنکر دو تین قبیلی اور بہی آکر موحدین کے شامل ہوگئی علی ابن یوسف نے
یہہ حال سنکر اپنی بہائی تمیم کو ہسپانیہ سے بلا لیا اور بسر کردگی فوج کثیر موحدین کے
مقابلہ کیواسطی پہاڑ کو روانہ کیا تمیم اگرچہ بہ نسبت ابراہیم کے زیادہ کامیاب ہوا
مگر الموحدین کے فرقہ کو شکست نہ دے سکا موحدین نے تمال
مین ایک قلعہ آباد کیا اور اوسکی نواح و اطراف مین لوٹ مار شروع
کردی اور شہر مراکو - فیض اور سوای انکی اور بڑے بڑے

شہر اور قصبی فتح کر لئی ٭

تین ۳ برس کے بعد عبدالمومن نے (۳۰۰۰۰) تیس ہزار آدمیون کی فوج
ایکہ مراویون پر فتح پائی اور تنمال کو مراجعت کی محمد بن عبداللہ
مہدی - اُسکی استقبال کو آیا دوسرے دن ۵ آدمیون
کو مسجد مین بلاکر کچھہ مشورت اور وصیت کرتا رہا پھر اونکو رخصت
کیا عبدالمومن تھوڑی دیر تک اوسکی خدمت مین زیادہ حاضر رہا
مہدی نے اوسکو کتاب الغزالی دی اور آپ انتقال
سنہ ۵۲۴ھ کر گیا یہہ واقعہ ۵۲۴ھ ۱۱۲۹ع مین ہوا سنہ ۱۱۲۹ع

اوسنے کئی مسئلون کی اصلاح کی تھی مثلاً ایک یہہ کہ گھوڑون
کی سکاٹھیون اور اُونٹون کی رحلون پر خواہ جنگ مین ہون یا سفر مین
نماز پڑھنا جایز ہے اِس مسئلہ سے اونکو یہہ فایدہ حاصل ہوا
کہ اپنے دشمنون پر ہمیشہ غالب رہے - دوسرا مسئلہ یہہ اُسنے
بتلایا کہ اقرار امان کا دیکہہ پھر اوسکو فسخ کر دینا موقع ضرورت
مین درست ہی اسیطرح اور بہت سے ہین ٭

بعد مرنی المہدی کے روسا الموحادی جمع ہوئے مشورت ہوئی کہ آیا جمہوری سلطنت جاری ہو یا ایک شخص بادشاہ مقرر کیا جاوے آخر کو یہہ فیصلہ ہوا کہ ایک امام ہونا چاہئے چنانچہ عبدالمومن کو امام بنایا اور امیرالمومنین کا خطاب دیا گیا ؛

امیرالمومنین عبدالمومن الموحادی

بعد وفات محمد ابن عبداللہ کے عبدالمومن تخت نشین ہوا اور سرگرمی سے جہادون مین مشغول رہا اوسنے تین سال کے عرصہ مین مراویون کی سلطنت کی بیخ کنی بالکل کر دی اور کئی شہر اور قلعے فتح کئے مراکو جو دارالسلطنت مراویون کا تہا اوسکا محاصرہ بذات خود کیا اور ابوعمران کو لشکر دیکر اندلوشیا کی فتح کو بہیجا اس عرصہ مین بہت امیر ہسپانیہ کے عبدالمومن سے ملگئے تا مراد پیغام جانبین کے آچکے تہے مگر محاصرہ مراکو کا ہو رہا تہا اسلئے دیر ہوئی باشندگان مراکو نے بہت بہادری اور کوشش اس محاصرہ کے اوٹہانے کیواسطے ظاہر کین پر موحادون نے قسم کہا لی کہ جبتک شہر کو فتح نکرین محاصرہ

نہ اٹہا دین گے اس سبب سے شہر مین قحط پڑگیا تین حصے باشندگان کے بہوک کے
سنہ ۱۱۴۸ع مارے مرگئے باقی جو تہا حصہ محاصرہ کرنے والون کو روک نہ سکا سنہ ۱۱۴۸ع ۵۴۳ھ سنہ ۵۴۳ھ
مین شہر فتح ہوا ابراہیم بادشاہ وہان کا قتل کیا گیا اور باقی باشندے
بڑی بیرحمی سے مارے گئے اور شہر کو اجاڑ کر خاک مین ملا دیا ایک مورخ
کہتا ہے کہ عبدالمومن نے اپنی قسم پوری کرنے کے واسطے یہہ بےرحمی
کی تہی پہر اوس شہر کی تعمیر کروائی اور صحرائی لوگ وہان لاکر بسائے
بعد ازان ہسپانیہ پر موحدین نے فتح پائی مگر اسپر بہی قانع نہوئے چنانچہ
سنہ ۱۱۶۱ع سنہ ۱۱۶۱ع ۵۵۷ھ مین ایک لاکھ سوار اور تین لاکھ پیادے ہمراہ لیکر مستعد جہاد سنہ ۵۵۷ھ
کے ہوے پر ملک الموت ان ارادون کو دیکہکہ ہنستا تہا کہ ناگاہ عبدالمومن
سنہ ۱۱۶۲ع خود ہی سنہ ۱۱۶۲ع ۵۵۸ھ مین موت کے پنجہ مین پہنس گیا سنہ ۵۵۸ھ

یوسف ابو یعقوب المنصور

یوسف ابو یعقوب چہوٹا بیٹا عبدالمومن کا باپ کی جگہہ تخت نشین
ہوا پر اوسمین باپ کا سا حوصلہ نہ تہا صلح کی طرف اوسکی طبیعت
سنہ ۱۱۶۷ع زیادہ راغب تہی اوسنے رعایا مین امن قایم کیا اور فوج کم کردی سنہ ۱۱۶۷ع ۵۶۳ھ سنہ ۵۶۳ھ

سنہ ۶۶۲ھ مین ہسپانیہ پر چڑہائی کی اور سنہ ۱۲۶۳ء مین کیسٹل کے بادشاہ سے لڑا اوسکو شکست سنہ ۱۲۶۳ع
دہی اور سب مقیدین کو رہا کر دیا یہہ بات آجتک کسی مسلمان بادشاہ نے نہ کی تہی
بعد ازان میڈرڈ دار السلطنت ہسپانیہ کو اور سوا اسکے اور کئی شہر فتح کر کے
سنہ ۶۹۵ھ افریقہ کو مراجعت کی یہہ بادشاہ اپنی موت سے درمیان سنہ ۱۲۹۹ء ۶۹۹ھ کے سنہ ۱۲۹۹ع
فوت ہوا*

محمد ابو عبد اللہ ناصر الدین اللہ

بعد وفات پانے یوسف کے اوسکا بیٹا محمد بادشاہ ہوا اگرچہ وہ کم زور اور
پست ہمت بادشاہ تہا پہر بہی اوسنے اسقدر فوج جمع کی تہی کہ بموجب بیان
عربی اور ہسپانی مورخون کے پانچوان حصہ اوسکی فوج کا ایک لاکہ تہتر
ہزار آدمیون کا تہا یہہ حال سنکر تمام یوروپ مین بڑا خوف پیدا ہوا اور تمام
عیسائی حکام بموجب اشتعالک یوروپ کے مستعد جہاد کرنے پر ہوے
چنانچہ کیسٹل جدید اور اندولیشیا کی پہاڑون پر عیسائی لوگون نے
آکر ڈیرہ کیا اور بڑی خونریزی ہوئی بعد تباہی اور خونریزی کے
محمد ابو عبد اللہ مراکو کو مراجعت کر کے آیا اور وہان آکر اپنی بیٹی

یوسف ثانی کو جو ابھی گیارہ برس کی عمر کا تہا تخت پر بٹھلا دیا اور آپ عیش

سنہ ١٢١٣ء و عشرت میں مصروف ہوا اوسی جگہہ درمیان سنہ ١٢١٣ء ٦١٠ھ کے ماہ جولائی میں سنہ ٦١٠ھ

وفات پائی مورخ لکھتے ہیں کہ اغلب یہہ ہے کسینے اوسکو زہر دیا تہا

یوسف ثانی ابو یعقوب

یہہ بادشاہ گیارہ برس کی عمر میں تخت پر بیٹھا اور بہت بڑی تکلیفیں اور

سنہ ١٢٢٤ء اور مصیبتیں اٹھائیں اور درمیان ماہ جنوری سنہ ١٢٢٤ء ٦٢١ھ کو بے اولاد سنہ ٦٢١ھ

فوت ہوا ؂

ابو مالک عبدالوحید

بعد مرنے یوسف ثانی کے موحدین کے بادشاہت کو تنزل شروع ہوا

اوسکے بعد ابو مالک عبدالوحید بادشاہ ہوا چند مہینے سلطنت کرنے

پایا تہا کہ بعد ہزارہا تنازع اور فسادوں کے عبداللہ ابو محمد

سنہ ١٢٢٧ء نے درمیان سنہ ١٢٢٧ء ٦٢٤ھ کے اوسکو قتل کر ڈالا ؂ سنہ ٦٢٤ھ

المامون ابو علی

المامون ابو علی ویلنشیا کے حاکم کا بہائی بادشاہ بجای ابو مالک کے

ہوا اوسنے برخلاف مہدی کے ایک کتاب تصنیف کی تہی جو لوگ مخالف اوس عقیدہ کے تہے
اونہون نے اوسکو تخت سے اتار دیا اور یحیی ابن ناصر کو بادشاہ بنا لیا المامون
نے اوسے مقابلہ کیا اور شکست دی پہر مراکو مین جاکر تمام اہل [illegible]ئی
اور اوسکے معاونون کو جمع کرکے سبکو قتل کر ڈالا ھسپانیہ مین موقع پاکر
ابن ہوت اسکا حریف کہڑا ہوگیا اور اپنے تئین حاکم وہان کا قرار دیا او
۶۲۹ھ موحدین کی حکومت سے ازادی حاصل کی المامون درمیان سنہ ۱۲۳۰ء ۶۲۹ھ کے
بقصا ہی الٰہی فوت ہوگیا اب ھسپانیہ کی حکومت نہایت تنزل پکڑ گئی محمد
نے جو مامون کی جگہہ تخت نشین ہوا تہا بیفایدہ موحدین مین پہر اپنی حکومت
قایم کرنے کے لئے کوشش کی کیونکہ بی نیل مرام اوسکو وہانسے واپس آنا پڑا
ابن ہوت کی حکومت اراگان اور انڈلوشیا مین تہی محمد ابن [illegible] حاکم
گرناڈا کا تہا چونکہ اونمین آپسکی نا اتفاقی اور خانہ جنگی اور فساد قایم ہوا
تہا اسلئے وہ قابل اسکی نہ رہی کہ عیسائیون کا مقابلہ کر سکین کارڈووا
۱۲۳۶ جو اسلام کا دار السلطنت تہا عیسائیون کے قبضہ مین درمیان سنہ ۱۲۳۶ء ۶۳۳ھ کے
آگیا اور تمام قلعے اور بڑے بڑے شہر اہل فرنگ نے فتح کر لئے محمد

سنہ ۱۲۴۸ء ابن عمر گرناڈا کا بادشاہ درمیان سنہ ۱۲۴۸ء کے عیسائیون کے سنہ ۶۴۶ھ
زیر حکم ہوگیا اور شہر سیول بہی عیسائیون نے فتح کرلیا محمد ابن عمر
گرناڈا کا بادشاہ ماتحت حکومت فرڈانند کے ہوکر مطمئن ہوگیا
کہ جبتک فرڈانند زندہ ہے امن سے حکومت کرونگا الفنود ہم جب اپنے باپ
فرڈانند کی جگہہ پر کیسل کا بادشاہ ہوا اوسوقت پہر لڑائی محمد ابن عمر سے
شروع ہوئی آخرکو درمیان سنہ ۱۲۶۵ء کے بیچ بچاؤ ہوکر صلح ہوگئی
سنہ ۱۲۷۳ء آخرکار محمد ابن عمر ماہ جنوری سنہ ۱۲۷۳ء مین فوت ہوا ۔ سنہ ۶۷۱ھ

محمد ثانی

جب یہہ اپنے باپ محمد ابن عمر کی جگہہ تخت نشین ہوا اوسکی عہد مین پہر مسلمانون
نے ارادہ کیا کہ ملک ہسپانیہ مین اپنی حکومت کا جہنڈا قایم کرین چنانچہ
سنہ ۱۲۷۵ء سنہ ۱۲۷۵ء مین فیض ودمراکو کے بادشاہ ابو یوسف نے بڑی فوج جمع سنہ ۶۷۴ھ
کی اور ہسپانیہ مین جا اوترا اول اول تو کچہہ فتح پائی پر آخرکو مایوس ہوکر
اپنے ملک کو واپس چلا آیا محمد کا یہہ ارادہ بیشک تہا کہ جو ملک اوسکی باپ نے
اپنے قبضہ سے کہو دئے تہے پہر اونکو فتح کرے اسلئے ۲۹ برس تک عیسائیون سے

سنہ ۷۰۱ھ لڑتا رہا پر کچھہ نہو سکا وہ سنہ ۱۳۰۲ء مین فوت ہوا ۔ سنہ ۱۳۰۲ء

محمد ثالث ابو عبد اللہ

بعد وفات محمد ثانی کے اسکا بیٹا محمد ثالث بادشاہ ہوا یہہ شخص نہایت بد قسمت تہا نہ صرف اسواسطے کہ اوسکی رعایا بالمیرہ اور گادیکس کی اوس سے پہر گئی تہی بلکہ

سنہ ۷۰۹ھ عیسائیون سے بھی مقابلہ کرکے درمیان سنہ ۱۳۰۹ء کے جبل الطارق اپنے ہاتہہ سنہ ۱۳۰۹ء

سے دے بیٹھا جب وہ بالمیرہ سے ناکام ہوکر گرنا ڈ کو واپس آیا سب رعایا اور اراکین سلطنت کو اپنے سے ناراض پایا اسلئے وہ حکومت سے دستبردار ہوا اور اپنے بہائی ناصر کو تخت سپرد کردیا ۔

الناصر

ناصر کی اقبال کا ستارہ اوج پر تہا اوسنے بالمیرہ کا محاصرہ کیا اور سونا کو بزور فتح کیا مگر وہی لوگ جو اوسپر پہلے خوش تھے اور جنہوں نے اسکو تخت پر بٹھلایا تہا اونہون نے ہی اوسکو تخت سے اوتار دیا ۱۴ سنہ ۱۳۱۴ء مین اسمعیل ابن

سنہ ۷۱۳ھ ۱۳۱۴ء

فرج کو تخت پر بٹھلایا ناصر نے اگرچہ بڑی کوشش بہر تخت پانی کی کی اور لڑائیان بہی لڑا پر کچھہ نہو سکا مجبور ہوکر دستبردار ہوا ۔

اسمعیل ابن فرج

اسکی کنیت ابو الولید تھی یہہ شخص جنگی اور ملکی کام مین بہت لیاقت اور شعور رکھتا تھا
سنہ ۱۳۱۹ء اگرچہ جبل الطارق عیسائیون سے نہ لی سکا پہ سنہ ۱۳۱۹ء / ۷۱۹ھ مین سخت لڑائیان ۷۱۹ھ
عیسائیون سے لڑا اور فتحیاب ہوا اور درمیان سنہ ۱۳۲۵ء / ۷۲۵ھ کے مارتس اور بان اوسنی فتح کیے اور مشرق مین مرشیا کی بادشاہت فتح کر لی پر اندرونی فسادون سے وہ بھی آزاد نہوا۔ محمد ایک بادشاہ زادہ بسبب بی عزت ہونے کے ہمیشہ یہہ چاہتا تھا کہ اوسسے اپنا بدلا لی ایک روز موقع پاکر جبکہ اسمعیل
سنہ ۱۳۲۵ء اپنے وزیر اعظم کے ساتھہ ٹہل رہا تھا دفعۃً حملہ کر کے درمیان سنہ ۱۳۲۵ء / ۷۲۵ھ مین سنہ ۷۲۵ھ
اسکو معہ وزیر اعظم اور دربان ہمراہی کے قتل کر ڈالا اب ملوک ہسپانیہ کا خاتمہ ہو گیا

سلاطین غرناطہ

سنہ ۱۳۲۵ء / ۷۲۵ھ سے سنہ ۱۵۷۱ء / ۹۷۸ھ تک

اسمعیل ابن فرج کے مقتول ہونے کے بعد اوسکا بیٹا محمد چہارم غرناطہ کے تخت پر بیٹھا مگر اوسکی حکومت چندان کامیاب نہوئی عثمان سپہ سالار نے سرکشی کی محمد ابن فرج کو بادشاہ بنا دیا اور افریقہ سے فوج لاکر

الجسیرس ماربلا اور رونڈا شہر فتح کئے بکر محمد کے آخر عہد مین اُسکی فوج
۷۲۰ھ یہہ کار نمایان کیا کہ سنہ ۱۳۲۹ء مین مشہور شہر بیتیا فتح کیا اور سنہ ۱۳۳۳ء مین جبل الطارق ۱۳۲۰ء
کو مسخر کیا اور تمام سرکش صوبون کے فرمان بردار کرنے مین کامیاب ہوا جبکہ ابوالحسن
۷۳۳ھ بادشاہ سے ملاقات کو محمد جاتا تہا جبل الطارق پر درمیان سنہ ۱۳۳۳ء کے مارا گیا ۷۳۳ھ

یوسف ابوالحجاز

جو اپنے بہائی محمد کے مرنے کے وقت غرناطہ مین موجود تہا تخت کا مالک ہوا
مورخین عرب اس بادشاہ کی بہت تعریف کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ حلیم الطبع محب الوطن
اور تمام سلاطین غرناطہ سے مشہور اور نامور گذرا ہے زمانہ امن مین وہ الصنائف
اور علم طبعی وغیرہ سوا اسکے اور فنون کی ترقی کرنے مین اور رفاہ عام کے کامون مین
مصروف رہتا تہا اس بادشاہ کے عہد مین افریقہ والون نے پہر ہسپانیہ کی سلطنت
اسلامیہ قایم کرنیکے لئے آخری حملہ ابوالحسین بادشاہ افریقہ کے وقت مین کیا وہ کیسل
۷۴۰ھ اور پرتگال کے لوگون سے اکتوبر سنہ ۱۳۴۰ء مین دریای تلوڑو کے کنارہ پہ مقابل ۱۳۴۰ء
ہوا فوج افریقہ کی تتر بتر ہو گئی اور بہت نقصان اوٹہایا انکی عورتین اور
بہت سا اسباب لوٹ کا عیسائیون کے ہاتہ آیا بعد اس فتح کے جو عیسائیون نے

۱۳۴۳ء کی تہی الجسیرس درمیان ۱۳۴۳ء کے اور گئی مشہور شہر ۱۳۴۴ء مین مسلمانون کے ۷۴۳ھ
ہاتھہ سے نکل گیا اس سبب غرناطہ کی سلطنت بہی تنزل پر آگئی یوسف
۱۳۵۴ء ابوالحجاز بہی اپنی بزرگون کی مانند ماہ دسمبر ۱۳۵۴ء مین ایک پاگل آدمی کے ۷۵۳ھ
ہاتھہ سے مارا گیا ؏

محمد پنجم ابن یوسف

اسکے بعد محمد پنجم بڑا بیٹا یوسف کا تخت نشین ہوا اسمین باپ کی سب نیکیان اور
قابلیتین پائی جاتی تہین اسنے عیسائیون سے صلح کرکے اپنا تمام خیال رعیت کی
بہبودی اور ترقی کی طرف مصروف کیا مگر بسبب آئی دن کی سرکشیون کے اسکے
نیک خیال کو پورا نکرسکا کئی ایک ناراض حاکم جو اسکی سخت حکمون سے ناخوش ہوگئی
۱۳۵۹ء تہی اسکی بہائی اسمعیل کو بادشاہ بنانی کی نیت پر درمیان ۱۳۵۹ء کے ۷۶۰ھ
محمد مذکور کے محل مین گہس گئی اور سپاہیان خاصہ کو قتل کرڈالا محمد پنجم
نے جب دیکہا کہ اب اپنی جان پر آبنی ہے مجبور ہوکر اسمعیل کو تخت
دیدیا اور آپ دست بردار ہوگیا ؏

اسمعیل دوم ابن یوسف

اسمٰعیل دوم بھی بہت دنون سلطنت نہ کرنے پایا چنانچہ ابھی ایک ہی برس حکومت کو
نہ ہوا تھا کہ ایک رئیس ابو سعید نام نے اسکا محاصرہ الحمرا پر کیا اور فوراً قید کرکے آخر ماہ
۷۶۱ھ جولائی ۱۳۶۰ء مطابق ۷۶۱ھ مین اسکو قتل کر ڈالا یہہ وہی ابو سعید ہی جسنی اسمٰعیل کو تخت دلانے کے واسطے ۱۳۶۰ء
بہت مدد دی تھی ابو سعید بھی اپنی دغابازی کا میوہ مدت تک نہ کھا سکا جبکہ وہ
پٹرو حاکم کیسل ملقب ظالم اور محمد پنجم سی جو تخت سی اوتارا گیا تھا لڑ رہا تھا یہہ سوچکر
کہ وہ دشمنون سی مقابلہ اکیلا آدمی نہین کر سکتا حاکم کیسل سی ملاقی ہو گیا اور اس شرط پر
صلح منظور کی کہ مین اس بادشاہت پر قابض رہون اور میری نسل مین پشت بہ پشت ملک یہ
بطور جاگیر کے دائم رہی چنانچہ اسی منشا پر فوج کیسل سے راہ لیکر تھوڑے
سپاہی اپنی ہمراہ لیکر حاکم کیسل کے روبرو گیا مگر پٹرو نی صلح نہ کی یا
تو اس سبب سی کہ وہ زر جو ابو سعید نے پٹرو کو دینا کہا تھا کم تھا
یا یہہ کہ محمد پنجم اسکا قدیمی دوست تھا اس سی ملا ہوا ہوگا اسلیئے اسنی بلا لحاظ مہمان
نوازی کی ابو سعید کو قتل کروا ڈالا اسکے مارے جانے کے بعد
غرناطہ کا تخت پھر اصلی حقدار کی قبضہ مین آگیا محمد پنجم پھر تخت نشین ہوا
اور باقی عمر اسنی بڑی نیکنامیون مین گذاری اسنی پھر الجسیرس شہر کو ویران

سنہ ۱۳۸۰ع ۱۳۸۰ء کے فتح کیا اور سنہ ۱۳۹۱ء میں تقضائے آلہی فوت ہوا ۔ سنہ ۱۳۸۲ھ

یوسف ثانی ابو عبید ابن محمد ثالث

یوسف دوم ملقب ابو عبید اپنے باپ کی جگہہ تخت نشین ہوا اِس تخت نشینی
کے بعد قریب تھا کہ اُسکا بیٹا محمد اُسی قتل کروا دی مگر خدا نے اُسکو بچا لیا
سبب اِسکا یہ تھا محمد نے اپنی باپ پر یہہ الزام لگایا تھا کہ وہ عیسائیون سی
ملا ہوا ہے اور اُنسی دوستی رکھتا ہے اس تہمت سے اُسنے اپنے باپ کے
سنہ ۱۳۹۱ع برخلاف فوج جمع کی یہ حال دیکھکر یوسف نے سنہ ۱۳۹۱ء میں مرشیا کے مقام سنہ ۷۹۲ھ
سنہ ۱۳۹۴ع پر حملہ کیا مگر کامیاب نہو سکا سنہ ۱۳۹۴ء میں اُسکی قسمت نے پھر یہہ مدد کی کہ سنہ ۷۹۵ھ
القنطارہ کا حاکم بادشاہ غرناطہ کی مدد کو آگیا جسکی فوج مع
سنہ ۱۳۹۸ع اُسکی اسقام پر مقتول ہوی یوسف مذکور سنہ ۱۳۹۸ء میں فوت ہوا سنہ ۷۹۹ھ
اُسکی لاش سے علامت زہر کی ظاہر تھی شاید زہر دیکر مار اگیا

محمد ششم

یوسف کے بعد محمد ششم جسنے اپنے باپ پر سرکشی کی تھی اپنے بڑے
بھائی یوسف سوم کا حق چھین کر آپ بادشاہ بن گیا اور اپنے بھائی

کو سلوبرینا کے قلعہ مین مقید کیا پہلی سال تو وہ عیسائیون سے صلح اور
ملاقات سے پیش آیا چنانچہ ائزک سوم جو ٹولیڈو کا حاکم تھا اُسی بھی
ملاقات کرنے گیا تھا مگر دوسرے برس اُسنے عیسائیون سے جنگ وجدل
کرنا شروع کردیا چنانچہ درمیان سنہ ۱۳۹۹ء کے امونٹی کا قلعہ مسلمانون
کے ہاتھ آگیا اور فوج عیسوی کو کاڈیانہ پر شکست دی مگر یہہ فتوحات
زہرہ اور سوار اُسکے اور شہرون کو اپنے ہاتھ سے کھونے
سنہ ۸۱۹ھ کے برابر ہوگئین کیونکہ فردانند نے سنہ ۱۴۱۶ء / ۸۱۹ھ مین سب ریاستین مسلمانون سنہ ۱۴۱۶ء
کی چھین کر تمام ملک کو اپنے قبضہ مین کر لیا تھا اُسکا بیان آگے آتا ہے
سنہ ۸۱۲ھ محمد ششم درمیان سنہ ۱۴۱۰ء / ۸۱۲ھ کے فوت ہوا ٭ سنہ ۱۴۱۰ء

یوسف سوم

بعد وفات محمد کے اُسکا بڑا بھائی یوسف سوم جو قید مین تھا بادشاہ
سنہ ۸۱۹ھ ہوا اُسنے چودہ برس تک بڑی امن سے حکومت کی سنہ ۱۴۱۶ء / ۸۱۹ھ مین سنہ ۱۴۱۶ء
سب عیسائیون نے متفق ہوکر فردانند کے ماتحت ہوکر فساد برپا
سنہ ۸۲۳ھ کیا اور مسلمانون سے انتقیرا چھین لیا یوسف مذکور سنہ ۱۴۲۳ء / ۸۲۳ھ سنہ ۱۴۲۳ء

مین فوت ہوا *

محمد ہفتم بن یوسف سوم

اُسکے بعد اُسکا بیٹا محمدؐ ہفتم تخت کا مالک ہوا اُسنے تخت نشینی کے بعد عیسائیون سے صلح کرلی اس سبب تمام رعایا اُس سے بیزار ہوگئی سوا اِسکے یہہ ہوئی کی کہ میلے اور تماشے جو شہر مین ہوا کرتے تھے سب بند کر دئے اُسکا انجام یہہ ہوا کہ غرناطہ مین سرکشی اور بغاوت پیدا ہوئی اُسکے محل پر باغیون نے حملہ کیا اور دروازہ توڑ کر اندر گھس گئے وہ بھاگ کر ٹونس کے سلطان کے پاس پہنچا اور اُسنے

سنہ ۱۴۲۲ء پناہ لی یہہ واردات ۱۴۲۸ء ۸۳۲ھ مین ہوئی تھی * ۱۲۱

محمد ہشتم

خالی تخت پاکر محمد ہشتم بادشاہ بن بیٹھا محمد ہفتم جو تخت سے اُتارا گیا تھا وہ ٹونس سے فوج لیکر اندلیوسیا مین اور غرناطہ مین داخل ہوکر اُسکے محل کا محاصرہ کیا بعد اُسکے قتل کرنے کے بادشاہ ہوا پر محمد ہفتم کی تقدیر مین پھر دوبارہ تخت کا کھونا لکھا تھا

اسلمی یوسف ابن العمر نے جو غرناطہ کے اول بادشاہون کی اولاد سے
تھا جو نادوم عیسائی بادشاہ سے ملکر محمد پر فوج کشی کی اور
سنہ ۱۴۳۵ء اُسکے لشکر کو شکست دی سنہ ۸۳۵ھ ۱۴۳۵ء مین درمیان غرناطہ کے داخل سنہ ۸۳۵ھ
ہوا اور تخت کا مالک ہوگیا محمد ہفتم پھر ملاگا کی طرف پناہ
لینے گیا ٭

یوسف چہارم

اُسکے بعد یوسف چہارم تخت نشین ہوا مگر چھہ مہینے کے بعد
سنہ ۱۴۴۵ء سنہ ۸۴۶ھ ۱۴۴۵ء مین فوت ہوگیا محمد ہفتم جو ملاگا مین رہتا تھا تیسری دفعہ سنہ ۸۴۶ھ
پھر بادشاہ ہوا تب بھی اُسکو امن سے راج کرنا نہ ملا کیونکہ لوگون
سنہ ۱۴۴۵ء نے درمیان سنہ ۸۴۹ھ ۱۴۴۵ء کے محمد کو گرفتار کرکے قید کر دیا جہان پر سنہ ۸۴۹ھ
وہ ساری عمر قید رہا اور اُسی جگہہ وفات پائی ٭

محمد نہم

اُسکے بعد محمد نہم بادشاہ ہوا لیکن کیسل کے بادشاہ نے اِس
تخت کا ایک جدید حقدار کھڑا کر دیا تھا جسکا کچھہ بھی محمد نہم نہ کرسکا

چار یا پانچ برس تک عیسائیون کے حملے اور ملکی لڑائی جاری
رہی آخر کار باغیون نے عیسائی بادشاہ جونا سومد و بیکر
غرناطہ پر حملہ کیا اور محمد نہم کی لشکر کو شکست دیکر دار الخلافت
مین گھس گئی محمد نہم اسوقت بیبس ہو لکر انکی ہاتھ سے بچکر بھاگ گیا

محمد دہم

اسکے بعد محمد دہم تخت نشین ہوا اکیس برس تک اسنے امن چین سے حکومت
کی اسکے وقت مین کوئی سرکشی ایسی نہ ہوئی جو موجب تخت کے کھونے کی
ہو مگر اب غرناطہ کی حکومت انجام کو پہنچ گئی تھی مشیت ایزدی کو
سنہ ۸۶۶ھ پیہ ملک عیسائیون کے قبضہ مین کرنا منظور تھا ۱۴۶۲ء مین عیسائیون سنہ ۱۴۶۲ء
نے جبل الطارق اور ارکیدونہ اور تمام ان شہرون کو جو
ان دونون کے درمیان مین تھی فتح کر لئے اور حملات سرحدی نے
سنہ ۸۶۷ھ اور بھی زیادہ اس حکومت سلطانی کو کمزور کر دیا ۱۴۶۳ء مین یہ سنہ ۱۴۶۳ء
صلاح ہوئی کہ مسلمان بادشاہ غرناطہ کا ماتحت پادشاہ کیبسل کے رہا
کرے اور ایک ہزار دو سو[1] پسٹل سالانہ مسلمان بادشاہ کیبسل کے

[1] پسٹل ایک سکہ طلائی ہے

سنہ ٨٧٠ھ عیسائی بادشاہ کو بطور نذر دیا کرے محمّد دہم درمیان سنہ ١٤٦٦ع ٨٧٠ھ کے سنہ ١٤٦٦ع
مرگیا ✤

مولا علی ابو الحسین ابن محمد دہم

مولاؔ علی بڑا بیٹا محمد دہم کا تھا بعد وفات اپنے والد کے اُسکے تخت پر
سنہ ٨٧٥ھ بیٹھا بادشاہت کی صورت روز بروز تنزل پکڑتی جاتی تھی اسی سنہ ١٤٧٠ع ٨٧٥ھ سنہ ١٤٧٠ع
مین ملاگا کا حاکم سرکش ہوکر آخرکار کیسل کے بادشاہ کا مطیع ہوگیا
غرناطہ اور حرم سرا مین البتہ تنازع اور فساد برپا ہوے جنسے سلطان
کی بادشاہت انجام کو پہنچ گئی چنانچہ علیشاء سلطانہ ابوعبداللہ
کی والدہ بادشاہ کی اور جوروں سے نفرت رکھتی تھی خصوصاً زوداپا
سے جو ہسپانیہ کی باشندہ تھی اس سبب سے اراگان اور کیسل
کے بادشاہ موقع پاکر غرناطہ کی سلطنت برباد کرنے پر مستحکم ہوگئے اسی
سنہ ٨٨٦ھ اثنا مین ابو الحسین کے سپہ سالار نے شہر ظہرہ کو درمیان سنہ ١٤٨١ع ٨٨٦ھ سنہ ١٤٨١ع
کے فتح کرلیا تھا یہہ وجہ لڑائی کی عیسائیون سے پیدا ہوئی اور
سنہ ٨٨٧ھ عیسائیون نے سنہ ١٤٨٢ع ٨٨٧ھ مین شہر الہامہ فتح کرلیا اسے بادشاہت سنہ ١٤٨٢ع

اہل اسلام کی پشت ٹوٹ گئی بعد ازان ایک سال کے عرصہ مین بہت
سے قلعے عیسائیون نے فتح کئے اسی اثنار مین غرناطہ مین فساد
اور جھگڑے خانگی برپا ہوگئے چنانچہ ابوالحسین کی دونون جورون
نے آپس مین لڑائی ٹھان دی علیشاء کی مدد پر ذگولیس اور
زودا یا کی مدد پر بنی سراج تھے ایک عورت انمین سے بلنبرا
مین دوسری الیانہ مین رہتی تھی ان فسادون کے سبب غرناطہ
مین بڑی خونریزی ہوئی اگرچہ ابوعبداللہ اپنے باپ کو تخت سے اتار
سنہ ۱۴۸۳ء دینے مین کامیاب ہوا مگر خود مقام لوگا پر درمیان ۱۴۸۳ء کے سنہ ۸۸۷
اہل فرنگ کی قید مین آگیا اسلئے ابوالحسین پھر تھوڑے دنون کے
لئے تخت نشین رہا کیونکہ ابوعبداللہ قید سے رہائی پاکر پھر اپنے
بوڑھے باپ سے تخت لینے کے لئے تنازع کرنے لگا آخر کو
غرناطہ کے باشندون نے باپ اور بیٹے کو آپس مین لڑنے کی
اجازت دیدی اور شہر کا بادشاہ عبداللہ زاغل بنا لیا اسی
عرصہ مین فردانند عیسائی بادشاہ شہرون کو فتح کرتا ہوا آ

۸۸۹ھ پہنچا اور ماہ جون ۱۴۸۴ء ۸۸۹ھ مین الورہ اور سٹینل کا محاصرہ کیا ۱۴۸۴ء

وہ لڑائیان مسلمانون سے لڑا اور انکو شکست دی ۱۴۸۵ء ۸۹۰ھ مین

رونڈا – ماربیلا – کائن – وغیرہ شہرون پر قبضہ اپنا کرلیا

۸۹۲ھ اور شہر لاکسا کو ۱۴۸۶ء ۸۹۲ھ مین عیسائیون نے فتح کیا اور دوسری ۱۴۸۶ء

لڑائی مین شہر ملاگا فتح ہوا ان فتوحات کو دیکھہ کر بھی مسلمان لوگ

نہ جاگے خواب غفلت مین پڑے سوئے رہے اور ابو عبداللہ

صغیر نے ابو عبداللہ زاغل کو غائب پاکر اسکا تخت چھین لیا

یہہ بادشاہ ہسپانیہ کی تواریخ مین آخری بادشاہ غرناطہ گذرا ہی

۸۹۶ھ ۱۴۹۱ء ۸۹۶ھ مین درمیان موسم بہار کے فردانند بادشاہ نے غرناطہ ۱۴۹۱ء

کا محاصرہ کیا اور ایک سال کے محاصرہ کے بعد اسکو فتح کرلیا

اور مسجد الیمیادہ مین عیسائی جھنڈا ہلنے لگا یہہ بادشاہت

اہل اسلام کی جو آٹھ صدی تک رہی اس طور پر اب ختم ہوگئی

اس ملک ہسپانیہ مین خاندان بنی امیہ نے ۱۰۳۰ء ۴۲۹ھ تک

حکومت کی اور شہر غرناطہ مین ۱۴۹۲ء ۸۹۷ھ تک رہ سکے عیسوی بادشاہ

فردیننڈ نے انکو وہان سی نکالا اور باقی جو مسلمان وہان رہ گئی تھی انکو جبراً عیسائی بنایا اور انکو مورسکو یعنے نسل اہل مور لقب دیا اگرچہ یہہ لوگ عیسائی ہو گئی تھے پر دلمین مسلمان ہی تھے جبتک کہ فیلپ بادشاہ ظالم تخت نشین ہوا یہی حال رہا فیلپ نے یہہ ظلم کیا کہ اپنے دلمین پختہ ارادہ کر لیا کہ انکو باتون مین عیسائی پکی بناؤن گا یا اس ملک سے ان کو نکالدونگا چنانچہ درمیان سنہ ۱۵۶۸ء
سنہ ۹۷۶ھ سنہ ۱۵۶۹ء کے بہت بھاری خونریزی ہوئی ان مخفی مسلمانون سی جو نہایت تابعداری اور محنت سے نیک نام تھے زبردستی فساد کر کے (۱۰۰۰۰۰) ایک لاکھہ آدمی کے قریب جلا وطن کر دئی تب بھی بہت لوگ ایسی رہ گئی تھے کہ ظاہر مین عیسائی تھے پر دلمین مسلمان تھے فیلپ ثالث نی انکو بھی نکالدیا چنانچہ دس لاکھہ آدمیون نے اس ملک سے ہجرت کی اور جانب شمال افریقہ کے جا بسے وہان پر ان لوگون نے چوری سمندر مین کرنی شروع کر دی جو جہاز عیسائیون کا پاتی اسکو لوٹ

لیتی تھی اس طور پر اپنا انتقام لیتے تھے چنانچہ کئی سو برس تک یوروپ
کی تجارت کو بہت نقصان ہوتا رہا

زبان حال جو ھسپانیہ مین رائج ہے اُس مین بہت الفاظ
عربی کے ملے ہوے ہین اور کئی شہرون کے نام عربی اثر کر
گواہ ہین وہ مسلمان مورز عرب جو ہسپانیہ سے نکالے گئے
تھے متعصب نہ تھی اور جس دن سے وہ نکالے گئے ہین
آجتک وہ رونق اس ملک ھسپانیہ پر نہین ہے فقط

تجارت

بعد فتح ہونے - شام - ایران - افریقہ اور
ھسپانیہ کے عربون کے توجہ تجارت - کی طرف بہت زیادہ
مصروف ہوئی . اور اُنھون نے یہہ مناسب سمجھا کہ جن جن مقامون
پہ تجارت کو رونق زیادہ ہو وہان مذھب اسلام پھیلایا جاوے
کیونکہ پھیلانا ایک مذھب اور ایک زبان کا تجارت اور
سفر کے واسطے نہایت مفید تھا اور معارف شان وشوکت

خلفاء عباسیہ اور اہل بغداد نے زیادہ تر رغبت سوداگران
کو هندوستان مین آنے کی دی چنانچہ قبل سنہ ۹۰۰ء کے اہل عرب
نے کئی جگہہ هندوستان مین آکر اقامت اختیار کی اور کئی راجہ هند
کے رفتہ رفتہ مسلمان ہو گئے اور پھر اهل عرب جزایر هند مین
داخل ہوے چنانچہ سیلون - سمطرہ جاوا سلبس
بلکہ چین مین بھی پہنچے - اور کاروان عرب شمال کی طرف
ہو کر تاتار اور سیبریہ تک آئے - افریقہ مین دریای
سنہ ۳۰۸ء نیگر تک گئے جہان سنہ ۹۲۰ء مین کئی ملک اهل سلام کے سنہ ۹۲۰ء
مقرر ہو گئے چنانچہ ملک گانا ملک ونگرہ تکرور
کوکو بعد ازان سناآر درفود برنو
تمبکتو اور ملّی جو کہ ساحل افریقہ پر واقع
تھے پھر ابناء باب المندب سے زنگبار تک پہنچ گئے اور
مقامات مفصلہ ذیل پر بندرگاہ مسلمانون کی بنائے گئے مقدشون
ملندہ - سونالا - کلوہ - مزنبیق اور پھر جزیرہ

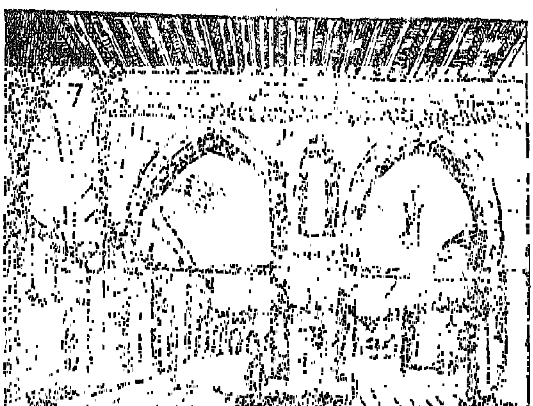
میدن غاسگر کو گئے بلکہ انکا حوصلہ اسقدر بڑہ گیا تہا کہ روس اور اسکینڈنیویا کے ساتھہ بھی ارتباط تاجرانہ رکھنے لگے تھے بعضے یہہ بھی کہتے ہین کہ قریب ۱۰۰۰ع کے اُن عربون مین سے بعض نے جو اندلس مین رہتے تھے امریکہ کو پایا اور کولمبس سے اول اس نئی دنیا کو عربون نے پا لیا تھا مگر کسیکو خبر نہ ہوئی اور نہ اُنکو اُس سے وہ فائدہ حاصل ہوا جو کولمبس کو ہوا +

مجمل حال اسلام کا افریقہ مین

۱۸ھ حضرت عمر کی خلافت مین ابو بکر عمرہ ابن العاص نے درمیان ۶۴۰ع کے مصر پر حملہ کیا اور رومیون کے دو بڑے مضبوط شہر پلوشیم اور مصر بابل سات مہینے محاصرہ کر کے فتح کر لئے یوحنا حاکم جو بیزنٹائنی بادشاہ کی طرف سے اُس جگہہ حکومت کرتا تھا جنگ مین گذر ا اہل اسلام کا ہوا پہر بوڑھے مرد لڑکے اور عورتین اور بیوپاری اِس سے مستثنے تھے چونکہ یونانیون اور مصریون مین ۶۳۸ع

ناموافقت تھی اس واسطے مسلمانون نے مصر کو باسانی فتح کرلیا
اول مسجد درمیان شہر فسطاط کہ جو بابل کے متصل تھا تعمیر
کی گئی - شہر اسکندریہ تھوڑی مدت تک بچارہا آخرکو وہ بھی
فتح ہوا اور لوٹا گیا کتب خانہ وہان کا سیرم کی جگہہ جلایا گیا اس
جگہہ پہ پہلا کتب خانہ جو بادشاہ تولومیز نے مرتب کیا تھا وہ تو
آگے ہے قیصر روم کے حکم سے جل چکا تھا اُسکے بعد جو پھر یہہ کتب خانہ
طیار ہوا تھا وہ حضرت عمرؓ کے حکم سے جلایا گیا اُسوقت سے تمام ملک
مصر ماتحت خلافت اہل اسلام کے ہوا اور اُسکا دارالخلافہ شہر
فسطاط مقرر ہوا

احمد بن طولون جو خلفای عباسیہ کے ماتحت مصر کا حاکم
سنہ ۸۶۹ء تھا درمیان سنہ ۸۶۹ء ۲۵۶ھ کے المعتمد باللہ خلیفہ عباسي سے منحرف
سنہ ۹۰۵ء ہوکر حاکم مستقل مصر کا ہوگیا اُسکے خاندان مین سنہ ۹۰۵ء ۲۹۲ھ تک
بادشاہت جداگانہ قایم رہی جبکہ مصر پھر تابع خلفاء عباسی کے ہو
سنہ ۹۳۵ء تو درمیان سنہ ۹۳۵ء ۳۲۳ھ سے لیکر سنہ ۹۶۹ء ۳۵۸ھ تک آل آخشیدیہ



مسجد طولون

(یعنے خاندان ابوبکر محمد کا جو ملوک فرغانہ کی نسل سے تھے

ملک مصر زیر حکم رہا پھر درمیان سنہ ۳۵۸ھ کے خاندان فاطمیہ کے زیر سنہ ۹۶۹ع

حکم رہا اس خاندان کی حکومت مصر پہ دو سو برس تک رہی جسکا

بیان آگے آتا ہے اس خاندان کی حکومت دریاء فرات سے لیکر

قیروان تک تھی - بعد ازان خاندان ایوبیہ درمیان سنہ ۵۶۶ھ سنہ ۱۱۷۱ع

کے قایم ہوا ملک مصر اُنکی تابع رہا - پھر سنہ ۶۴۸ھ ۱۲۵۰ع مین مملوک بھادیہ مصر

پر غالب آئے آخر کار سنہ ۹۲۳ھ ۱۵۱۷ع مین مصر تابع قیصر روم کے ہوا + سنہ ۱۵۱۷

قیروان مین ابراهیم بن اغلب حاکم تھا وہ درمیان سنہ ۲۰۲ھ ۸۰۰ع سنہ ۸۰۰ع

کے خلیفہ هارون الرشید سے پھر گیا ان اغلبیون کی حکومت ایک

سو برس تک قرتاکو زمین پر قایم رہی +

فاس مین اولاد ادریس فاطمی نے درمیان سنہ ۱۷۱ھ ۷۸۸ع کے خلفاء سنہ ۷۸۸ع

سے منحرف ہوکر علم استقلال کا بلند کیا سنہ ۳۴۴ھ ۹۵۵ع تک اس خاندان

کی حکومت قایم رہی بعد ازان فاطمیون کے مطیع ہو گئے +

تونس مین خاندان زیری حکومت کرتے تھے یہ لوگ

یوسف بلقین بن زیری کی اولاد سے تھے ۹۶۷؁ سے لیکر ۱۱۴۸؁
تک ٹونس اور اسکے اطراف پر قابض رہے ؎

مارقو میں تقریباً ۱۰۴۴؁ میں عبداللہ حمو بانی مذہب اور حکومت
مرابطین نے اپنی بادشاہت جداہی قایم کی جو تھوڑے سے
عرصہ میں ابواب جبل الطارق تک پہنچ گئی اور سبب زوال بانی
سلطنت بنی امیہ کے درمیان ہسپانیہ کے ہوئے ؎

بیان خلفاء مصر کا

جو عباسیی تھے

صفحہ (۱۲۲) حصہ اول میں لکھا گیا ہے کہ ۱۲۶۱؁ میں مظفر
مارا گیا اُسکی جگہہ بیبرس کو کہ بانی خاندان بحاریہ جو لشکر مصر
میں سردار تھا تخت نشین ہوا اور لقب ملک ظاہر اختیار کیا
اسکا زمانہ خلیفہ سے خالی تھا مگر احمد ابن الظاہر جو اس حلہ
میں بھاگا ہوا پھرتا تھا کہیں سے مصر میں آ پہنچا ملک ظاہر
بیبرس نے اسکو مصر میں لاکر بعد تحقیق خاندان کے اُسکو مستنصر

کا لقب دیا اور پیرزادون کے موافق مسند خلافت پر اسکو بٹھایا
لیکن بعد چھہ مہینے کے تاتاریون کی لڑائی مین وہ ایسا غایب ہوا
کہ پھر اسکا پتا نہ لگا کہ کہان گیا اسکے بعد حاکم بامر اللہ خلیفہ
ہوا اسکے خاندان سے ۱۵ پشت تک برابر نام خلیفہ کہلاتے
رہے پس ان خلفاء کا حال مختصر لکھا جاتا ہے *

الحاکم بامر اللہ

خلیفہ ہارون الرشید کی اولاد سے تھا مستنصر کی سامنے
اُسکی کچھہ قدر نہ تھی بعد گم ہونے المستنصر کے وہ مصر کا
خلیفہ مقرر ہوا کچھہ اوپر چالیس برس اوسنے خلافت کی درمیان
سنہ ۱۳۰۱ع سنہ ۷۰۱ھ ۱۳۰۱ء کے اُسنے وفات پائی *

المستکفی باللہ بن الحاکم

اُسکے بعد اُسکا بیٹا المستکفی خلیفہ ہوا اُسکے نام کا خطبہ ممبرون
پر پڑھا گیا ناصر نامی حاکم نے اُسکو شہر قوص مین حکم آنے
نخان نکادیا اُسی جگہہ تمام عمر جلاوطن رہا سنہ ۷۴۰ھ ۱۳۴۰ء مین فوت ہوا *

الواثق باللہ بن محمد المتمسک بن الحاکم

عوام الناس اسکو المستعطی الواثق ابراہیم کہتے تھے چونکہ ناصر اسکا محبت زیادہ رکھتا تھا اسلئے اُسکو خلافت ملی مورخین مین اختلاف ہے بعض اسکو خلیفہ شمار کرتے ہین کوئی خلفا رکے سلسلہ مین
سنہ ۷۴۲ھ گنتا ہے ایام منصور مین اُسکی خلافت سے خلع کیا گیا سنہ ۷۴۲ھ ۱۳۴۲ء سنہ ۱۳۴۲ء
مین وہ مسند خلافت سے اُتار اگیا ؂

الحاکم بامر اللہ بن المستکفی

بعد ازان الحاکم بامر اللہ بن المستکفی کی بیعت ہوی وہ اپنے باپ دادا کے قدم بقدم چلا ۱۲ برس خلافت کرکے درمیان
سنہ ۷۵۳ھ سنہ ۷۵۳ھ ۱۳۵۲ء کے فوت ہوا ؂ سنہ ۱۳۵۳ء

المعتضد باللہ ابو بکر بن المستکفی

بعد وفات حاکم کے المعتضد کی بیعت ہوی ابن حبیب حسن بدر الدین لکھتا ہے کہ اس خلیفہ کی بیعت قاہرہ مین ہوی اور اُسکی نصیب نے مساعدت
سنہ ۷۶۳ھ اچھی کی ۔ ۲ برس تک خلافت کی پھر سنہ ۷۶۳ھ ۱۳۶۲ء مین فوت ہوا ؂ سنہ ۱۳۶۲ء

المتوکل علی اللہ محمد بن المعتضد

پہہ خلیفہ تین بار مسند خلافت پر بٹھلایا گیا اور دو دفعہ اُتارا گیا
تیسری دفعہ تا پائے وفات کرسی مسند خلافت پر متمکن رہا ۵ ۴ برس
تک اُسکی خلع اور حبس مین گذرے اُسکے دس بیٹے تھے پانچ
سنہ ۱۴۰۵ع اونمین سے علی التوالی خلیفہ ہوئے اس خلیفہ نے سنہ ۸۰۸ھ ۱۴۰۵ع سنہ ۸۰۸ھ
مین وفات پائی +

المعتصم باللہ ذکریا بن ابراہیم بن الحاکم

اُسکے بعد المعتصم خلیفہ ہوا یہہ شخص دو دفعہ مسند پر بٹھایا گیا
ایک دفعہ واثق عمر خلیفہ مقرر کیا گیا اور وہ اُتارا گیا دوسری
دفعہ پھر اُسکی بیعت کی گئی ۱ برس اُسنے خلافت کی
سنہ ۱۴۲۱ع آخر سنہ ۸۲۴ھ ۱۴۲۱ع مین فوت ہوا + سنہ ۸۲۴ھ

الواثق باللہ عمر بن المعتصم ابراہیم

اُسکے بعد الواثق خلیفہ ہوا اُسکو ابن قلاوون نے خلافت کی مسند
سنہ ۱۴۲۵ع دلوائی اور ہمیشہ اُسکا طرف دار رہا یہانتک کہ سنہ ۸۲۸ھ ۱۴۲۵ع سنہ ۸۲۸ھ

مین بقضای الہی فوت ہوا ٭

المستعین باللہ بن المتوکل

مستعین باللہ ابوالفضل عباسی نے وراثت مین خلافت پائی اور اچھی
طرح خلافت کی سلطان ناصر کی ہمراہ شام کی طرف گیا تھا وہان جا کر سلطان
ناصر فوت ہوگیا اسلئے خلافت اور سلطنت دونون اُسکو مل گئین
بعد ازان موئد شیخ نے اُسکو اسکندریہ مین بہیجنے کا حکم دیا
اور خلافت کی مسند سے برطرف کیا گیا اُسی جگہہ وہ میان
۸۳۳ھ ۱۴۲۹ء سنہ ۱۴۲۹ء ۸۳۳ھ کے فوت ہوا ٭

المعتضد باللہ بن المتوکل

یہہ بہائی مستعین باللہ کا تہا جسدن اُسکی خلافت سے خلع ہوا
اُسیدن اُسکی بعیت کی گئی اُسکا لقب معتضد باللہ اور کنیت
ابوالفتح اور نام داؤد تہا اسنے مدت تک خلافت کی چنانچہ کئی
سلاطین اُسکی خلافت مین گذرے اور مصر مین اسنے جو رتبہ
پایا وہ کسی خلیفہ عباسی کو نصیب نہوا تہا یہہ خلیفہ اہل علم اور

ادب کا دوست تہا اور کوئی دقیقہ فقہ کا عمل کرنے سے نہ چہوڑتا تہا
واجب اور مستحب سب نگاہ کرتا اور عمل مین لاتا اور بہت نیک
خصلت اور خوش خلق تہا تین برس تک اُسنے خلافت کی
۸۴۵ھ درمیان ۸۴۵ھ کے اُسنے وفات پائی + ۱۴۴۱ء

المستکفی باللہ بن المتوکل

اس خلیفہ کا نام سلیمان تہا جب وہ اُسکا بہائی داؤد مرا
اوسیدن اوسکی خلافت کی بیعت ہوئی اسنے اپنے بہائی سے
زیادہ عزت اور اقبال مین ترقی کی خاموش بہت رہتا تہا اور
تنہائی اور عزلت پسند تہا تمام مُسکرات اور محرمات سے عفیف
۸۵۴ھ و پاک تہا بین برس خلافت کرکے درمیان ۸۵۴ھ کے وفات ۱۴۵۰ء
پائی +

القایم بامراللہ بن المتوکل

اس خلیفہ کا نام حمزہ تہا بعد انتقال اُسکے بہائی سلیمان کے
اوسکی بیعت ہوئی اور اُسیکی وقت مین یہہ رسم جاری ہوئی

کہ بادشاہ وقت سے نے تحفہ اور ہدیہ اُسکو مسند خلافت پر بیٹھنے کے بعد بہیجا مگر اُس سلطان کے بعد جو متولی سلطنت کے ہوئے اُنسی مخالفت اور فساد اس خلیفہ سے ہوگیا تھا اسلئے وہ خلافت سے برطرف کیا گیا اور سلطان نے اُسکو حکم دیا کہ شہر اسکندریہ مین جاکر رہے اُسی جگہہ اُسنے انتقال پایا اور چار برس اُسنی خلافت کی ۸۵۹ھ ۱۴۵۵ء مین وہ خلافت سے دست بردار ہوا تھا

المستنجد باللہ بن المتوکل

۱۴۵۵ء سلطان اشرف نے مستنجد باللہ یوسف ابو المحاسن کو ۸۵۹ھ ۱۴۵۵ء مین خلیفہ بنایا اور منصب خلافت کا نذرانہ بھی اُسکو دیا ۲۵ برس ۸۵۹ھ
۱۴۸۰ء اُسنے خلافت کی ۸۸۴ھ ۱۴۸۰ء عیسوی مین اوسنے انتقال کیا ۸۸۴ھ

المتوکل علی اللہ ابو العز عبد العزیز

عبد العزیز متوکل علی اللہ کی خلافت بیعت اُسکے چچا مستنجد باللہ کے وقت مین ہوگئی تھی اُسکی بیعت کے واسطے سلطان قایتبا خود آیا تھا اور اُسے چھوٹے بڑے سب

سنہ ۹۰۳ھ راضی تھی ۱۹ برس اوسنے خلافت کی سنہ ۹۰۳ھ ۱۴۹۷ع مین انتقال کیا ۔ سنہ ۱۴۹۷ع

المستمسک باللہ یعقوب بن المتوکل

اُسکا لقب المستنصر تہا بعد وفات اپنے باپ کے اُسکی خلافت کی بیعت ہوئی اور ہر ایک خورد و کلان اُسسے راضی رہا یہہ خلیفہ

سنہ ۹۲۷ھ درمیان سنہ ۹۲۷ھ ۱۵۲۲ع کے فوت ہوا ۔ سنہ ۱۵۲۲ع

المتوکل علی اللہ بن المستمسک باللہ یعقوب

اس خلیفہ کا نام محمد تہا اسکی بیعت شہر قسطنطنیہ مین بھی ہوئی سلطان سلیم کے ساتھ وہ قسطنطنیہ کو گیا اور پھر وہان سے بڑی عزت اور توقیر کے ساتھ مصر کو مراجعت کرکے آیا اس پر

سنہ ۹۵۰ھ خلافت عباسیہ مصر کی ختم ہوگئی اُسنے درمیان سنہ ۹۵۰ھ ۱۵۴۳ع کے انتقال کیا ۔ سنہ ۱۵۴۳ع

فرقہ اسمعیلیہ کا بیان

بانی اس فرقہ کا عبداللہ ابن سبا یہودی باشندہ

شہر اہواز صوبہ خوزستان ملک فارس کا تھا اُسکی ابا و اجداد مذہب قدیم اور اپنی بادشاہت کی محبت اپنے دل مین رکھتے تھے جن عربون نے فارس کو فتح کیا تھا اُنکے دشمن دلی تھے خصوصاً باشندے شمال و مشرق اِس ملک کے منتظر وقت کے تھے کہ پھر کوئی موقع ہاتھ آوے تو اپنی سلطنت اور پہلی آزادی حاصل کرین عبداللہ نے سوچا کہ اگر اپنا ارادہ دلی دفعتہً ظاہر کرون تو عوام الناس اُسکے قابو مین نہ آوینگے اسلئے اُسنے کئی مکان مثل اُن مکانونکے جو اس زمانہ مین فری میسن کے فرقہ کی ہین جنکو لاج کہتی ہین کئی جگہہ بنوانے کا ارادہ کیا اور اُن مکانون مین ہمیشہ واسطے انکی سکہلانے والے مقرر کرکے اُنکے سات درجے ٹھہرائے وجہ اسکی یہہ تھی کہ ساتوین امام کو اولاد حضرت علی رض سے جو اُنہون نے اپنا پیشوا قرار دیا تھا وہ اسمعیل ابن جعفر صادق رض تہا اسلئے اُن مکانون مین سات ہی درجے اُسنے ٹھہرائے جنکی یہہ نام ہین

اول درجہ	شیخ الجبل	یہہ اُسکا درجہ تہا
۲ "	داعی الاکبر	
۳ "	دحلیس	یعنی عالم اسرار و بحث کنندہ
۴ "	رفیق	
۵ "	فدای	
۶ "	لصیق	
۷ "	عوام الناس	

جو شخص اسکے مذہب مین آتا تھا اُسکو وہ کتاب جو عبد اللہ کی سات باب مین بنائی ہوئی تہی درجہ بدرجہ سکہلائی جاتی تھی۔ عوام الناس درجہ تعلیم سے شروع ہوکر اوپر کے درجون تک نمایندہ ہوتے تھے اور ہر ایک درجہ کی مشق کے واسطے دحلیس لوگ ملیار رہتے تھے اُنکا راز بہی مانند فری مسن لوگون کے نہ کہلتا تہا یہی شخص یا بنی خاندان فاطمہ کا ہے اُسکی اولاد سے کئی خلیفہ قاہرہ مصر مین ہو گئے وہ جنکا حاکم ہو چکے ہین مطلب اونکا صرف

یہہ تھا کہ خلافت کا حق خلفاء فاطمیہ کو پہنچتا ہے یہہ خلفاء تمام دنیا کی
حکومت کے مستحق ہین خدا تعالے نے مذہب حق ان ہی کی معرفت
دنیا مین نازل کیا جو شخص خلفاء عباسیہ سے ہوا وسکو قتل یا معزول
کرو اور امامت منحصر سات اماموں مین ہے علی رضا سے لیکر
جعفر صادق تک چہہ خلیفہ ہوئے ساتوان خلیفہ اسمعیل تھا موسی رضا
خلیفہ نہ تھے کیونکہ خدا نے زمین و اسمان سات ہی دن مین بنائے
دنون کے شمار بہی سات ہی پر رکہی سیارات بہی سات ہی ہین
اسی طرح امام بہی سات ہین ساتوین پر امامت ختم ہو گئی ٭
عبد اللہ ابن سبا نے جب ایسے اعتقاد ظاہر کئے تو المعتمد باللہ
کی خلافت مین مقید ہوا مگر کسی اسمعیلی کے مدد سے قید خانہ سے نکلکر
اُسنے علم بغاوت کا شمال افریقہ مین جا کر کھڑا کیا اور اپنا نام
عبد اللہ رکہا اور دعوے کیا کہ مین اصلی اور حقیقی وارث
علی رضا اور فاطمہ کا ہون اور المہدی کے خطاب اختیار کیا جو
بارہوین امام موعود کا تھا مغربی عرب اسکی فریب مین آگئی

اور کہنے لگے کہ محمد صلعم نے بھی پیشین گوئی کی ہے کہ تین سو برس
کے بعد مغرب سے ایک بیٹا ظاہر ہوگا سو وہ یہی ہے ۔

اسی عبید اللہ نے قیروان شہر کو دار السلطنت مقرر کیا اور اُسنے
بنیاد ایک نئی دار الخلافہ کی دلوا دی جسکا نام شہر مہدیہ رکھا

۲۹۷ھ اسی سے درمیان ۹۱۰ء ۲۹۷ھ کے خلفاء فاطمیہ کی بنیاد پڑی کیونکہ ۹۱۰ء
اسکی تیسری نسل میں المعز لدین اللہ نے اپنی دار الخلافت مصر
۳۶۲ھ میں درمیان ۹۷۲ء ۳۶۲ھ کے مقرر کی اون حاکمون کا بیان سلسلہ ۹۷۲ء
علیحدہ لکھا جائیگا ۔

خلفاء فاطمیہ نے جہان تک ہو سکا اس مذہب کو خوب پھیلایا
اور جو کوئی اونکی عقیدہ میں شامل ہوا اوسکو اچھا عہدہ دیا اسرار
راز اسمعیلی کے سکھلانے کے واسطے پہلے پہل ایک کالج قیروان
میں تعمیر ہوا پھر جب دار السلطنت شہر مہدیہ کو منتقل ہوئی
تو کالج بھی وہان جاکر تعمیر ہوا پھر مصر میں درمیان قاہرہ کے
بنا مصر کیا اسمعیلی ایک ہفتہ میں دو دن درمیان اُس مکان

کے جمع ہوا کرتے تھے

ایک مورخ لکھتا ہے کہ جب یہہ مکان اس راز کی تعلیم کے واسطے
مصر مین تعمیر ہوا تب درجے تعلیم کے بجاے سات کے نو ہوگئے
تھے اور ان درجون مین مبتدی کو جو کچھ تعلیم ہوتی تھی یہہ ہے
۱ — اول درجہ مین مبتدی کو قران کے مسایل پر شکوک اور شبہات
کرنے اور مشکل دقیقے بتلانے شروع کرتے تھے تاکہ اُسکے روح
مین طاقت راز اسمعیلے کے سننے اور جاننے کا شوق پیدا ہو جیسا کچھ
جو شبہہ یا اعتراض قران پر کرتے تھے تو اُسکے ساتھہ جواب
اسمعیلے فرقہ کا اُسکو بتلایا جاتا تھا اسی طرح تمام مسایل اسمعیلے
کی تعلیم ساتھہ ہی ساتھہ قران شریف کی تعلیم ہوتی جاتی تھی جب
شاگرد کو دیکھتے تھے کہ وہ پختہ اُس تعلیم مین ہوگیا ہے اُسوقت
اُسے قسم لیجاتی تھی کہ مین اس مذہب سے کبھی نہ پھرونگا
اور اپنے داعی یا معلم کی اطاعت حد سے زیادہ کرونگا یہہ
تعلیم جب ختم ہو چکتی تھی تب دوسرے درجے کی تعلیم شروع

ہوتی تہی ✦

۲- دوم درجہ مین امامت کے معنے اور اُسکی خاصیت کہ وہ خدائی راز ہے ✦

۳- تیسرے درجہ پر اول تعداد اماموں کی کہ وہ سات ہین اور انہون ہی کے وحی نازل ہوتی تہی اور کہ ہر ایک امام نے اپنے پہلے امام کے مسائل منسوخ کر دیئے اور اسمعیل ساتوان امام سب سے بڑا تہا ✦

۴- چوتہی درجہ پہ یہ تسلیم ہوتی تہی ابتدا پیدایش دنیا پہ خدا تعالے نے سات شارع اس دنیا پہ نازل کیے ہین اور اُن ہی پہ وحی نازل ہوے اور کہ اُنہین سے ہر ایک نے اپنے پہلے شارع کی شرع کو منسوخ کر دیا ہے یا تبدیل کر دیا ہے وہ ساتون پیغمبر تہے اور جو کہہ کہتے تہے خدا کے وحی اور مرضی کے موافق کہتے تہے اور اُن ساتون کو حکم بولنے کا تہا اُنکے نیچے سات ہی پیغمبر اور ہوے ہین جنکو بولنے کا حکم نہ تہا وہ خاموش پیغمبر گذرے ہی

ہین اُنکا صرف یہہ کام تہا کہ اپنے پہلے پیغمبر کے احکام کو بدون
تغیر اور تبدل کے جاری کرین وہ سات متکلم پیغمبر یہہ ہین +
آدمؑ - نوحؑ - ابراہیمؑ موسیٰؑ - عیسیٰؑ - محمدؐ
اور اسمٰعیلؑ انکے سات شاگرد یا ساکت پیغمبر یہہ ہین
شیثؑ - سامؑ - اسمٰعیل ابن ابراہیمؑ - ہارونؑ
شمعون پطرسؑ - علیؑ اور محمد ابن اسمٰعیلؑ
۵ - پانچوین درجہ پر یہہ تعلیم ہوتی تھی کہ ہر ایک نے ان ساکت
پیغمبروں کے لئے بارہ بارہ اپنے شاگرد یا داعی الاہر مقرر کئے تھے تاکہ
مذہب حق کی تعلیم دنیا مین کرین اور بارہ شاگردون کا رتبہ
اون سات پیغمبرون سے ادنیٰ درجہ کا ہے +
۶ - جبکہ مریدان چہوٹے درجون مین کامل العیار نکلتا تہا جنکی
تعلیم سے بڑا مطلب اونکا یہہ تہا کہ اپنے معلم کی بہت تعظیم
و تکریم اور دلی محبت کرنی چاہئے اُسوقت اسرار اور پوشیدہ
راز مسائل شرعیہ کے اُسپر ظاہر کرتے تھے جب اس درجہ ششم

مین کامل ہو جاتا تہا تب اُسکو اسی درجہ کے اخیر مین یہہ سکہلائی تھی کہ مذہبی شرع کو تابع مسایل فلسفہ کے کہنا چاہیئے*

۷ - ساتوین درجہ پر رازآلہی کی تعلیم ہوتی تھی خصوصاً وہ مسایل جو متعلق علم الہیات کے اسیلین رایج ہین*

۸ - آٹھوین درجہ پر اونکو یہہ تعلیم ہوتی تھی کہ افعال انسان کے غیر معتبر ہین اونکا حسن اور قبح سب ایجادی اور اختراعی بات ہے دراصل اُنکا کچھہ اعتبار نہین*

۹ - نوین درجہ پر اخیر تعلیم یہہ ہوتی تھی کہ کسی بات کا یقین نہ کرو سب کو نیست اور نابود سمجھو اور ہر ایک شی کے حاصل کرنے کی کوشش کرو جو کوئی کوشش جس بات کے لئے کرتا ہے اُسکو وہ شے حاصل ہوتی ہے*

خاندان فاطمیہ اسمعیلیہ

جو کہ بعد دولت اخشیدیہ کے مصر پر غالب ہوے

المعز لدین اللہ ابو تمیم معد

یہہ شخص خاندان فاطمیہ سے ہے جو شیعون کی شاخ اسمعیلیہ سے گذرے ہین عبید اللہ صاحب مغرب کی تیسری پشت مین یہہ پیدا ہوا اُسکی باپ کا نام منصور اسمعیل ہے وہ بیٹا القائم کا وہ بیٹا عبید اللہ مہدی کا جو فرقہ اسمعیلیہ کا گذرا ہے المطیع اللہ
۳۵۸ھ خلیفہ عباسی کے وقت مین المعز معد نے سنہ ۳۵۸ھ/۹۶۹ع مین شہر فاس ۹۶۹ع
کو فتح کیا اور انتہاے مغرب افریقہ تک لشکر کشی کی بہت لڑائیان لڑا اور ملک مصر کا بادشاہ ہوا شہر قاہرہ اُسی بسایا یہہ پہلا بادشاہ خاندان فاطمیہ کا ہے اسنے جامع ازہر مسجد کی بنیاد اپنے وزیر جوہر کی معرفت ڈلوائی اسکے وقت مین بہت مصیبتین مصر پر نازل ہوئین بچیس برس بادشاہت کی

سنہ ۹۷۶ء ۷ تاریخ ماہ ربیع الاول سنہ ۹۷۶ ۳۶۵ھ مین اوسنے انتقال پایا اُسی جگہہ مدفون سنہ ۳۶۵ھ
ہوا اس فرقہ کی تعلیم کا حال مفصلاً اوپر لکھ گیا پر مجملاً پھر اسجگہہ
بتلاتا ہون یہہ لوگ حضرت علی سے لیکر امام جعفر صادق تک امامت
برحق مانتے ہین مگر موسی کاظم کو امام نہین مانتے ہین اور اُن اماموں
کو جو اُسکے بعد ہوے البتہ اسمعیل بن جعفر صادق کو امام برحق
بلکہ پیغمبر اولو العزم مانتے ہین اور کہتے ہین کہ اسپر امامت
اور نبوت سب ختم ہو چکی ہے انکو مورخین عرب نے لقب
سَبْعِیَّہ اسیواسطے دیا ہے کہ وہ سات اماموں کے
قابل ہین اور یہہ کہتے ہین کہ ہر ایک انقلاب دور فلکی ہین
امام کا ہونا ضرور ہے خواہ امام ظاہر ہے ہو اُسکی زمانہ کو
دور الکشف کہتے ہین خواہ مخفی اُسکے زمانہ کو دور الستر بولتے
ہین اُنکی حجت اسبات ہین یہہ قول علی مرتضیٰ کا ہے
لن تخلو الارض عن قائم بحجۃ اور اس فرقہ کو باطنیہ
اسواسطے کہتے ہین کہ انکا یہہ قول ہے کہ ہر ایک ظاہر کی

واسطے ایک باطن ہے یعنے امام ظاہر کے بعد امام باطن آتا
ہے۔ اور تعلیمیہ نام انکا اسواسطے ہوا کہ وہ اسبات
کے قائل ہین کہ علم حق کی تعلیم ایمہ سے خاصۃً ہوتی ہے
اہل سنت وجماعت نے انکو ملاحدۂ خطاب دیا ہے کیونکہ
یہہ لوگ قران شریف اور حدیث کے معنے تاویلی بہت کرتے
ہین یہانتک کہ نصوص اور قصص کی بھی تاویلین کرتے ہین
اور انکا یہہ اعتقاد بھی ہے کہ جو شخص مرگیا اور اسنے اپنے زمانہ
کے امام کو نہ پہچانا یا اُسکی بیعت نہ کی اسکی موت ایسی ہوتی ہے
جیسے ایام جاہلیت مین کفار کی ہوتی تھی ✤

العزیز باللہ ابوالنصر نزار بن المعز

عزیز نزار بعد وفات پانے اپنے باپ معز کے مصر کا حاکم
ہوا اُسنے ملک کو بڑی وسعت دی اور اپنے باپ سے
زیادہ اقتدار حاصل کیا اُسکی مزاج مین عفو بہ نسبت انتقام
کے زیادہ تہا اکیس برس اُسنے بادشاہت کی اس عرصہ مین

۳۸۶ھ بہت دولت جمع کی ماہ رمضان ۳۸۶ھ ۹۹۶ع مین فوت ہوا اُسکی ۹۹۶ع
حکومت کے وقت بغداد کا خلیفہ طایع للہ عباسی تھا اور شروع
خلافت قادر باللہ عباسی کی تھی ۔

۳ الحاکم بامر اللہ ابو علی منصور بن العزیز

الحاکم کو مسلمان فرعون اگر کہین تو بجا ہے یہہ شخص بہت تند خو اور سنگدل المزاج
بے رحم خونریز بادشاہ تھا اُسنے رعایا کو حکم دیا تھا کہ جب اُسکا نام سنین تو
فوراً سجدہ کرین خواہ کوئی شخص زبان سے بادشاہ کا نام لے یا خطبہ بیچ
درمیان مسجد کے گویا وہ دعوی خدائی کا کرتا تھا جس طرح پر فرعون
نے موسی علیہ السلام کے وقت مین کیا تھا اور اس حکم کی تعمیل جاہل
رعایا نے کرنی شروع کر دی - اور چونکہ وہ بڑا مربی فرقہ اسمعیلیہ
کا گذرا ہے اسلئے بہت لوگ اس فرقہ کے اُسکو اللہ قیاس کرتے
ہین اور کہتے ہین کہ وہ خدا تھا جسنے آسمان سے اُترکر جسم انسانی
قبول کر لیا تھا اُسنے ایک اور شاخ فرقہ اسمعیلیہ کی ایجاد کی ہے اُسکے
متبعین کو دروز کہتے مین یہہ فرقہ اتبک موجود ہے .. مورخین عرب

لکہتے مین کہ بعد فرعون کے جو حضرت موسیٰ ع کے وقت مین بادشاہ مصر کا تہا کوئی بادشاہ مصر کا ایسا ظالم اور فرنگ کبایر الحاکم کی مانند نہین گذرا ہے پچیس ۲۵ برس بادشاہت کر کے مفقود ہو گیا یہہ بیان اُسکی متبعین کا ہے اسمعیلیہ فرقہ کی لوگ بہی سمجہتے ہین کہ آسمان کو چلا گیا مگر مورخ لوگ کہتے ہین کہ کسی مسلمان نے اُسکو خفیہ قتل کر ڈالا

سنہ ۱۰۲۰ ع | یہہ واقعہ ۱۷ شوال سنہ ۴۱۱ھ درمیان خلافت القایم بامراللہ خلیفہ بغداد کے وقوع مین آیا ✦ | سنہ ۴۱۱ھ

۴ الظاہر لاعزاز دین اللہ ابو الحسن علی بن الحاکم

الظاہر علی بعد وفات اپنے باپ کے عنفوان شباب مین تخت مصر پہ بیٹہا اسکے وقت مین بادشاہت مصر کی معہ ملک شام کے اُسکے ماتحت تہی اور اسی بادشاہ کے نام کا خطبہ شام اور افریقیہ مین جابجا پڑہا جاتا تہا دس برس اُسنے سلطنت کی سنہ ۱۰۳۵ سنہ ۴۲۴ھ مین فوت ہوا اسکا زمانہ شروع ایام خلافت القائم بامراللہ العباسی کے تہا ✦

۵ المستنصر باللہ ابو تمیم بن الظاہر

مستنصر باللہ معد نے بہت مدت تک خلافت کی اور اقبال نے بہی اُسکے خاطر خواہ مدد دی اُسکے نام کا خطبہ بلحاظ رعایت اُسکی اباؤ اجداد کے بغداد مین بہی پڑہا گیا اُسنے ساٹہہ برس بادشاہت مصر کی کی ۱۸ تاریخ ماہ ذی الحجہ ۴۸۷ھ / ۱۰۹۵ء مین قضاء الٰہی سے فوت ہوا اسکا جانشین المستظہر باللہ خلیفہ بغداد کا ہوا تہا ۞ سنہ ھ سنہ ۱۰۹۵ء

اسی بادشاہ کے وقت مین ایک اور موجد مذہب شاخ اسمعیلیہ کا فارس مین پیدا ہوا وہ حسن ابن صبّاح حِمیَری باشندہ رے کا تہا بعد ظہور اس موجد مذہب کے مصر کے اسمعیلیون کی رونق بازار کم ہونی شروع ہو گئی تہی وجہ اُسکی یہہ ہوئی کہ حسن ابن صباح نے اُسی طریقہ اسمعیلیہ مین اصلاح دیکر اُسکا نام حشاشین رکہدیا تہا اسی سبب اس مذہب کی زیادہ شہرت ہوگئی اور اسمعیلے لوگ اس فرقہ مین زیادہ داخل ہونے لگے۔

مختصر تاریخ حسن ابن صباح کی یہہ ہے کہ اُسکا باپ مسمے علی بڑا غالی
شیعہ تہا وہ یمن سے کوفہ مین آیا وہانسے قم کو گیا قم سے ری
مین آکر بسا حاکم ری کا ابو مسلم رازی بسبب خلاف مذہب ہونے
کے اُسکے باپ علی سے عداوت رکہنے لگا اسلئے اُسکو ری
چہوڑنا پڑا بعد ازان نیشاپور مین آیا اور واسطے دفع کرنے اس
مظنہ کے اُسنے اپنے بیٹے حسن کو امام موفق نیشاپوری اہل
سنت وجماعت کے سپرد کیا کہ آپ اسکو علم پڑہاوین اور خود گوشہ
گزین ہوکر عبادت مین مشغول ہوگیا حسن مذکور ہمراہ
نظام الملک طوسی اور عمر خیام کے مدرسہ نیشاپور مین ہمدرس
تہا - ایکروز اُسکے باپ نے یہہ پیشین گوئی کی کہ نظام الملک
بڑے مرتبہ دنیاوی کو اور حسن اوسکا بیٹا بڑے مرتبہ ظاہری
اور معنوی کو پہنچین گے اسلئے ان تینون نے یعنے حسن - نظام الملک
- اور عمر خیام نے آپسمین عہد و پیمان اسطور کے کرلیے کہ جو کوئی
ہم تینون مین سے پہلے درجہ دنیاوی مین فوقیت پاوے تو اُس

دولت مین باقی دونون کو شریک کریوے اتفاق سے خواجہ
نظام الملک بادشاہ سلجوقی الپ ارسلان کا وزیر ہو گیا یہہ حال سنکر
حکیم عمر خیام اسکے پاس گیا خواجہ نے حسب وعدہ اسکی مدد
کرنے مین کچھہ دریغ نکیا عمر خیام گوشہ نشین ہو کر تحصیل فضایل مین
مشغول ہو گیا حسن ابن علی صباح منتظر رہا کہ مجھکو خواجہ نظام الملک
اپنے قول اور اقرار کے موافق ضرور بلا دیگا اسنے اسکی
کچھہ بھی خبر نہ لی جبتک الپ ارسلان زندہ رہا تب تک
حسن مذکور اسسے نہ ملا جب ملک شاہ ابن الپ ارسلان کا عہد
آیا اسوقت حسن نیشاپور مین گیا خواجہ نظام الملک سے ملاقات
کی اسنے کچھہ توجہ نکی بلکہ بادشاہ تک بھی اسکو نہ پہنچایا تب
ایکروز حسن نے نظام الملک سے کہا کہ تو اصحاب تحقیق اور
اہل یقین سے ہے اور خوب طرح جانتا ہے کہ دنیا ایک متاع
قلیل ہے اسکی محبت مین پہنس کر وعدہ خلافی کرتا ہے اور
نیقضون عہد اللہ کے زمرہ مین داخل ہوتا ہے یہہ

بڑے تعجب کی بات ہے اس کلام کا اثر ہوا بادشاہ سے ملاقات
کروادی اور اُسکی ذہن اور ذکا کی تعریف کی اور یہہ بھی بادشاہ
کو سمجھا دیا کہ حسن مذکور مزاج کا ہلکا اور پچھورا ہے اسپر اعتماد
نکرنا چاہئے حسن نے تہوڑے ہی عرصہ مین اپنی دانائی اور
زیرکی سے بادشاہ کو خوش کرکے اُسکے دل مین اپنی جگہہ پیدا کرلی
اور نظام الملک کی بیخ کنی کے درپے ہوا پر کچھہ نکرسکا کیونکہ
نظام الملک کو اُسکے سب فریب کھل گئے تھے اُسنے بادشاہ کو
اُسکے سب فریب بتلا کر وھان سے اُسکو نکلوا دیا حسن ناراض
ہوکر اصفہان مین آیا وھان پر رئیس ابوالفضل کے گھر پر
رہا کیا - ایکروز اُسنے اپنے میزبان سے کہا کہ اگر میرے ساتھہ
دو یا تین شخص دوست صادق ایسے ہوتے جنپر مجھکو بھروسا ہوتا
تو مین ایک ہی دن مین بادشاہت اوس سلجوقی ملکشاہ کی
اور وزارت اُس نظام الملک دہقانی کی اولٹ دیتا یہہ بات
سنکر ابوالفضل نے خیال کیا کہ اسکے دماغ مین کچھہ خلل ہے

جو ایسی بیوقوفی کی بات کہتا ہے دو یارون کی ہمراہ ہوکر ایسی بڑی
سلطنت کو جو حلب سے لیکر کاشغر تک پہیلی ہوئی ہے
ایک دن مین کیونکر اولٹ سکتا ہے اسلیئے اُسنے طبیب کو بلاکر
اُسکے علاج کروانے کی تجویز کی یہہ دیکہکر حسن بہت ہی
ناراض ہوا اور تبسم کرکے اُسنے رخصت لی وہان سے درمیان
سنہ ۱۰۷۸ء کے مصر مین آیا اس جگہہ پر اُس خلیفہ المستنصر سنہ ۱۰۷۸ء
باللہ فاطمی اسمعیلے نے اُسکی بڑی خاطرداری کی ڈیڑہ
برس تک وہان رہا بعد مرنے المستنصر باللہ کے درمیان
امیر الجیوش اور حسن کی نزاع ہوی باعث اُسکا یہہ تہا کہ المستنصر باللہ
نے اپنے بیٹے نزار کو اپنا ولی عہد مقرر کیا تہا پہر بسبب ہجوم
خلایق کے احمد المستعلی باللہ کو ولی عہد کر دیا امیر الجیوش
کی راے کی ساتہہ متفق ہوگیا حسن نے کہا کہ اعتبار نص
اول کا ہے اور لوگون کو کہا کہ نزار کی بیعت کرو یہہ بات جب
بادشاہ کو معلوم ہوے اُسنے حسن کو قلعہ دمیاط مین قید

گیا اتفاق سے اُسی دن ایک برج اُس قلعہ کا جو نہایت مضبوط
تھا گر پڑا لوگون کو حسن کی کرامت کا شک ہوا اسلئے امیرالجیوش
نے حسن کو ہمراہ ایک طایفہ عیسائیون کے جہاز مین سوار کر کے
افریقہ کی مغرب کی طرف جلاوطن کر دیا اتفاقاً دریا مین طوفان
آیا تمام لوگ جو جہاز مین سوار تھے مارے خوف کی گھبرا گئے اور
مونہون پر ہوائیان اوڑنے لگین حسن کے چہرہ پر ذرا بھی نشان
خوف کا نہ دکھلائی دیا جہاز کے کپتان نے پوچھا کہ سب آدمی طوفان
کے خوف سے ڈر گئے ہین تیرے چہرہ پر اوسکا کچھہ بھی اثر نہین
دکھلائی دیتا اسکا کیا سبب ہے حسن نے کہا کہ مجھکو امام برحق
نے کہدیا ہے کہ اس طوفان سے کچھہ اندیشہ نہ کرنا کسی کا نقصان
نہو گا چنانچہ اتفاق سے ایسا ہی ہوا اون لوگون کو حسن پر بڑا
اعتقاد ہو گیا اسلیئے جہاز کے کپتان نے حسب خواہش حسن
کے حدود شام پر اُسکو پہنچا دیا وہان سے وہ حلب مین آیا
پھر بغداد کو گیا پھر صوبہ خوزستان مین پہنچکر اصفہان مین آیا

یہ جہان جہان پہنچا اپنا کام کرتا رہا یعنے خفیہ تعلیم اپنے عقائد
کی اور امامت نزار ابن مستنصر پر لوگون سے بیعت لیتا رہا چنانچہ
عراق اور آذربیجان مین خلق کثیر کو اسمعیلی مذہب کی تعلیم
کر دی پھر چند کامل شاگردونکو قلعہ المُوت اور سوا اُسکے
اور قلعون اور بلاد اور دیار اور قہستان کو روانہ کیا تاکہ
مذہب حق کی تعلیم کرین اُسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ تھوڑے ہی دنون
مین بہت لوگون نے مذہب حشاشین کا اختیار کر لیا اور آپ
قلعہ المُوت کے قریب ٹھیر کر بڑا زہد و تقوی اور اصلاح لوگون
کو دکھلا کر اپنے منقاد اور تابع اونکو کر لیا ہزارہا آدمیون
نے اُسی بیعت کی آخر الامر اوسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ ماہ رجب
سنہ ۱۰۹۲ع سنہ ۱۰۹۲ع ۴۸۳ھ مین رات کے وقت قلعہ سے ایک فوج آئی اور ۴۸۳ھ
مولانا کو قلعہ کے اندر لے گئے مولانا نے وہان پہنچکر
مہدی علوی نام حاکم کو جو سلطان ملک شاہ کی طرف سے

المُوت نام ہے قلعہ کا اور اس لفظ کے معنے مین عقاب ۔

ودس سرزمین کا حاکم تھا بے اختیار کر دیا ایکروز یہہ حیلہ کیا
کہ مھدی مذکور سے حسن نے کہا کہ اس قلعہ کی اس قدر زمین
جسپر ایک چرمہ گاوی کا محیط ہوسکے تین ہزار دینار سرخ
کی عوض میرے نام بیع کردو مھدی مذکور فریب مین آگیا
مان لیا حسن نے ایک کہال گاوی کی منگاکر ایسی باریک کتر دالی
کہ وہ محیط تمام قلعہ کو ہوگئی اوسیوقت رئیس مظفر حاکم دامغان
کے نام ایک رقعہ اس مضمون کا لکہا کہ مین آپکا مطیع فرمان
بردار ہون بنیں یہہ قلعہ مھدی علوی سے تین ہزار دینار
کو خرید کر لیا ہے اسکی قیمت آپ دیدین وہ رقعہ مھدی کودیکر
قلعہ پر قبضہ کر دیا۔ مھدی مذکور اس فریب مین کبھی نہ آتا اُسکے
اس فریب مین پہنسنے کا سبب یہہ ہوا کہ ایکروز مھدی نے حسن
سے باتون مین یہہ ذکر کیا شرع مین حیلہ کرنا جایز ہے چنانچہ
کہی مسائل حیلہ شرعیہ کے مولانا کے سامنے بیان ہی کئے مولانا نے
یہہ جواب دیا کہ ہمارے شرع کا راستی پر ہی حیلہ کرنا نہ چاہیئے جو لوگ

حیلہ کرتے ہین اور خداتعالی اُسی طور سے گرفتار کریگا اس
جواب پر مہتدی کی خاطر جمع تہی کہ مولانا کی مزاج مین کوئی فریب
یا حیلہ نہین ہے یہہ نہ جانتا تہا کہ یہہ گفتگو اُسیکو دام مین پہنسانے
کے واسطے مولانا نے کی ہے ناچار وہ رقعہ لیکر مظفر کے پاس
گیا اوسنے تین ہزار دینار دیدی القصہ قلعہ الموت لینے کے
بعد حکومت حسن مذکور کی بڑہنے لگی تہوڑے ہی عرصہ مین
تمام رودبار اور قہستان اُسکے تصرف مین آگیا پینتیس برس
حکومت کی اور اُسکے بعد سات آدمیون نے جو اُسکے پیرو اور
شاگرد اور رونق دینے والے مذہب حسن کے تہے وہان
سنہ ۴۸۳ھ حاکم رہے اس فرقہ کی حکومت اکاسی برس تک رہی ۱۰۹۰ع ۱۲۱۲ع سنہ ۶۰۹ھ
مین اُسنے اس فرقہ اسمعیلہ کو اصلاح دی اور کچہہ تغیر و تبدل
اوسمین کردیا اور بجائے ۹ درجون کے یہہ سات ہی مقرر کئے
سب سے قوی درجہ کے لوگ اس فرقہ اسمعیلیہ مین فدوی تہے
یہہ لوگ عجیب ہی تماشے کی تعلیم پاتے تہے اُنکے ذہن مین یہہ

بات منقش کر دی تہی کہ شیخ الجبل یعنے حسن ابن صباح تمام دنیا
کا مالک ہے اور اس دنیا مین وہ بڑا قادر اور متصرف ہے جہان
جو چاہتا ہے سو کر سکتا ہے اُسکے حکم کی تعمیل مثل تعمیل حکم خدا کی
ہے جو اوسسے پہرا وہ خدا سے پہرا۔ ان فدائیون کا لباس یہہ تہا
سفید پوشاک۔ لال دستار۔ سرخ کمربند اور ہاتہہ مین تیر یا چہری
جب یہہ لوگ مکان بدلتے تہے تو انکا لباس بہی بدلا جاتا تہا ان
لوگون کو بہنگ پلاکر اُسکے نشہ مین بہشت کی جلوہ گری دکہلائے
جاتے تہے اسیواسطے حشاشین* اونکا لقب رکہا گیا تہا
اس گروہ کے لوگون نے کچہہ جنگ اور بہت فریب اور دغا سے
کئی پہاڑ اور قلعے فتح کر لیے تہے یہہ حال دیکہہ کر علما نے اونکو بیدین
قرار دیا اور اہل سنت وجماعت کی کتابون مین یہہ فرقہ

---

* حشاشین کا لفظ مشتق ہے حشیش سے جسکو ہندی مین بہنگ کہتے ہین چونکہ یہہ لوگ
بہنگ بہت پیتے تہے گویا اسکا استعمال اس فرقہ مین ہو رہا تہا اسلئے انکا لقب حشاشین
یعنی بہنگڑ ٹہرایا گیا۔

ملاحدہ کو لقب سے مشہور ہوا ملک شاہ سلجوقی نے چاہا کہ ان کی بیخ
کنی کرے پر کسی فدوی نے جو ملازم خواجہ نظام الملک وزیر کا تھا
جس کو حسن ابن صباح دشمن کہتا تھا وزیر مذکور کو رات کے
وقت قتل کر ڈالا اور قاتل کا پتہ بھی نہ لگا۔ اسی طرح ملک شاہ سلجوقی
۴۸۵ھ کو درمیان سنہ ۱۰۹۲ء ۴۸۵ھ کے کسی فدوی نے زہر دیکر مار دیا بعد ازان ۱۰۹۲ء
ملک شام میں مذہب حشاشین کا پھیل گیا قلعہ طرابلس کا
فتح ہوا سلطان سنجر سلجوقی نے یہ حال دیکھکر کہ یہ ضلع حشاشین
کو دیکر صلح کر لینا غنیمت جانا اس شخص یعنے حسن ابن صباح نے
۵۱۸ھ بہت مسلمانوں کو گمراہ کیا آخر ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۱۲۴ء ۵۱۸ھ میں ۳۵ ۱۱۲۴ء
برس حکومت کر کے فوت ہوا۔

کیا بزرگ امید

اس کے بعد حسب وصیت حسن ابن صباح کے کیا بزرگ امید شیخ
الجبل ہوا اور ابو علی اس کا وزیر قرار پایا کیا بزرگ کے وقت
میں فدوی لوگوں کی دہوم دہام بہت ہی تھی جا بجا خنجر اور

لوگون کو مارتے پہرتے تھے اور انہین لوگون کے جاسوس جا بجا
مقرر تھے اسکے زمانہ مین ابوہشام اولاد علی رضہ سے گیلان مین
ظاہر ہوا اور دعوے کیا کہ وہ امام برحق ہے اوسکی مطیع
ہزارہا آدمی ہوگئے بزرگ امید نے اوسکو لکھا بہیجا کہ اس خطرہ
ناک دعوے سے باز آ اوسنے جواب سخت دیا بلکہ بزرگ امید کو
اپنے نامہ مین گالیان اور ملامت لکھی اسلئے بزرگ امید نے لشکر
کشی اوسپر کی گیلان پر گیا مدعی امامت پکڑا گیا اور اوسکو
زندہ ہی مشکین باندہ کر آگ مین پہونک دیا اس عرصہ مین سلطان
محمود چچا اور جانشین سلطان سنجر کا قلعہ الموت پر چڑہ گیا
اور اوسکو فتح کر لیا پر حشاشین نے بہت جلد پہر وہ قلعہ
فتح کیا بعد وفات پانے سلطان محمود کے حشاشین تمام
صوبہ قزوین مین پہیل گئے آٹھ فدویون نے شاہ موصل پر
جبکہ وہ مسجد کو نماز پڑہنے جاتا تھا حملہ کیا سات آدمی اونمین سے
مارے گئے اور شاہ موصل بھی مقتول ہوا ایک اونمین سے

بچ گیا جو فدوی بچ گیا تہا اوسکی ماں نے یہہ غلط خبر پاکر کہ تیرا بیٹا بھی شہید ہوگیا ہے بڑی خوشی کی اور لباس تحفہ بدل کر عطریات ملکر اپنی خوشی گھر گھر ظاہر کرتی پھرتی تھی پر جبکہ اسکو یہہ خبر ملی کہ وہ تو بچ گیا ہے شہید نہین ہوا اُسکے ساتھی مارے گئے ہین اوسوقت اسنے اپنا موہنہ نوچ لیا سر کے بال اوکھیڑ ڈالے اور بہت روی پیٹی کہ میرے بیٹے کو وہ درجہ کیون نہ حاصل ہوا جو اوسکے رفقا کو ہوا اس پر قیاس کرنا چاہیئے کہ کیا محبت اُس گروہ کے دلون مین شیخ الجبل کی تھی کہ اوسکے واسطے مارا جانا ہما واجب اور ثواب سمجھتے تھے۔ اسکے وقت مین بہت امراء اور فقہاء اور مولوی اور عالم جو حشاشین کے مخالف تھے اسیطرح ہر روز قتل کیئے جاتے تھے یہہ بات کچھہ اونہین پر منحصر نہ تھی اکثر بادشاہون کے خادم خاص اور کوئی امیر ایسا نہ تہا جسکی مصاحب اور نوکر خاص اس فرقہ فدائی کو نہ تھے جب وہ لوگ اپنی شیخ کے خلاف عقیدہ اپنے آقا کو پاتے فوراً جہان موقع ملتا

آتا وہین قتل کرڈالے جاتے تھے۔ دسوان خلیفہ فاطمیہ خاندان کا
سنہ ۱۱۲۶ع فدویون کے ہاتھ سے درمیان سنہ ۱۱۲۶ع ۵۲۰ھ کے مقتول ہوا سنہ ۵۲۰ھ
آٹھ برس بعد اس واقعہ کے خلیفہ بغداد کا بھی شاہ راہ پر
چلتا ہوا مارا گیا اور اُسکے ناک اور کان فدویون نے کاٹ لئے
اور ننگی لاش راہ پر ڈالکر چلدیئے۔

محمد ابن بزرگ امید

بعد مرنے بزرگ امید کے اُسکا بیٹا محمد شیخ الجبل کی مسند پر
بیٹھا اس شیخ الجبل کے وقت مین مسترشد باللہ عباسی کو فدویون
سنہ ۱۱۳۴ع نے سازش کرکے درمیان سنہ ۱۱۳۴ع ۵۲۹ھ کے قتل کیا اسکا بیٹا الرا شد سنہ ۵۲۹ھ
فوج جمع کرکے اپنے باپ کے خون کا بدلا لینے کو لیا ہوا قلعہ
الموت پر چڑھائی کی اثناے راہ مین دوپہر کے وقت اپنے
خیمہ مین بسبب تابش آفتاب کے جاکر سویا چار فدویون نے خیمہ مین
سنہ ۱۱۳۶ع گھس کر سنہ ۱۱۳۶ع ۵۳۱ھ مین اوسکا کام تمام کر دیا اس قتل کی خوشی آٹھ سنہ ۵۳۱ھ
روز تک قلعہ الموت مین رہی رات اور دن ڈھول و جھانجین

بچا کین ۔

شیخ الجبل کے جاسوس ہر ایک شہر بلکہ ہر ایک گھر مین موجود رہتے تھے کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ اُسکا نام شیخ الجبل کے فہرست پر مقتولین مین لکھا گیا ہو اور پھر وہ بچ رہا ہو ان لوگون کی دلون پر بچپن سے اونکی تعلیم نے یہہ اثر پیدا کر دیا تھا کہ موت کو کھیل سمجھتے تھے اور دل مین یقین ہو گیا تھا کہ جس وقت مرینگے فوراً بہشت مین جا وینگے چنانچہ یہی ثواب کمانے کے واسطے بہت حشاشین دنیا پھیل گئے اور قتل کرنا اور لوٹنا اپنا شیوہ مقرر کر لیا یہہ بات نہ صرف دشمنون ہی کے واسطے تھی بلکہ بیگناہ مخلوق خدا کی بھی ماری جاتی تھی اور مقتولین کا اسباب روپیہ جو اونکے ہاتھ آتا تھا خزانہ عامرہ شیخ الجبل مین پہنچا دیتے تھے یا اپنے رشتہ دارون کو تقسیم کر دیتے تھے اور عام قول انکا یہہ تھا کہ ہم لوگون کو دنیا کی دولت کی خواہش نہین ہے بلکہ جو کچھ ہم کر رہے ہین امام مہدی علیہ السلام کے واسطے کرتے ہین مخالفین کو دنیا سے صاف

کرتے ہین امام موعود جلد تر آنے والا ہے اب دنیا مین صداقت اور آزادی قایم ہو گئی اگرچہ خفیہ اعتقاد اون لوگون کے کچھ ہی ہون ظاہر آوہ لوگ دعوے اسلام کا کرتے تھے محمد ابن کیا ہ نے بہت دنون سلطنت نہ کی تھی کہ حسن ابن محمد ابن کیا ہ اوسکے بیٹے کی طرف حشاشین کی نظر پلٹ گئی اور سبھی اوسکو مسند دیوانی چاہے اسلیے اوسکے باپ محمد نے مسند شیخ الجبل اپنے بیٹے کو دیدی اور خود دست بردار ہو گیا *

حسن ثانی ابن محمد بن کیاہ بزرگ امید

اس حسن ثانی کی نسب مین اختلاف ہے مخالف اس فرقہ کے اوسکو اولاد محمد ابن بزرگ امید کے جانتے ہین اور اسمعیلیہ فرقہ کے لوگ جو باشندہ رودبار اور قہستان کے ہین اونکا یہہ قول ہے کہ درمیان زمانہ حسن ابن صباح موجد حشاشین کے ایک شخص فقیہ موسوم ابوالحسن سعیدی ایک ... مستنصر باللہ علوی کے مصر سے اگر قلعہ الموت مین رہا اور ایک جوان جو اولاد

نزار ابن مستنصر باللہ سے لایق امامت کی تہا ہمراہ لایا اس امر پر سوا کے
حسن ابن صباح کے اور کوئی شخص واقف نہ تہا چنانچہ حسن ابن
صباح نے ابوالحسن کو بہت خاطر اور تعظیم سے رکھا اور بعد
تھوڑے عرصہ کے اسکو رخصت کر دیا اور اوس جوان امام
کو ایک گانو مین قریب قلعہ کے بسا دیا امام مذکور گوشہ نشین
ہو کر عبادت مین مصروف ہوا اوسی گانو کے ایک عورت سے
امام مذکور نے اپنا نکاح کر لیا جب وہ عورت امام مذکور سے
حاملہ ہو گئی امام نے اوس عورت کو محمد ابن کیاہ کے سپرد
کر دیا اور فرمایا کہ یہ راز کسی پر نہ کھلے مین اب جاتا ہون جب
اس عورت کے شکم سے لڑکا پیدا ہو تو اوس لڑکے کو تم اپنے
گھر مین ڈال لینا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اوس لڑکے کو لوگون
نے محمد کا بیٹا خیال کیا یہ وہ ہی حسن ثانی ہے اس
حسن ثانی کی فرقہ اسمعیلیہ مین اتنی تعظیم کی جاتی تھی کہ
اوسکا نام بھی زبان پر لینا باعث ہتک سمجھتے تھے اور یہ بڑی

بڑا ادبی جانتی تھے اسلئے بجاے نام کے علی ذکرہ السلام لکھتی تھی اور اُسکے نفس کو قیامت سے تعبیر کرتے تھے کیونکہ اونکے اعتقاد مین قیامت اوسوقت قایم ہوگی جب رسوم شرعیہ اُٹھ جاوین کی پس حسن ابن محمد نے سب رسوم شرعیہ اوٹھا دی تھین اور خلق اللہ بموجب انکے اعتقاد کے گویا خدا سے واصل کردیا تھا۔

۱۱۶۴ء مورخین نے لکھا ہے کہ حسن ابن محمد درمیان ۱۱۶۴ء ۵۵۹ھ کے مسند شیخ الشیوخ پر رونق افروز ہوا اوسی دن تمام امراد اور سردار کو نام جو اوسکی قلمرو مین بستے تھے حکم نافذ فرمایا کہ قلعہ الموت جسکا نام بلدہ الاقبال انکے زمانہ مین رکھا گیا تھا جمع ہون چنانچہ حسب الحکم شیخ الجبل کے سب خاص و عام جمع ہوے اور اوس قلعہ کے عیدگاہ مین ایک منبر روبقبلہ رکھا گیا اور چار علم ایک سرخ دوسرا سبز تیسرا زرد چوتھا سفید منبر کے چار طرف رکھے گئے اور اس روز سترہوین تاریخ ماہ رمضان

کی تھی حسن ثانی نے منبر پر چڑھ کر یہہ کہا کہ مین امام زمان ہون
مینے سب تکالیف شرعیہ جہان کے لوگون سے آج اٹھا دی ہین اور
سب احکام شرعیہ مینے نیست و نابود کردئے ہین یہہ زمانہ قیام قیامت کا ہے
لوگون کو چاہئے کہ باطن سے محبت خدا کی رکھین اور ظاہر مین جو چاہین
سو کرین اب شرع پر عمل کرنا کچھ ضرور نہین ہے بعد ازان منبر سے
اترکر روزہ افطار کر دیا سب لوگون نے اوسیوقت روزہ توڑ ڈالا
اور مانند عید کی خوشی سب کو ہو گئی اوس دن کا نام عید القیام
اونہون نے رکھا - اکثر مورخ لکہتے ہین کہ یہہ وہ ہی دن تہا جس
روز حضرت علی رضہ عبدالرحمن ابن ملجم کے ہاتھ سے شہید ہوئے
تھے اونکے اعتقاد مین وہ دن بڑی خوشی کا ہے کیونکہ اونکا یہہ
اعتقاد ہے کہ دنیا سے چھوٹ کر عقبی مین جانا باعث لذت ارواح کاملہ
کا ہے اور اوسنے یہہ بھی تعلیم کی کہ عالم قدیم ہے اور زمانہ نامتناہی
معاد روحانی ہے بہشت اور دوزخ معنوی ہین قیامت ہر ایک
شخص کے اوسکا مرنا ہے ❊

۱۱۶۴ء ایک اور موورخ نے یون لکھا ہے کہ ۱۱۶۴ء مین درمیان ۱۷ تاریخ ماہ رمضان کے حسن ثانی نے دربار عام کیا اور منبر پر چڑھ کر ایک نامہ نکال کر پڑھا اور بیان کیا کہ یہہ خط امام مہدی آخرالزمان نے جو مستور ہین مجھکو بھیجا ہے - اوسمین یہہ عبارت لکھی تھی جسکا یہہ ترجمہ ہے -

حسن ہمارا نائب ہمارا کارکن ہمارا وزیر ہے جو لوگ ہمارے مذہب کے پیرو ہین اوسکی اطاعت ہر ایک امر مین کرین خواہ وہ بات روحانی ہو خواہ جسمانی اوسکے حکم کو ایسا سمجھین کہ گویا آسمان سے وحی آئی ہے جس بات کے نہ کرنے کو کہے کبھی نہ کرین اور جس کام کے کرنے کو کہے فوراً اوسکی تعمیل کرین اوسکی امر و نہی کو یہہ سمجھین کہ گویا ہم بذات خود امر و نہی کر رہے ہین - یہہ خط پڑھ کر حسن نے کہا کہ فضل اور رحم کے دروازے اون لوگون کے واسطے کہولے گئے ہین جو میری اقتدا کرین گے اور میرے حکم کو مانین گے اسواسطے آج سے تکالیف شرعیہ تم لوگون پر

سے اُٹھائی گئی ہین یہہ کہکر اوسی دن روزہ افطار کر دیا
تمام متبعین نے بھی روزہ توڑ ڈالا اور خوشی کی آواز بڑی بلند ہوئی
اور فسق و فجور ہونے لگا مورخ لکھتے ہین کہ اُسکے شاگردون نے
اُسی دن سے نماز روزہ سب چھوڑ دیا اور امور شرعیہ سے بالکل
آزاد ہو گئے ایسے زبون اور بیوقوفی کے حکمون کے سبب وہ
صرف چہار ہی سال حکومت کرنے پایا پھر اپنے سالے کے ہاتھ
سنہ ۱۱۶۸ء سے سنہ ۵۶۲ھ ۱۱۶۸ء مین مارا گیا ٭ سنہ ۵۶۲ھ

محمد ثانی ابن حسن

اوسکے بعد اپنے باپ کی جگہ محمد ثانی نے حسب وصیت اپنے والد
کی مسند نشین ہوا اوسنے اپنے باپ کے خون کا انتقام لینا چاہا اور
تمام اپنے کنبہ کے آدمی خواہ مرد خواہ عورت سبکو مروا ڈالا اور
بہت خونریزی کی اور قواعد اسمعیلیہ اپنے باپ کے موافق جاری
رکھے۔ اسی عرصہ مین شاخ اسمعیلیان ایران کی شاخ شامی سے جدا
ہو گئی اور جسقدر ایران مین لوگون کی ترقی ہوتی تھی اوسیقدر

مغرب ایشیا میں تنزل ہونا شروع ہو گیا جلال الدین ابن محمد
ثانی نے اپنے باپ کو عیاشی وری طاقت پاکر زہر دیکر درمیان
سنہ ۱۲۱۰ع / سنہ ۱۲۱۰ع ۶۰۷ھ کے مار ڈالا / سنہ ۵۹۹ھ

جلال الدین ابن محمد ثانی

اپنے باپ کی جگہ مسند شیخ الشیوخ پر جلوہ گر ہوا پر یہہ شخص اس فرقہ
کی امامت کرنے کے قابل نہ تہا اسلیے سب مرید اوس سے پھر گئے اور
بھی مذہب اسمعیلیے ترک کر دیا اور صرف حکومت اپنے پاس رکھی پر
اتنی ہوشیاری اوسنے کی تہی کہ خلیفہ بغداد سے صلح کر لی تھی اور
اپنے رشتہ دارون کو کعبہ اللہ کے حج کرنے کے واسطے روانہ کر دیا
تہا اور بنام نو مسلم اس فرقہ کے لوگون نے اوسکو مشہور کر دیا
سنہ ۱۲۱۱ع / تہا ماہ رمضان سنہ ۱۲۲۱ع ۶۰۸ھ مین اسہال کی بیماری سے فوت ہوا + / سنہ ۶۰۸ھ

علاء الدین ابن محمد ابن جلال الدین

بعد اوسکی وفات کے علاء الدین ابن محمد ابن جلال الدین نے اون
لوگون کو قتل کیا جنہون نے جلال الدین کے کہنے سے اسکے دادا کو

ڈھب کھلایا تھا اور جو لوگ شیخ الجبل سے پھر گئے تھے اور جلال الدین کے موافق ہو گئے تھے اونکو بھی قتل کروا دیا اور باپ سے انکار کر کے اپنے آبا و اجداد کا قدیم شیوہ اختیار کیا اور شیخ الجبل کا مسند نشین ہوا جبتک زندہ رہا بہت سے فتور مذہب اسلام مین قایم کیے اسی وقت مین محمد ناصر محتشم حاکم قہستان کے نام پر اخلاق ناصری تصنیف ہوئی اور خواجہ نصیر کو قلعہ الموت مین سے گئے درمیان ۶۵۳ھ کے ماہ شوال کی چوتھی تاریخ ایک شخص مسمی حسن مازندرانی نے جو مذہب اسمعیلے مین تھا علاء الدین کو قتل کیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا رکن الدین شیخ الجبل ہوا ۔ ۱۲۵۳ء

رکن الدین ابن علاء الدین

بعد مقتول ہونے اپنے باپ کے رکن الدین بجای اوسکی مسند شیخ الجبل پر رونق افروز ہوا اوسنے مسند پر بیٹھتے ہی حسن مازندرانی کو معہ اوسکی اولاد کے سبکو قتل کر کے مقتول کیا

کی لاشین جلوا دین اوسوقت خلیفہ بغداد نے تاتاریون سے مدد مانگی
منگو قاآن کو لکھا کہ اس فرقۂ گمراہ اور مہلک کو دنیا پر محو کرنا مناسب
ہے اُسنے اپنے بھائی ہلاکو خان کو بھیجا اوسنے قلعہ الموت فتح کیا
اور رکن الدین شیخ الجبل کو گرفتار کرکے اُسکی خواہش کے موافق
منگو قاآن کی خدمت مین روانہ کر دیا اثناء راہ مین کسینے اوسکو
قتل کر ڈالا اوسنے صرف ایکہی سال سلطنت کی تھی یہہ واقعہ درمیان
سنہ ۱۲۵۴ع ۶۵۲ھ کے وقوع مین آیا ؛ سنہ ۱۲۵۴ع سنہ ۶۵۲ھ

پھر تاتاریون نے قلعہ گردکوہ تین برس کے محاصرہ کے بعد فتح
کیا اور سب مقامات حشاشین کے مفتوح ہوے اور اس فرقہ
بے تمیز وگمراہ لوگون کو یکقلم قتل کر ڈالا یہہ واقعہ سنہ ۱۲۵۶ع ۶۵۵ھ مین ہوا سنہ ۱۲۵۶ع سنہ ۶۵۵ھ
ملک شام کی طرف جو اس فرقہ کے لوگ پھیل گئے تھے اونکی
صفائی صلاح الدین یوسف بن ایوب نے کی

شروع مین اس فرقہ کے دشمن فاطمیہ کا بیان اوپر گذر چکا
باقی خلفاء فاطمیہ جو اسمعیلیہ فرقہ کے تھے ذکر کیا جاتا ہے

٦ المستعلی باللہ ابوالقاسم احمد ابن المستنصر

سنہ ۴۸۷ھ مستعلی احمد اپنے باپ کی جگہ سنہ ۴۸۷ھ مین ۱۰ تاریخ ماہ ذوالحجہ سنہ ۱۰۹۴ع
کو حاکم مصر کا ہوا اوسنے اپنا ملک بہ نسبت اپنے باپ کی زیادہ بڑھایا
سنہ ۴۹۵ھ سات برس دو مہینے سلطنت کرکے سنہ ۴۹۵ھ مین راہی ملک بقا ہوا سنہ ۱۱۰۱ع
وہ درمیان زمانہ ایام خلافت المستنصر باللہ عباسی کے فوت
ہوا تھا +

٧ الآمر باحکام اللہ ابو علی المنصور

ولد المستعلی

الآمر بعد مرنے اپنے باپ کے حاکم فاطمی کا ہوا اس حاکم فاطمیہ
نے اپنے اعداد کو خوب شکست پر شکست دی اور ہمیشہ مظفر
و منصور رہا اور بڑے عیش و عشرت مین بسر کی اور برخلاف
اپنے اباؤ اجداد کے اوسنے سفر بھی کیا ۲۹ برس اوسنے
سنہ ۵۲۴ھ حکومت کی درمیان سنہ ۵۲۴ھ کے جبکہ وہ نماز پڑھنے کو جاتا تھا سنہ ۱۱۳۰ع

فدویوں نے اوسکو قتل کر ڈالا یہہ خلیفہ ۵ برس پیشتر مسترشد
باللہ عباسی کے مقتول ہونے سے مارا گیا تھا *

۸ الحافظ لدین اللہ عبدالمجید محمد

بن المستنصر چچازاد بھائی امر باحکام اللہ کا

عبدالمجید چچازاد بھائی امر باحکام اللہ کا جوان عمر تہا جبکہ
وہ بادشاہ مصر کا ہوا اوسے تمام ملک و اور شہر ہی
خوش تھی اور اوسکی اطاعت مین بہت راسخ القدم رہی یہہ بادشاہ
اپنے زمانہ مین بڑا انیک نام رہا بیس برس کی عمر مین درمیان
۱۱۴۹ء ۵۴۴ھ کے اوسنے انتقال کیا اوسکا زمانہ مسترشد باللہ ۵۴۴ھ
عباسی کے آخر ایام خلافت مین تھا *

الظافر باعداء اللہ اسمعیل بن الحافظ

ظافر اسمعیل بعد وفات اپنے والد کے مسند سلطنت ملک
مصر پر متمکن ہوا اوسنے اپنا وزیر ابن السلار مقرر کیا تھا
جسنے بسبب اپنے فطانت اور تیزی عقل کی بادشاہ کو ایسا مغلوب

کر دیا تہا کہ جو وہ چاہتا تھا وہی ہوتا تھا اسلئے سب امرا اور رعیان

سلطنت اوس بادشاہ سے ناراض ہوگئی اور سبنے سازش اوسکے قتل

۵۴۹ھ کرنے پر کی چنانچہ ۵ برس سلطنت کرنیکے بعد درمیان ۵۴۹ھ (۱۱۵۴) کے ۱۱۵۴ء

اوسکو مار ڈالا یہہ واقعہ ایام خلافت المستنجد باللہ العباسی کے

گذرا ✦

۱۰ الفائز بنصر اللہ عیسے ولد الظافر

بعد مقتول ہونے ظافر کے اوسکا بیٹا الفائز عیسے تخت مصر

پر بیٹھا اوسنے خطاب بادشاہ کا حاصل کیا اوسکا وزیر صالح بن

رزیک تھا جسنے مشہد حسینی کی تعمیر مصر مین کی سوا اسکے اور مقامات

اور خانقاہ اوسنے تعمیر کین چھہ برس ۵ دن بڑے عیش و عشرت

۵۵۵ھ مین اوسنے بادشاہت کی ۱۷ ماہ رجب ۵۵۵ھ (۱۱۶۰) مین درمیان ایام ۱۱۶۰ء

خلافت المستنجد باللہ عباسی کے فوت ہوا ✦

العاضد لدین اللہ بن یوسف بن الحافظ

عاضد عبد اللہ اوسکے بعد بادشاہ مصر کا ہوا اوسکا وزیر ناصر ابن ایوب تہا اسنے بادشاہی سات یا پانچ برس تک بادشاہت کی اوسکے مرنے کے بعد یہہ خاندان فاطمیہ ختم ہوگیا خداتعالی نے اپنے بندوں پر نظر رحمت کی فرماکر اونکو ظلموں اور بدعتوں سے نجات بخشی اور مجالس اسمعیلیہ بے چراغ ہوگئین اور حامی دین اسلام کا ایک اور ہی خاندان خداتعالے نے قایم کیا وہ خاندان ایوبیہ تہا جنہین صلاح الدین یوسف بن ایوب نے اسمعیلیون کی خوب طرح پر خبر لی اور ڈہونڈہا ڈہونڈہکر طعمہ تیغ بیدریغ کی اب اوس خاندان کا بیان شروع ہوتا ہے ✦

خاندان ایوبیہ کُردیہ

ملک الناصر صلاح الدین یوسف

ابن ایوب

صلاح الدین یوسف ابن ایوب کردستانی نے ملک مصر پر اپنا
قبضہ کرکے پہلے تو اوس ملک کو دشمنون اور باغیون سے صاف
کیا پھر شام پر چڑھائی کی چنانچہ ملک شام اور بیت المقدس
اور سوا اونکے اور سب شہر اوس نواح کے فتح کئے مسلمانون پر
بہت بڑا احسان کیا اور اونسے بہت بھلائی اور سلوک سے پیش آیا
یہہ بادشاہ نیک خلق جمیل المناقب مع علم تھا اوسکا یہہ ارادہ تہا
کہ عیسائی لوگ ان شہرون مین نہ بسنے پاوین اور انکی بیخ و بنیاد
ملک شام سے اکھیڑ دی جاوے اوسکے وقت مین عمارات نفیسہ
بہت تعمیر ہوئین مورخین کا قول ہے کہ بعد صحابہ کے ملک مصر
کا کوئی بادشاہ ایسا دیندار اور منصف جیسا کہ صلاح الدین تہا کوئی

نہین ہوا ہے اس بادشاہ کی مجلس مین ہزل اور مسخرہ پن کبھی نہین
ہوا ہر وقت اہل علم اور فضل اوسکی محفل مین رہتے تھے بہاءالدین
قرقوش پر امور سلطنت مین اوسکو بہت اعتماد تھا اور واقع
مین اوسکی انتظام امور مملکت اور سلطنت مین جیسا بندوبست شائستہ
ہونا چاہیے تھا وہ بہاءالدین نے کیا یہی صلاح الدین بادشاہ متنبی
کا ممدوح ہے ۲۳ برس اوسنے بڑی دہوم دہام سے سلطنت
سنہ ۱۱۹۳ع کی ۲۷ تاریخ ماہ صفر سنہ ۵۸۹ھ مطابق ۱۱۹۳ع کو اوسنے انتقال کیا اوسکا زمانہ آخر سنہ ۵۸۹ھ
ایام خلافت مستضی باللہ مین تھا اور ناصرالدین اللہ ولد مستضی باللہ
کے ایام خلافت کا شروع تہا ٭

ملک العزیز عثمان بن صلاح الدین

اسکے بعد ملک عزیز عثمان بیٹا صلاح الدین کا بادشاہ مصر کا ہوا
اوسنے اپنے باپ کے طور پر عدل اور احسان رعایا پر کیا اسکو چہہ
سنہ ۱۱۹۸ع برس سے زیادہ سلطنت کا کرنا نصیب نہ ہوا ماہ محرم سنہ ۵۹۵ھ مطابق ۱۱۹۸ع سنہ ۵۹۵ھ
مین درمیان خلافت الناصرلدین اللہ العباسی کے اسنے وفات

پانچی

الملک المنصور محمد بن عثمان

یہہ بادشاہ بوقت وفات اپنی والد العزیز عثمان کے صغیر السن تہا اگرچہ
اوسکو تخت مصر کا ملا پر صرف ایک برس چند مہینے بادشاہ رہا بعد اون
سنہ ۱۲۰۰ع درمیان سنہ ۵۹۶ ہجری کے تخت سے اوتارا گیا یہہ حال درمیان خلافت سنہ ۵۹۶ھ
الناصر لدین اللہ العباسی کے گذرا

الملک العادل سیف الدین ابوبکر بن ایوب

سنہ ۱۲۰۰ع یہہ بادشاہ صلاح الدین یوسف کا بھائی تہا سنہ ۵۹۶ ہجری میں وہ سنہ ۵۹۶ھ
مصر کا بادشاہ ہوا ملک شام پر قبضہ کیا قسطاط کو فتح کیا اپنی حکومت کی اور
دنیا ملک بہت بڑہایا اور امور سلطنت میں بہت محتاط تہا یہہ
بادشاہ مزاج کا حلیم اور صابر تہا اپنے ارادہ اور عزم میں ثابت
استوار گذرا ہے اوسکی ایام سلطنت میں درمیان ملک مصر کے
ایسا قحط پڑا کہ ہزارہا آدمی مر گئے گیہوں روٹی کا دیکہنا لوگوں کو نصیب
نہوتا تہا ہزار دینار کو ایک روٹی بکتے تہے اس بادشاہ نے

دس برس نو مہینے سلطنت کی سن اپنی اوسکے مرنے سے کے بعد

سنہ ۶۱۵ھ اوسکی تیہے ماہ جمادی الآخر سنہ ۶۱۵ھ ۱۲۱۸ع مین درمیان خلافت الناصر سنہ ۱۲۱۸ع

لدین اللہ العباسی کے وہ فوت ہوا

الملک الکامل محمد ابن العادل

بعد وفات ابوبکر العادل کے اوسکا بیٹا محمد بادشاہ ہوا یہ بڑا جلیل القدر

اور مہیب بادشاہ تہا عقل اور اوسکے تدابیر سلطنت مین نہایت صائب تہے

علماء سے بہت قدر کرتا تہا اونکو بڑے بڑے عہدے دیتا تہا

حدیث نبوی کی سننے کا کمال شوق اوسکو تہا اسی بادشاہ نے امام شافعی

کا مقبرہ تعمیر کیا اور بہت پختہ اور مضبوط اور پر قبہ بنایا وہ کسی پر ہرگز

با اعتماد نکرتا تہا اپنے آپ سب کچھ کرتا تھا بیس برس تک اوسنے

سنہ ۶۳۵ھ مصر کے بادشاہت کے ماہ رجب سنہ ۶۳۵ھ ۱۲۳۸ع مین اوسنے وفات سنہ ۱۲۳۸ع

پائی اوسکا زمانہ آخر ایام خلافت الناصر لدین اور تمام ایام خلافت

الظاہر بامر اللہ اور اکثر ایام خلافت المستنصر باللہ العباسی کو شامل ہے

الملک العادل ابوبکر ابن الکامل

بعد وفات اپنے باپ کے ملک عادل ابوبکر بادشاہ ہوا اور سنے
قریب دو برس کے سلطنت کے درمیان سنہ ۱۲۴۰ء ۶۳۷ھ وہ تخت سے سنہ ۶۳۷ھ سنہ ۱۲۱۴ء
اوتارا گیا بعد ازاں مرگیا اوسوقت المستنصر باللہ العباسی
کے خلافت کا تھوڑا ہی زمانہ گذرا تھا

الملک الصالح ایوب نجم الدین

ملک صالح جو بھائی ملک عادل کا تھا بعد وفات اپنے
بھائی کے بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ پارسا اور عالی
ہمت لطیف مزاج گذرا ہے اوسنے اوقاف کے
تعمیر کی اور رعایا کا انصاف خوب کیا نو برس نو ماہ
سلطنت کرکے المنصورہ مین درمیان جنگ فرنگ
کے ۵ شعبان سنہ ۱۲۵۰ء ۶۴۷ھ مین فوت ہوا اوسکا جنازہ سنہ ۱۲۵۰ء
منصورہ سے قاہرہ مین لائے دو مدرسون کے درمیان
جو ایک قبہ اوسکے قبر کے واسطے اوسکے عین
حیات مین طیار کیا گیا تھا دفن کیا گیا اوسکا زمانہ انصرام

خلافت مستنصر باللہ اور اوائل خلافت مستعصم باللہ کو شامل ہے

ملک المعظم توران شاہ ابن الصالح

یہ بادشاہ صرف دو مہینے تخت مصر پر سلطان رہا بعد ازاں

معزول کیا گیا پھر مقتول ہوا یہ واقعہ سنہ [illegible] ھ میں ہوا سنہ ۱۲۵۰ع

خلافت مستعصم باللہ عباسی کے وقت میں آیا

ملکہ شجرۃ الدر کنیز صالح

شجرۃ الدر ام خلیل جسکے نام سکہ و خطبہ مصر میں جاری ہوا کنیز

ملک صالح کی تھی اور بڑی لیاقت والی تھی اسنے بہت اچھا انتظام

[illegible] ملک مصر کا کیا [illegible]

[illegible] خود [illegible] قوانین سیاست

ملکی اور [illegible] سنہ ۱۲۵۰ع

[illegible] ایام خلافت مستعصم [illegible] سلطنت کی تھی

ملک الاشرف موسیٰ بن یوسف

مصر مین سوا نام بادشاہت کے اور کچھہ اوسکو نصیب نہوا یہہ آخر
بادشاہ اس خاندان ایوبیہ کا تہا جب امراء نے دیکھا کہ وہ بالکل لیاقت
سنہ ۶۵۱ھ بادشاہت کی نہین رکہتا درمیان سنہ ۱۲۹۲ء / ۶۵۲ھ کے پانچ برس سلطنت کا سنہ ۱۲۹۲ء
مزہ اوٹہانے کے بعد اوسکو تخت سے اوتار دیا خاندان شاہان کردیہ
کا خاتمہ اسپر ہوگیا اوسکے بعد سلطنت غلامان دولت کردیہ کی چمکی

خاندان ملوک ترکیہ

جو غلام دولت کردیہ کے گذرے ہین

ملک المعز عز الدین ایبک ترکمانی صالحی

اس خاندان کا اول بادشاہ معز بن ایبک ہے اوسنے سلطنت کو خوب
آراستہ دی اور ملک کا بہت اچھا انتظام کیا جس جا سے اغماض
کرنا چاہے اوس جگہہ تسامح کیا جس مقام پر سختی درکار تھی وہان سخت
سیاست کی اور سب کی نظرون مین عزیز اور جلیل رہا دو برس
سنہ ۶۵۵ھ کے بعد درمیان ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۵۵ء / ۶۵۵ھ کو مقتول ہوا یہہ اقدم سنہ ۱۲۵۷م

اواخر ایام خلافت مستعصم باللہ مین گذرا +

ملک المنصور علی بن المعز

المنصور علی بعد اپنے باپ کے سلطنت کا وارث ہوا اوسکی بہت عزت اور قدر اراکین سلطنت نے کی سب رعایا اوسکے احکام کی تعمیل دل سے کرتی تھی دو برس کے بعد اوسنے خود ہی سلطنت سے انکار کر دیا ۶۵۷ھ

۱۲۵۹ء مطابق ۱۲۵۹ء مین وہ گوشہ نشین ہوگیا اون ایام مین المستنصر باللہ العباسی مصر کا خلیفہ تھا + ۶۵۷ھ

ملک مظفر قطز معزی

مظفر قطز اوسکے بعد تخت مصر پر بیٹھا اوسکے اقبال نے بڑی یاوری کی اور اوسکے مطالب اور مقاصد حسب خواہش پورے ہوئے اوسکے وقت مین تاتاریون نے بلاد شام پر چڑھائی کی اور قریب تھا کہ دیار مصر پر بھی حملہ آور ہون مگر ملک مظفر قطز نے خود ہی اون پر حملہ کیا اور ملک شام مین شکست فاحش اونکو دی یہہ واقعہ اوسکے ایام سلطنت مین بڑے معرکون مین شمار کیا جاتا ہے چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے

غَلَبَ التَّتارُ عَلَى البِلادِ فَجاءَهُم
مِنْ مِصْرَ تُرْكِيٌّ يَجُودُ بِنَفْسِهِ
بِالشّامِ أَهْلَكَهُمْ وَبَدَّدَ شَمْلَهُمْ
وَلِكُلِّ شَيْءٍ آفَةٌ مِنْ جِنْسِهِ

پہر اوسکے طالع نے اوسکی مدد نہ کی ایک سال کے بعد وہ مارا گیا اسکا مقتول ہونا اس طرح پر ہوا کہ ظاہر بیبرس اوسکی جگہ بادشاہ ہونا چاہتا تہا اسلئے اوسنے سازش کر کے ۱۵ تاریخ ماہ ذو القعدہ سنہ ۶۵۸ھ مین فریب دیکر اوسکو قتل کروا ڈالا اون دنون مین مصر کا خلیفہ المستنصر باللہ تہا۔ سنہ ۱۲۶۰ء

ملک الظاہر رکن الدنیا والدین
بیبرس العلائی البندقداری

اوسکے بعد ظاہر بیبرس بادشاہ ہوا اسکی بہت تعریف مورخون نے لکہی ہے کیونکہ اوسنے بہت فتحین کین اور عجیب وغریب انتظام

سلطنت سے کے اوسکی ظہور مین آئے اور وہ خود بھی شجاع اور مہیب نیک
سیرت بادشاہ تہا جو بات ملک گیری کی سوچتا تہا اوسکی رای کبھی خطا نکرتی
۱۲۷۷ء ستر ہ برس تک اوسنے بادشاہت کی ۲۷ محرم ۶۷۶ھ کو درمیان دمشق ۶۷۶ھ
کے فوت ہوا اوسکی زمانہ مین خلافت المستنصر باللہ عباسیہ کی تہی +

ملک السعید محمد ناصر الدین برکۃ اللہ ولد الظاہر

اوسکے بعد اوسکا بیٹا سعید برکت تخت نشین ہوا وہ بالکل اپنے باپ
کے طور پر رہا اور مذہب اور انتظام ملک مین اوسنے پوری اقتدا اپنی
باپ کے کئے مگر ابھی پورا سال نہوا تہا کہ لوگون نے اوسکی سلطنت منظور
۱۲۷۹ء نکی ۲۷ ربیع الاخر ۶۷۸ھ مین وہ تخت سے اتار اگیا یہہ واقعہ خلیفہ ۶۷۸ھ
مصری الحاکم بامر اللہ العباسیہ کی خلافت مین ہوا +

ملک العادل بدر الدین سلامش

بعد اوسکے بہائی برکت اللہ کے ملک العادل بدر الدین تخت نشین ہوا
۱۲۷۹ء چار مہینے کے بعد ابھی ۰ ۲ رجب ۶۷۸ھ مین تخت سے اتار اگیا + ۶۷۸ھ

ملک المنصور ابو المعالی قلاؤن الصالحی النجمی الالفی

منصور قلاؤن بعد ملک العادل بدرالدین کے بادشاہ ہوا
اوسنے حتی المقدور رعایا کے ساتھہ بہت بھلائی کی اوسکی وقت
مین بڑی بڑی فتحین ظہور مین آئین اگرچہ اوسکی صورت مہیب تھی
پر دل مین بہت حلیم تھا لیکن لڑائی مین بڑا شجاع اور بہادر تھا اوسنے
سنہ ۶۸۹ھ گیارہ برس سلطنت کی ۶ تاریخ ماہ ذی القعدہ کو درمیان سنہ ۶۸۹ھ ۱۲۹۰ع
کی الحاکم بامر اللہ کے خلافت مین فوت ہوا

ملک الاشرف صلاح الدین خلیل

اوسکے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا اشرف خلیل اپنے باپ کی جگہ بادشاہ
ہوا ملوک ترکیہ سے کوئی بادشاہ اوسکے برابر شجاعت اور بہادری مین نہ تھا
پر افسوس ہے کہ باوجود اسکی کہ وہ نیک سیرت اور خوب صورت
تھا یا کامحسن بھی تھا بعد تین برس کے اوسکی قتل پر سازش
سنہ ۶۹۳ھ ہوئی ۲۳ تاریخ ماہ محرم سنہ ۶۹۳ھ ۱۲۹۴ع درمیان ایام خلافت الحاکم مذکور

مارا گیا

ملک الناصر محمد بن قلاؤن

بعد وفات اپنے بہائی کے ملک الناصر بادشاہ ہوا اوسنے بہت اچھی
طرح عدل اور انصاف رعایا کا کیا پہر اوسنے سالمین سلطنت چہوڑ کر
بیٹھ رہا بعد ازان سنہ ۶۹۸ھ مین پہر اوسکو لوگون نے بادشاہ بنایا سنہ ۱۲۹۹ء
دس برس سلطنت کرکے درمیان سنہ ۷۰۸ھ کی ملک کرک کیطرف چلا گیا سنہ ۱۳۰۹ء
بعد ازان پہر معاودت مصر کو کے اور بادشاہت اوسکی ہاتھ آئی
پہر اس ملک کی بادشاہت ۳۲ برس تک اوسنے کی ۱۱ تاریخ
ماہ ذوالحجہ کو سنہ ۷۴۱ھ مین اوسنے انتقال کیا اوسکا زمانہ آخر ایام
خلافت الحاکم بامر اللہ اور جمیع ایام خلافت المستکفی باللہ کو شامل ہے
ایسے ملک ناصرنے اس خلیفہ کو قوص کی جانب جلاوطن کرکے
نکالدیا تھا کسی شاعرنے کیا نفیس شعر اوسکی مرثیہ مین لکہی ہین وہ یہہ ہین

قُلْتُ لِبَدْرِ الأُفُقِ لَمَّا بَدَا ... وَوَجْهُهُ مُنْكَسِفٌ بَاسِرُ
مَا لَكَ لَا تَسْفِرُ عَنْ بَهْجَةٍ ... فَقَالَ مَاتَ المَلِكُ النَّاصِرُ

اوسنے ۴۴ برس ۲۵ یوم مصر کی سلطنت کی

ملک العادل کتبغا

المنصوری

بعض مورخون نے اوسکو بھی بادشاہون کی سلسلے مین شمار کیا ہے ہرچند کہ

اوسنے سلطنت صرف دو ہی برس سے کی ہی اور وہ اوسوقت بادشاہ

سنہ ۶۹۳ھ ہوا تھا جب ملک الناصر کی سلطنت سے درمیان سنہ ۱۲۹۴ع (۶۹۳ھ) کی خلع کیا تہا سنہ ۱۲۹۴ع

سنہ ۶۹۶ھ بعد دو برس سے کے ماہ محرم سنہ ۱۲۹۶ع (۶۹۶ھ) مین اوسنی خود ہی بادشاہت چھوڑ دیکے سنہ ۱۲۹۶ع

ملک المنصور حسام الدین لاجین المنصوری

بعد عادل کتبغا کی ملک منصور لاجین بادشاہ ہوا دو برس چند ماہ

سنہ ۶۹۸ھ اوسنے سلطنت کی ۱۱ تاریخ ماہ ربیع الاخر سنہ ۱۲۹۹ع (۶۹۸ھ) مین قتل کیا گیا سنہ ۱۲۹۹ع

ملک المظفر رکن الدین بیبرس الجاشنکیر المنصوری

بعد ازان مظفر بیبرس بادشاہ ہوا ایک سال اوسنے سلطنت کی پھر معزول

کیا گیا بعد ازان درمیان سنہ ۱۳[illegible]ع مین قتل کیا گیا — بعہد تینون

بادشاہ ملک الناصر کے وقت اوسکی جگہ پر بادشاہ ہو گذرے ہین

ملک المنصور ابوبکر ولد الناصر

منصور ابوبکر بعد وفات اپنے والد کے بادشاہ ہوا اور دو مہینے کی
بعد اوسکو قوص کے طرف جلاوطن لوگون نے کر دیا اور اسی جگہ
اوسنے وفات پائے اور اوسنے خلع سلطنت کی درمیان
خلافت واثق بامر اللہ کے سنہ ۷۴۲ھ مین کیا تھا

ملک الاشرف کجک ولد الناصر محمد

بعد اپنے بھائی کے منصور کے اشرف کجک بادشاہ ہوا اوسنی
صرف آٹھ مہینے سلطنت کی بسبب سازش مخالفین
کے قوص کے جانب نکالا گیا اور اسی جگہ سنہ ۷۴۲ھ
مین اوسنے وفات پائی

ملک الناصر احمد ولد الناصر محمد

ناصر احمد ملک کرک سے آکر بجائے اپنی بھائی کے
بادشاہ ہوا پھر بسبب اوسکی ظلم اور جور کی رعایا پھر گئی سنہ ۷۴۳ھ مین وہ مقتول

ہوا وہ درمیان زمانہ خلافت الحاکم بامر اللہ بن المستکفی کے تھا

ملک الصالح اسمعیل ابن

الغدبن الناصر محمد

اسکے بعد صالح اسمعیل بادشاہ ہوا اسنے تین برس دو مہینے سلطنت کی

سنہ ۷۴۳ھ — مر بعد ازاں ۴ تاریخ ماہ ربیع الاخر سنہ ۷۴۳ھ میں درمیان خلافت

الحاکم بامر اللہ کے فوت ہوا اسکے مرثیہ میں صلاح صفدی لکھتا ہے

بیت

مضی الصالح المرجو للناس والندا

ومن لم یزل یلقی المنی بالمنائح

فیا ملک مصر کیف حالک بعده

اذا نحن اثنینا علیک بصالح

ملک الکامل شعبان ولد الناصر محمد

اسکے بعد کامل شعبان بادشاہ ہوا وہ ماہ ربیع الاخر میں تخت پر

بیٹھا تھا سیوطی ابن بنانہ مصری اسکے جلوس کی بابت یوں کہتا ہے

جبین سلطاننا المرجّی　　مبارک الطالع البدیع
یا بهجة الدهر ادنتبدی　　هلال شعبان فی ربیع

جب اُسکی اخلاق مین فرق آگیا تب اراکین سلطنت نے اُسکو تخت سے
اُتار کر جلا وطن کر دیا اُسنے صرف ایکسال ایک ماہ اور ۱۵ روز بادشاہت
۱۳۴۶ء کی درمیان ۷۴۷ھ مطابق ۱۳۴۶ء کے فوت ہوا اُسوقت خلفاء عباسیہ سے ۷۴۷ھ
الحاکم بامر اللہ مصر مین خلیفہ تھا *

ملک المظفر حاجی ولد الناصر محمد

المظفر حاجی بعد اپنے بھائی کے بادشاہ ہوا جب وہ تخت پر بیٹھا اُسوقت
اچھا تھا پھر بڑا مغرور اور ظالم ہو گیا رعایا کے ساتھ بہت بدسلوکی سے
پیش آیا اور انتظام ملک مین بہت بڑی خرابی برپا ہو گئی تھی علما اور
فضلا کی عہدون پر رذیل اور اوباش بدچلن آدمی مقرر کر دیے
اسلیے بعد ایک برس آٹھ مہینے سلطنت کی بکری کی مانند ذبح
۱۳۴۷ء کیا گیا یہہ واقعہ ۱۲ رمضان ۷۴۸ھ مطابق ۱۳۴۷ء مین ہوا اُسکا زمانہ مین خلیفہ وقت ۷۴۸ھ
الحاکم عباسی کے تہا *

ملک الناصر حسن ولد الناصر محمد

ناصر حسن بعد اپنے بھائی کے بادشاہ ہوا تین برس سلطنت کرکے
تخت سے اوتار اگیا پھر بعد ایک مدت کے بادشاہ ہوا اُسی نے جامع مسجد
درمیان رحبیلہ کے تعمیر کی ہے اور بہت روپیہ اُسپر صرف کیا
سنہ ۱۳۶۱ء اُسنے دس برس چار مہینے بادشاہت کی ماہ جمادی الاولی سنہ ۷۶۲ھ ہجری سنہ ۷۶۲ھ
درمیان اواخر ایام خلافت معتضد باللہ ابن المستکفی عباسی کے قتل کیا گیا

ملک الصالح صالح ولد الناصر محمد

بعد ناصر حسن کے جو اسکا بھائی تھا ملک الصالح بادشاہ ہوا اسکے نام
ہی مین صلاحیت پائی گئی واقع مین وہ غیر صالح تھا اُسکے وقت مین
وزرا کو اختیار تھا جو چاہتے تھے سو کرتے تھے بادشاہ برای نام تھا
جن لوگون نے اُسکو تخت پر بٹھلایا تھا اُنھون ہی نے اُسکو تخت
سنہ ۱۳۶۳ء سے اُتار دیا یہہ حال درمیان سنہ ۷۶۵ھ ایام خلافت المعتضد سنہ ۷۶۵ھ
مین گذرا۔

ملک المنصور محمد ابن حاجی ولد الناصر محمد

منصور محمد اُسکے بعد بادشاہ ہوا اُسنے دو برس تین مہینے سلطنت کی اُسکو مولی یلبغا نے تخت سے اُتار کر قلعۃ الجبل مین محبوس کیا یہان تک کہ اُسی جگہ درمیان ۱۳۹۱ع ۷۹۳ھ کے فوت ہوا ✦ ۱۳۹۱ع

سنہ

ملک الاشرف شعبان ابن حسین ابن الناصر محمد

اشرف شعبان بہت بڑا سخی اور کریم بادشاہ ہوا ہے اُسکی شجاعت اور شہامت ضرب المثل ہے وہ علماء کی مجلس بہت پسند کرتا تھا اور حدود شرعیہ سے کبھی اُسنے تجاوز نہین کیا اُسنے یلبغا غلام کو جسنے منصور محمد ابن حاجی کو قتل کیا تھا مروا ڈالا اور چودہ برس دو ماہ مصر کی بادشاہت کی ۵ تاریخ ماہ ذوالقعدہ کو درمیان ۱۳۷۶ع ۷۷۸ھ کے مقتول ہوا اُسوقت متوکل معتضد عباسیہ مصر خلیفہ تھا ✦ ۱۳۷۶ع

سنہ ۷۷۸ھ

ملک المنصور علی ابن الاشرف شعبان

المنصور علی بیٹا اشرف شعبان کا بجاے اپنے والد کے تخت

کر لیا تہا کہ جو وہ چاہتا تھا وہی ہوتا تھا اسلئے سب امرا اور ارکان
سلطنت اوس بادشاہ سے ناراض ہوگئے اور سبنے سازش اوسکے قتل
کی کرنیپر کی چنانچہ ۵ برس سلطنت کرنیکے بعد درمیان ۵۵۹ھ/۱۱۶۴ع کے سنہ ۱۱۶۴ع
اوسکو مار ڈالا یہ واقعہ ایام خلافت المستنجد باللہ العباسی کے
گذرا ٭

۱۰ الفائز بنصر اللہ عیسی ولد الظافر

بعد مقتول ہونے ظافر کے اوسکا بیٹا الفائز عیسی تخت مصر
پر بیٹھا اور اوسنے خطاب بادشاہ کا حاصل کیا اوسکا وزیر صالح ابن
رزیک ایسا تہا جسنے مشہور مسجد کی تعمیر مصر مین کی سوا اسکے اور مقامات
اور خانقاہ اوسنے تعمیر کین چھ برس ۵ دن بڑے عیش و عشرت
مین اوسنے بادشاہت کی ۷ ماہ رجب ۵۶۵ھ/۱۱۶۹ع مین درمیان ایام خلافت سنہ ۱۱۶۹ع
المستنجد باللہ عباسی کے فوت ہوا ٭

العاضد لدین اللہ بن یوسف بن الحافظ

عاضد عبد اللہ اوسکے بعد بادشاہ مصر کا ہوا اوسکا وزیر ناصر ابن ایوب تہا اسنے بادشاہی سات یا پانچ برس تک بادشاہت کی اوسکے مرنے کے بعد یہہ خاندان فاطمیہ ختم ہو گیا خدا تعالی نے اپنے بندون پر نظر رحمت کی فرما کر اونکو ظلمون اور بدعتون سے نجات بخشی اور مجالس اسمعیلیہ بے چراغ ہو گئین اور حامی دین اسلام کا ایک اور ہی خاندان خدا تعالے نے قایم کیا وہ خاندان ایوبیہ تہا جنہین صلاح الدین یوسف ابن ایوب نے اسمعیلیون کی خوب طرح پر خبر لی اور ڈہونڈہ ڈہونڈہ کر طعمہ تیغ بیدریغ کیا اب اوس خاندان کا بیان شروع ہوتا ہے *

خاندان ایوبیہ کردیہ

ملک الناصر صلاح الدین یوسف

ابن ایوب

صلاح الدین یوسف بن ایوب کردستانی نے ملک مصر پر اپنا
قبضہ کرکے پہلے تو اوس ملک کو دشمنوں اور باغیوں سے صاف
کیا پھر شام پر چڑھائی کی چنانچہ ملک شام اور بیت المقدس
اور سوا اوسکے اور سب شہر اوس نواح کے فتح کیے مسلمانوں پر
بہت بڑا احسان کیا اور اوسنے بہت بھلائی اور سلوک سے پیش آیا
یہہ بادشاہ نیک خلق جمیل المناقب با علم تھا اوسکا یہہ ارادہ تھا
کہ عیسائی لوگ ان شہروں میں نہ بسنے پاویں اور انکی بیخ و بنیاد
ملک شام سے اکھیڑ دی جاوے اوسکے وقت میں عمارات نفیسہ
بہت تعمیر ہوئیں مورخین کا قول ہے کہ بعد صحابہ کے ملک مصر
کا کوئی بادشاہ ایسا دیندار اور منصف جیسا کہ صلاح الدین تھا کوئی

نہین ہوا ہے اس بادشاہ کی مجلس مین ہزل اور مسخرہ کبھی نہین
ہوا ہر وقت اہل علم اور فضل اوسکی محفل مین رہتے تھے بہاءالدین
قراقوش پر امور سلطنت مین اوسکو بہت اعتماد تھا اور واقع
مین اوسکی انتظام امور مملکت اور سلطنت مین جیسا بندوبست شایستہ
ہونا چاہیے تھا وہ بہاءالدین نے کیا یہی صلاح الدین بادشاہ ممدوح
کا عہد ہے ۲۳ برس اوسنے بڑی دہوم دہام سے سلطنت
سنہ ۱۱۹۳ع کی ۲۷ تاریخ ماہ صفر سنہ ۵۸۹ھ کو اوسنے انتقال کیا اوسکا زمانہ ایام
خلافت مستضی باللہ مین تھا اور ناصر لدین اللہ ولد مستضی
کے ایام خلافت کا شروع تھا ؁

ملک العزیز عثمان بن صلاح الدین

اسکے بعد ملک عزیز عثمان بیٹا صلاح الدین کا بادشاہ مصر کا ہوا
اوسنے اپنے باپ کے طور پر عدل و احسان دنیا پر کیا اسکو چہہ
برس سے زیادہ سلطنت کا کرنا نصیب نہ ہوا ماہ محرم سنہ ۵۹۵ھ [illegible]
مین درمیان خلافت الناصر لدین اللہ العباسی کے اوسنے وفات

المعتضد باللہ عباسیے مصر میں وفات پائی +

ملک الاشرف ابوالنصر برسبای دقماقی

اشرف ابوالنصر نے اچھی سلطنت کی یہہ شخص بڑے بادشاہوں کی
شمار میں ہے اُسکو قرآن شریف کے سننے کا بہت شوق تھا ماہ رمضان
اور غیر رمضان اکثر روزہ رکھتا جزیرہ قبرص اُسنے فتح کیا ۱۶
سنہ ۱۴۳۷ برس چند یوم اُسنے سلطنت کی پہر اپنی موت سے درمیان سنہ ۱۴۳۷ ۸۴۱ سنہ ۸۴۱
کے درمیان خلافت معتضد کے فوت ہوا +

ملک عبدالعزیز ابوالمحاسن یوسف

ابن الاشرف

اُسکے بعد عبدالعزیز ابوالمحاسن کے اقبال کا ستارہ طالع ہوا پہ
اُسکے بخت نے مساعدت نہ کی اگرچہ بادشاہ ہوکر تخت مصر پر بیٹھا
مگر تھوڑے ہی دنون کے بعد خود ہی سلطنت سے دستبردار ہونا
پڑا بعد ازان وہ اسکندریہ کو بھیجا گیا اُسی جگہ فوت ہوا اُسنے
سنہ ۱۴۳۸ ۱۰ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۴۳۸ ۸۴۲ھ مین تخت چھوڑا درمیان خلافت - سنہ ۸۴۲

معتضد باللہ خلیفہ مصر کے یہہ حال گذرا +

ملک الظاہر ابو سعید علی جقمن

العلائی ابن اینال

ظاہر ابو سعید اُسکے بعد بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ یتیموں اور مسکینوں
پر بہت احسان کیا کرتا تھا چودہ برس چہہ مہینے اُسنے سلطنت کی
۴ ماہ صفر سنہ ۸۵۷ھ مین اُسنے وفات پائی اُسکا زمانہ آخر ایام سنہ ۱۴۵۳ع
خلافت المعتضد اور جمیع ایام خلافت المستکفی بن المتوکل اور
اکثر ایام خلافت القائم بامر اللہ ابن المتوکل کو شامل ہے +

ملک المنصور عثمان ابو السعادات

ولد ابو سعید

منصور عثمان نے چالیس یوم بادشاہت کی بعد ازان تخت سے
اُتارا گیا اُسکے وقت مین باعث اس سلطنت کی بہت لڑائیان اور
فساد پیدا ہوے تھے اسی لئے اُسکو اسکندریہ رہنے کی اجازت ہوئی
اُسی جگہہ اُسنے وفات پائی +

ملک الاشرف ابو النصر
اینال العلائی الناصری

یہہ بادشاہ اشرف ابو النصر اُسکی بعد تخت مصر کو رونق بخش ہوا
اُسکے وقت مین آشوب فتنون کا ہونے پایا اور اُسکی بدی کسی
کے موہنہ سے نہ سنی گئی یہہ بادشا کثیر العطا اور قلیل السخطا تہا صرف
اتنا ہی قصور اُسمین تہا کہ وہ امی محض تہا لکہنا پڑہنا اُسکو نآتا تہا آٹھ
برس دو مہینے چہہ دن اُسنے پادشاہت کی بعد ازان داعی اجل
کو لبیک کہہ کر ۱۵ جمادی الاولے سنہ ۸۶۵ ھ ۱۴۶۱ ع کو راہی ملک بقا ہوا سنہ ۸۶۵ ۱۴۶۱
یہہ واقعہ خلافت مستنجد باللہ بن المتوکل مین گذرا ✤

ملک المؤید احمد ابو الفتح ولد
الاشرف ابو النصر

مؤید احمد اپنے باپ کی جگہ تخت نشین ہوا اس بادشاہ کی تعریف مؤرخ
لوگ بہت کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ یہہ بادشاہ صاحب علم نیک تدبیر
اور بڑا اچہا سیاست کنندہ تہا مگر اُسکا مددگار کوئی شخص منصف اور

نیک آدمی اُسکو نہ ملا اور نہ زمانہ نے اوسکی مساعدت کی ۵ ماہ ۴ یوم
سنہ ۱۴۶۱ کے بعد اُسکو جبراً تخت سے اُتار دیا یہہ حال ۱۰ ماہ رمضان سنہ ۸۶۵ھ ۱۴۶۱ع سنہ ۸۶۵ع
میں گذرا ۔

ملک الظاہر ابو سعید

خوش قدم الناصری المؤیدی

الظاہر ابو سعید نے تخت پر قدم رکھا اُسکو علم قرات خوب آتا تھا
قاریون کا حلقہ اُسکے پاس رہتا تھا امور سلطنت کا اچھا منتظم
تھا پر کثیر الطمع تھا سوا اسکے اور سب خصایل اُسکے محمود تھے اُسنے ۶
سنہ ۱۴۶۷ برس دو مہینے سلطنت کی ۱۰ تاریخ ربیع الاول سنہ ۸۷۲ھ ۱۴۶۷ع میں درمیان سنہ ۸۷۲
خلافت المستنجد باللہ مصری کے اُسنے وفات پائی ۔

ملک الظاہر ابو سعید بلبائ العلائی

الظاہر ابو سعید العلائی بروز وفات الظاہر کے تخت سلطنت
پر متمکن ہوا اُسکو سلطنت سے سوا نام کے اور کچھہ حصہ نہ ملا ۵۰ یوم
اُسنے بادشاہت کی پھر اسکندریہ کو جلا وطن کیا گیا اوہی جگہہ اُسنے وفات

بابئی ٭

ملک الظاہر ابو سعید چقمقا

الظاہر ابو سعید چقمقا اُسکے بعد بادشاہ ہوا اُسنے رعایا کے ساتھ بہت نرمی کی اور مقدمات عدالت مین بخوبی انصاف کیا اور اپنی خودسری رکھی اور تخت اور سلطنت کی اچھی طرح پر آرائیش کی مگر اراکین سلطنت اُسکو بڑی عزت اور توقیر سے دمیاط کی گھاٹی لنگہا کر اسکندریہ مین لائے اور اسیجگہہ تا اپنے وفات کے وہ رہا اُسنے صرف دو مہینے بھر مین سلطنت کی نام بادشاہت کا اُسکو مل گیا اور کچھہ نصیب نہ ہوا

ملک الاشرف ابو النصر قایتبای الظاہری

الاشرف ابو النصر قایتبائی نے تخت پر بیٹھہ کر بڑی عقلمندی اور دیانتداری سے کام کیا رعیت اُسسے نہایت راضی رہی اور اُسنے بھی رعیت سے بڑا سلوک کیا اور سبکے خوش خلقی اور نیکی سے پیش آیا بڑا بادشاہ لایق تعریف مصر مین گذرا ہے اُسکو اگر نسبت کرکے بادشاہان سابق سے دیکھیں تو وہ زیادہ افضل ہے اور دوسرے بادشاہ کم

دہان کی مانند ہوتے ہے کہ ہین اُسکے زمانہ کو عہد الذہب کہنا چاہیئے
اور اُسکو بادشاہان سابق کا امام قرار دین تو بجا ہے اُسنے بہت عمارتین
خانقاہین اور مسجدین مشہور تعمیر کی ہین اُسنے ۲۹ سال چھہ ماہ بادشاہت
کی اور اِس عرصہ مین کسیطرحکا ظلم یا تعدی اُس سے ظہور مین
نہین آئی اسیواسطے اتنی مدت تک وہ بادشاہ رہا آخرکار بعد ازان
اپنی اجل سے اتوار کے روز ماہ ذوالقعدہ مین درمیان سنہ ۹۰۱ہجری سنہ ۱۴۹۵ع
کے فوت ہوا اُسکی سلطنت کا زمانہ مدت خلافت المستنجد باللہ
اور اکثر ایام خلافت المتوکل عبدالعزیز کو شامل ہے ٭

ملک الناصر محمد ابو السعادات ولد قایتبائی

الناصر محمد بعد وفات اپنے والد کے تخت نشین ہوا اور حوادث اور
فتنون نے اسکی مدت دراز نہونے دی اُسکا یہہ حال کبھی اُسکو
تخت پر بٹھلاکر بادشاہ بناتا تھا کبھی اوتار دیتا تھا آخرکار وہ
لذائذ دنیاوی مین ایسا مصروف ہوا کہ بالکل خلاف اخلاق کے
کرنے لگا کیونکہ ارذیل لوگون کو شرفا پر ترجیح دیتا تھا اور نالایق

خوشامدی بدمعاشون کی صحبت مین رہتا تھا اسکو اگر سوء الخلف یا بئس البدل کہین تو بجا ہی باپ کیسا اور بیٹا کیسا ان دونون مین زمین و آسمان کا فرق تہا اسلئے صرف دو برس چہہ مہینے اُسکو سلطنت کرنی
۹۰۴ھ نصیب ہوئی ۱۵ تاریخ ربیع الاول کو درمیان سنہ ۹۰۴ھ/۱۴۹۸ء کے شروع سنہ ۱۴۹۸ء
خلافت المتمسک باللہ یعقوب مین مقتول ہوا ✣

ملک الاشرف قانصوہ مولی قایتبائی

الاشرف قانصوہ ایک شخص رئیس عباکر تھا بعد الناصر کے لوگون نے اُسکو بادشاہ بنایا پر اُسکا حال پردہ خفا مین رہا نہ اُسکے مرنے کی خبر ہوئی نہ زندگی کی ✣

ملک الظاہر ابو سعید قانصوہ

ماموں الناصر کا

بعد اُسکے الظاہر ابو سعید قانصوہ بادشاہ ہوا اُسنے ایک سال آٹھ مہینے سلطنت کی بعد ازان فوج پہر گئی اسلئے وہ بہاگ کر کہین جا چہپا اُسکا زمانہ ایام خلافت مستمسک باللہ سابق کو شامل ہے

ملک الاشرف جنبلاط

اُسکے بعد اشرف جنبلاط سریر سلطنت مصر پر قابض ہوا مگر صرف ایک ہی سال اُسنے بادشاہت کی بعد ازان جلاوطن کیا گیا یہ حال خلافت المستمسک باللہ مصری مین گذرا ۔

ملک العادل سیف الدین طومان بائی

ملک العادل سیف الدین طومان بائی اُسکے بعد بادشاہ ہوا اور اُسنے بڑا کرّ و فر دکھلایا مگر افسوس چار ہی مہینے اُسکو بادشاہت نصیب ہوئی پھر قتل کیا گیا یہہ واقعہ خلافت المستمسک باللہ مین گذرا ۔

ملک الاشرف ابوالنصر قانصوہ الغوری

اشرف ابوالنصر بڑا صاحب مروۃ اور فتوۃ تھا یہہ بادشاہ بڑا احمق اور سخت دل ظالم اور خونریز لوٹ مار کا شائق گذرا ہے اُسکے خادمون نے درمیان شہرون کے فساد مچا دیا تھا اور بندگان خدا کو بہت ایذا دیتے تھے ۱۵ برس ۹ مہینے چند روز اُسکی سلطنت کو گذرے تھے کہ سلیم اول بادشاہ خاندان عثمانیہ نے اُسپر حملہ کیا اور اُسکو

سزا سخت دی اُسوقت سے اِن لوگون کی سلطنت کو زوال آیا ۹۲۲ھ ۱۵۱۶ع ۹۲۲ھ
مین وہ قتل کیا گیا یہہ واقعہ بھی المستمسک باللہ کی خلافت مین گذرا

ملک الاشرف طومان بای بن اخی الغوری

اشرف طومان بای اپنے چچا کے قایم مقام ہوا سلیم عثمانی نے
اُسکو بھی اُسکے بزرگون سے ملا دیا اور خود متولی مصر پر ہوا اور پھر
اِس خاندان کا کوئی فرزند نہ چھوڑا یہہ طومان بای آخر
بادشاہ اِس دولت چرکسیہ کا تھا اُسوقت سے ملک مصر خاندان
عثمانی کی نیابت مین آگیا اب بیان اِس خاندان کا کہا جاتا ہے

خاندان عثمانیہ کا بیان

اِس خاندان کے بادشاہ ابتک استنبول یا اسلامبول
مین بادشاہ ہین ہم اِس خاندان کی اصل کی بابت عربی اور ترکی مؤرخ
بہت اختلاف کرتے ہین البتہ اِسبات پر سب متفق ہین کہ ایک شخص
مسمی سلیمان ارمینیہ کے صحرا مین گذر بسر اوقات کرتا تھا

سنه ۱۲۲۴ع رئیس ہو گیا بعد وفات چنگیز خان کے درمیان سنه ۱۲۲۴ع کے سنه ۶۲۱ھ
علاؤالدین سلجوقی شاہ قونیہ اور خوارزم شاہون مین جنگ عظیم واقع
ہوئے سلیمان مذکور علاؤالدین کی طرف ہو کر لڑا اور داد
مردانگی کی دیگر دشمنون کو مغلوب کیا اسواسطے اوسکی عزت و
حشمت کی ترقی روز بروز ہوتی جاتی تھی یہانتک کہ سپہ سالار مقرر ہوا
سنه ۱۲۳۱ع پھر درمیان سنه ۱۲۳۱ع کے اوس نے عرب پر لشکر کشی کی مشیت الٰہی سے سنه ۶۲۸ھ
فرات مین ڈوب گیا اوسی کے کنارہ پر مدفون ہوا - اوسکے چار بیٹے تھے
سنقور تکین اور گون طوغدی یہ دونون ہمراہ سرکار سلجوقی سے کنارہ کش
ہو گئے ارطغرل اور دوندر یہ دونون علاؤالدین سلجوقی کی
سنه ۱۲۵۸ع خدمت مین رہے بعد وفات ارطغرل کے اوسکا بیٹا عثمان جو سنه ۱۲۵۸ع سنه ۶۵۵ھ
کے پیدا ہوا تھا منظور نظر علاؤالدین کیقباد کا ہوا یہ بادشاہ ایشیاء کوچک
کا تھا اول ہی اول عثمان امیر لشکر مقرر ہوا طبل اور علم بادشاہ
سے اسکو ملا بعد ازان خدمت انفصال مقدمات اور معاملات کی
اسکو سپرد ہوئی انجام کار اتنا مقرب ہوا کہ بجائے بادشاہ کے وہ اسکی

نماز جمعہ کی جامع مین جاتا اور اختیار جزی اور کلی مملکت کا اُسکو سپرد
ہوا عثمان ایسا وفادار ملازم تہا کہ کبہی جادۂ اطاعت سے منحرف
نہوا اور سفر یا بہر داری مین راسخ القدم رہا اور ہمیشہ داد شجاعت
و جوانمردی کی دیتا رہا بہت ملک بضرب شمشیر اُسنے فتح کیے اسواسطے
سنہ ٦٩٨ھ اُسکو خطاب عثمان غازی بادشاہی دیا سنہ ١٢٩٩ع ٦٩٩ھ مین علاؤالدین سنہ ١٢٩٩ع
سلجوقی تاتاریون سے شکست کہا کر اروام مین پہنچ کر فوت ہوا
چونکہ وہ لاولد تہا اور سب شہری اور لشکری عثمان غازی پر راضی
تہے اور علاؤالدین کا داماد بہی تہا اسلیے اُسکو تخت پر بٹہایا
اسطرح پر اس خاندان مین بادشاہت آئی ۔

عثمان خان غازی

سنہ ٦٩٨ھ یہہ بادشاہ اروام مین درمیان سنہ ١٢٩٩ع ٦٩٩ھ کے تخت سلطنت پر جلوس سنہ ١٢٩٩ع
فرمایا سب سے اول اُسنے قراحصار فتح کیا اور اُسکو دار الخلافت
بنایا پہر اپنے چچا دوندار کو جو نوے برس کا بوڑہا تہا قتل کیا اور
سنہ ٧٠٧ھ درمیان سنہ ١٣٠٧ع کے حاکم قرہ حصہ سے لڑائی کرکے اُسکو اکثر سنہ ١٣٠٧ع

اقطاع پر قابض ہوگیا عثمان غازی جب اس جنگ مین مصروف تہا تاتاریون
نے موقع پاکر اسکے ملک پر حملہ کیا اسکا بیٹا اورخان انکے مقابلہ پر آیا
اور انکو سخت شکست دی عثمان خان شہر فروصہ فتح نکرسکا پر
اسکے متصل دو قلعے تعمیر کئے ایک مین اپنے برادرزادہ آق تیمور کو اور
دوسرے قلعہ مین ایک شخص مسمی بلبان کو مع فوج کثیر متعین کیا تاکہ رسد
فروصہ مین باہر سے نجانے پاوے اسواسطے بعد مدت دراز حاکم
فروصہ تنگ ہوکر بصلاح قیصر روم مسمی اندرونیکوس کے قلعہ
فروصہ چھوڑکر بھاگ گیا *

۱۳۲۶ء اورخان نے درمیان ۱۳۲۶ء و ۷۲۶ھ کے شہر فروصہ فتح کیا اور قلعہ بالاطاعت ۷۲۶ھ
ہوکر فتح ہوا جیسا ہی لوگ وہان رہتے تھے سبکو جلاوطن کردیا اس
قلعہ کے فتح کے وقت عثمان غازی سخت بیمار تہا اور قریب تہا
کہ داعی اجل کو لبیک کہے کہ خبر فتح ہونے قلعہ فروصہ کے اسکو
۱۳۲۶ء پہنچی نہایت خوش ہوا انہتر برس کی عمر مین درمیان ۱۳۲۶ء و ۷۲۶ھ ۷۲۶ھ
کے انتقال کیا *

پادشاہت کی اور اُسکے نام کا سکہ جاری ہوا اُسکی تلوار اب تک ...
کہ جب کوئی پادشاہ استنبول کا تخت پر بیٹھتا ہے اُسکو وہاں پہنایا جاتا
ہے - اُسکی عمر اور پادشاہت دراز ہوا و عثمان خان غازی کے
اسلاف آپ پر نازل ہوئی ۔ آخیر وقت وفات کے ایک کتاب اپنے بیٹے
کو دی جس میں پند و نصیحت ملکی کی ہدایتیں مندرج ہیں اُنکو اُس کتاب کو
بہت عمدہ اور نادر سمجھتے ہیں ۔

مورخون نے لکھا ہے کہ یہ پادشاہ اتنا کریم اور فیاض ہوا ہے کہ کچھ
اپنے پاس نہ رکھتا تھا جو اُسکو ملتا تھا سپاہ پر خرچ کر دیتا تھا چنانچہ سبب
اُسکے مرنے کے سواے ایک خفتان اور کمربند اور شمشیر
کے کچھ شے قسم جواہر طلا و نقرہ وغیرہ قماش نفیس کے اُسکے پاس
سے برآمد ہوئے ارخان نے اُسکی نعش قراحصار سے لیجاکر
قلعہ بروصہ میں دفن کی اور ایک بڑا بلند گنبد اُسپر بنایا عثمان خان
نے لقب سلطان کا اپنے واسطے اختیار نہ کیا تھا ۔

ارخان ولد عثمان خان غازی

سنہ ۱۳۲۶ء بعد وفات اپنے والد کے ارخان درمیان سنہ ۱۳۲۶ء کے تخت سلطنت پر سنہ ۷۲۶ھ
جلوس فرما ہوا اور قلعہ بروصہ کو اپنی دار السلطنت مقرر کیا تھوڑی عرصہ
کے بعد نصاریٰ سے لڑکر چند اور قلعے فتح کر لیا چنانچہ قلعہ عنکولہ،
کندش - ابیدس - سمنا درہ وغیرہ بعد وفات اسکے بھائی -
علاؤالدین کے جو اسکا وزیر تھا سلطان پاشا جس نے قلعہ نکمید فتح کیا تھا
وزیر اسکا ہوا اور تمام قلمرو میں مسجدیں اور مدرسے تعمیر کئے بعد ازاں
سنہ ۱۳۵۵ء قلعہ ازنیک فتح ہوا اور درمیان سنہ ۱۳۵۵ء کے بلونن طبا سنہ ۷۵۵ھ
فتح ہوا اور شہر کالی پولی جو کہ سرحد قسطنطنیہ پر واقع ہے مفتوح
سنہ ۱۳۵۹ء ہوا پھر درمیان سنہ ۱۳۵۹ء کے سلطان پاشا اسکا وزیر گھوڑے پر سے سنہ ۷۶۱ھ
گر کر مرگیا ارخان کو بہت صدمہ اسکی وفات کا ہوا چنانچہ بعد ایک سال کے
سنہ ۱۳۶۰ء سنہ ۱۳۶۰ء میں اسی غم کے صدمہ میں بہتر برس کی عمر میں اس جہان فانی سنہ ۷۶۱ھ
سے اسنے بھی انتقال کیا ۳۲ برس اسنے بادشاہت کی یہ بادشاہ بڑا سمجھدار
اور سخی اور بہادر عادل علم دوست گزرا ہے ۔

سلطان مراد خان

بعد وفات ارخان کی اُسکا بیٹا سلطان مراد خان سریر سلطنت پر

سنہ ۱۳۶۱ء بیٹھا سنہ ۷۶۲ ہجری ۱۳۶۱ء مین بیٹھا اُسنے ارادہ کیا کہ ملک کو بڑہاوے اس نیت پر ۔ سنہ ۷۶۲

لالا شاہین سپہ سالار کو سپرد کی فوج جرار ترکان خونخوار کے واسطے

تسخیر اطراف و اقطار کے روانہ کیا شاہین نے تھوڑے سے ہی عرصہ مین

بہت شہر کو بلغان تک فتح کئے شاہ یونان نے ڈر کر صلح کر لی

قیصر روم جان پالا نوغ جو اُسوقت مین قسطنطنیہ کا بادشاہ تھا

پوپ سے مدد کا منگتی ہو گیا پوپ نے اپنا لشکر اُسکو دیا اور سوا

اسکے اور حکام نصاریٰ شریک رنج و راحت قیصر روم کے ہوا اسیطرح

فوج کثیر لیکر سلطان مراد سے مقابلہ پر آیا اور بڑی بھاری لڑائی

ہوئی لشکر اسلام کے فتح ہوئے قیصر روم نے صلح کی اور بھاگا

قسطنطنیہ کو لوٹ گیا اس طرح پر لشکر اسلام نے پانچ سال کے عرصہ

مین اکثر بلاد نصاریٰ کے فتح کئے والی قرمان نے اپنے ملک کے بچاؤ

کے واسطے اپنی بیٹی بایزید ولد سلطان مراد کی زوجیت مین

دیدی بعد ازان تیمور تاش اُسکا سپہ سالار بارادہ تسخیر بلاد نصاراے

کے نکلا شہر مقدونیہ فتح کیا اور حدود دار بنوط تک جو شہر ملا اُسکو فتح

کیا اور مقسلنوطہ بھی بڑی جانفشانی سے مفتوح ہوا ۔

۱۳۸۹ع اُسکے انتقال کی بابت مورخ لکھتے ہین کہ درمیان ۱۳۸۹ ۷۹۱ سنہ کے مسمے ۷۹۱ھ

قزال نصر اپنے حاکم سرب نے اقوام نصاری سے متفق ہوکر کئی لاکھہ آدمی

لیکر سلطان مرادخان پر حملہ کیا تھا سلطان بھی اُسکے مقابلہ پر آیا باوجودیکہ

کہ لشکر اسلام مقابل مین فوج نصاری کے چہارم حصہ کے برابر بھی تھا مگر

بایزید ولد سلطان مراد نے تمام فوج لیکر ایکہی دفعہ عیسائیون پر حملہ کیا

اسلئے بہت آدمی جانب مخالف کے مارے گئے اور قزال زندہ

گرفتار ہوا باقی جو بچے سامان تباہ تتر بتر ہوکر بھاگ گئی اس فتح کے نصیب

ہونے سے سلطان مراد کو ایسی خوشی ہوئی کہ مقتولونکی لاشین خود

دیکھتا ہوا پھرتا تھا کہ یکایک ایک عیسائی جو زخم سخت کھاکر مردون

مین پڑا تھا جنگاڑ سی کی مانند اوٹھکر بادشاہ کے پیٹ مین اُسنے

ایسا خنجر مارا کہ اُسکا کام تمام کردیا اگرچہ فوج سپاہیان شاہی نے اُسکا بھی

قیمہ وہان پر کر دیا اور قوال کو بھی اُسی جگہہ پر لاکر قتل کر ڈالا مگر بیفائدہ
کیونکہ سلطان مراد جان بر نہوا بایزید اُسکے بیٹے نے اُس کی نعش
فروصہ مین لاکر دفن کی اس بادشاہ کی عمر تریسٹھ ۶۳ برس کی ہوئی
۳۰ سال اُسنے بادشاہت کی یہہ بادشاہ صاحب عزم صوفی مشرب
صوف پوش درویش سیرت عابد پرہیزگار تھا اُسنے نیا دار الخلافہ
فروصہ سے بدلکر شہر آڈرنوپل ٹھہرایا تھا۔

سلطان بایزید یلدرم

بعد مقتول ہونی سلطان مراد کے بایزید کے سر پر تاج شاہی رکھا گیا
اول بدل تو اُسنے منازعت خانگی کا فیصلہ کیا اور تخت و تاج کے خواہان
سے اپنی سلطنت کی صفائی کی بعد ازان سلطان لازار بادشاہ
سرب عیسائی پر چڑھائی کی شہر ڈیلان اور سکوپ فتح کیے جب
والی سرب عاجز آگیا تب اُسنے اطاعت اختیار کی اور اپنی بہن
بایزید کی زوجیت مین دی اور جزیہ دینا منظور کر لیا اُنھین ایام

مین قیصر روم کے گہر مین نزاع خانگی پیدا ہوئی وجہ اسکی یہہ تھی کہ
اندرونیکوس اور اُسکا بیٹا خواہان تخت کے ہوے اور اُنہونے
سازش کرکے یہہ تجویز کی کہ جان بالالوغ قیصر روم کو تخت سے اُتار دینا
قیصر روم کو جب یہہ بات کُھل گئی اُسنے اپنی بیٹی اور پوتے دونونکو
محبوس کیا اسواسطے اندرونیکوس اور اُسکے بیٹے نے بایزید
کو لکھا کہ ہماری مدد کرو بایزید کے اچھا موقع ہاتھ آیا وہ شہر قسطنطنیہ
پر جا پہنچا چونکہ فوج قیصر کی دل سے طرفدار اندرونیکوس کی تھی
اسلئے اندرونیکوس غالب آیا اُسنے جان بالالوغ اور اُس کے
والد مانویل کو گرفتار کرکے قید کیا اور بایزید نے اندرونیکوس
سے باج شاہی مقرر کرکے اُسکو تخت قسطنطنیہ پر بٹھا دیا جان
اور اُسکا بیٹا موقع پاکر قید سے نکل بہاگے اور بایزید کے پاس
جاکر سوا اس جزیہ کے جو اندرونیکوس نے بایزید کو دینا منظور
کیا تھا یہہ اقرار زاید کیا کہ ہم بارہ ہزار فوج بادشاہ بایزید کی خدمت
مین اپنی طرف سے متعین کرین گے اسواسطے بایزید نے

اندرونیکوس اور اُسکے بیٹے کو پکڑ کر درمیان ایک جزیرہ کے
جو دریائے سفید مین ہے محبوس کردیا اور رحمان کو پھر تخت بخشدیا
اسی اثناء مین والی سرب نے حسب خواہش بایزید کے اجازت
بنانے مساجد اور مدارس کی اور سکونت اہل اسلام کی اپنے ملک مین
دیدی تھی یہ بایزید روپیہ بیت المال کا سواء مصارف فوج کے
دوسرے کام مین خرچ کرنا مناسب نہ جانتا تھا اُسکی یہہ خواہش ہوئی
کہ اسشہر کے باشندے جو نصاری ہین چندہ کرکے روپیہ واسطے
بنانے مسجدون کے دین جب اُن لوگون کو یہہ بات معلوم ہوئی
وہ مستعد جنگ کرنے پہ ہوگئے بایزید نے غصہ مین اکرجان کو
لکھا کہ شہر اسشہر کی فصیل اور برج مسمار کرادو قیصر نے خوف کے مارے
وہ شہر ہی بایزید کے سپرد کردیا بایزید لی لاکھ دینار اُس شہر سے
وصول کرکے ملک سرب مین بڑی بڑی مسجدین تعمیر کین اور
ایک جامع مسجد بہت بڑی بنائی والی ایڈن نے جو کہ متصل شہر
اسشہر کے تھا بایزید سے ڈر کر اپنی دار الخلافت ہی حوالہ بایزید کے

کر دی اور سکہ اور خطبہ بایزید کے نام کا اپنی قلمرو مین جاری کر دیا
اور آپ شہر بالیدہ مین رہنے لگا - ان سب کامون سے بایزید
فارغ ہو کر پھر متوجہ تسخیر ممالک نصاریٰ کا ہوا اور سب و عدد مقیم روم
سے بارہ ہزار سپاہ لیکر جزیرہ ... اور کئی اور جزیرے
فتح کئے اس عرصہ مین جان قیصر روم نے شہر قسطنطنیہ کی فصیل سامان
جنگ سے آراستہ کی اور اسکو بہت مستحکم بنایا بایزید کو جب یہ خبر
پہنچی اُسنے جان کو لکھا کہ قلعہ شہر جو اب بنا تعمیر کیا ہے اسکو بہت جلد
منہدم کر دے ورنہ تیرا بیٹا جو میری ہمراہ ہے اُسکی آنکھین
نکال ڈالونگا جان نے مجبور ہو کر وہ قلعہ تو تعمیر کرا دیا اُسنی غم
اور غصہ مین قیصر روم مبتلا ہو کر مر گیا مانویل نے جب سنا کہ اسکا
باپ مر گیا وہ بے اجازت بایزید کے قسطنطنیہ کو بھاگ گیا اسلئے
بایزید نے پھر تسخیر قسطنطنیہ کا ارادہ کیا مگر بسبب نزاع خانگی کے
بیان نہ سکا مگر اکثر قلاع اور بقاع اُسکی گرد نواح کے فتح کئے وہان
کے نصاریٰ نے خوف کھا کر سمرقند مین جا کر امیر تیمور سے امداد کی

خواہان ہوئی بایزید نے درمیان سنہ ۱۳۹۳ء و ۱۳۹۶ء کے بہ ارادہ شہر قسطنطنیہ سنہ ۱۳۹۳ء
کی فتح کا کیا قیصر روم نے بھی پوپ اور قرب وجوار کے حکام نصاری
سے مدد مانگی چنانچہ اسّی ہزار فوج اوسکی مدد کو حاضر ہوئی شہر نیکوپولی
پر ایک بھاری لڑائی ہوئی دس ہزار نصرانی زندہ اسیر ہوئے اونکا
سر روبرو بایزید کے کاٹا گیا پھر قیصر روم نے امیر تیمور کو مدد کے
واسطے لکھا امیر مذکور متوجہ نہوا اسلئے قیصر نے ناچار ہوکر
بایزید سے صلح کرلی بادشاہ جنگ سے مراجعت کرکے شہر فروصہ
پہنچا امیر تیمور گورگان کا ایک ایلچی بایزید کے پاس آیا اور نامہ دیا
اوسمیں لکھا تھا احمد جلایر والی عراق جو میرے پاس سے بھاگ کر تمہارے
پاس چلا آیا ہے میرے حوالہ کردو اور تمکو چاہیے کہ قوم نصاریٰ سے
جو تمہاری جان اور دین کے دشمن ہو رہی ہین بہت ہوشیار ر
ہو فقط بایزید نے یہہ بات سن لی تھی کہ قیصر روم نے امیر تیمور
سے مدد مانگی تھی اسلئے وہ نامہ پڑھکر بہت خفا ہوا اور وکیل
کو ذلیل کرکے نکالدیا امیر تیمور یہہ حال سنکر بہت ہی آگ بگولا

ہوا اور بایزید پہ چڑہ آیا شہر سیواس پر بڑی بہاری لڑائی
ہوئی ایک بیٹا بایزید کا اور کئی نامی سردار مارے گئے فتح امیر تیمور
کی ہوئی یہہ سانحہ بایزید سنکر بڑا متوحش ہوا قسطنطنیہ کا محاصرہ
سنہ ۱۴۰۱ع چہوڑکر خود مقابلہ پر گیا قصبہ انگورا پہ ۱۹ تاریخ ماہ ذی الحجہ سنہ ۸۰۴ھ سنہ ۸۰۳ھ
مین میدان جنگ آراستہ ہوا صبح سے شام تک لڑائی رہی بایزید
نے شکست پائی گہوڑے پر چڑہ کر بہاگا گہوڑے نے ٹہوکر کہائی بایزید
نیچے گرا ایک شخص نے اُسکو پکڑکر امیر تیمور کی خدمت مین حاضر کیا
اُسکے ساتہہ ایک اوسکا بیٹا مسمے موسی بہی دشمنون کے ہاتہہ
آگیا وہ بہی حاضر کیا گیا دوسرا بیٹا مصطفے گم ہوگیا شاید مارا گیا ہو بقیہ
بیٹے بحال تباہ اپنے ملک کو بہاگ گئے جب بایزید امیر تیمور کے روبرو حاضر
ہوا امیر نے اُسکی تعظیم کی اور اپنے برابر بہٹلایا اور حسن بیگ برلاس کو حکم
ہوا کہ بایزید کو بآرام تمام نظربند رکہے اب مورخون کا اختلاف
ہے بعضے لکہتے ہین کہ امیر تیمور نے بایزید کو لوہے کے پنجرے مین
قید کردیا تہا اسواسطے اوسنے اپنے تئین آپ ہلاک کردیا بعضے

کہتے ہین کہ چونکہ وہ بڑا غیور تہا اوسکو گرفتار ہونے کا نہایت رنج و
الم پیدا ہوا اس لئے اوسکو بخار عارض ہوا ہر چند دوا کرتے تہے
سنہ ۸۰۵ھ اچھا ہوتا تہا اس لئے ۱۴ تاریخ ماہ شعبان سنہ ۸۰۵ھ مین انتقال کیا سنہ ۱۴۰۳ع
امیر تیمور نے اوسکی نعش اوسکے بیٹے کو حوالہ کی جو کہ باپ
کے ساتھہ نظر بند تہا اوسنے فروصہ مین لیجاکر اوسکو دفن کیا

سلیمان اوّل

جب کہ بایزید امیر تیمور کی قید مین پہنس گیا تو اسکے تین بیٹے بہاگ
اپنے ملک مین آئے اونکے نام یہہ ہین سلیمان محمد عیسے
سنہ ۸۰۶ھ اونمین سے سلیمان اول بادشاہ ہوا اور سنہ ۸۰۶ھ مین تخت شاہی پر سنہ ۱۴۰۳ع
بیٹہا اور اپنے بہائیون کے جدال وقتال میں معروف ہوا گیارہ برس
تک آل عثمان مین قتل وغارت کا دروازہ کہلا رہا آخر کار یہہ ہوا
کہ سلیمان اول ایک رئیس کی سپاہ کے ہاتہہ سے جسکی ڈاڑہی اسنے
منڈوا ڈالی تہی گرفتار ہوکر مارا گیا موسی جو نعش اپنے باپ بایزید

کی امیر تیمود کے لشکر سے لیکر آیا تھا اوس نے اپنی بہائی کا انتقام لینے کا ارادہ کیا چنانچہ بہت آدمی اوس قوم کے زندہ گرفتار کرکے آگ میں جلوا دئے اور آپ خود مختار مالک تخت و تاج کا ہو گیا

مُحَمَّدْ خَان

سنہ ۸۱۶ھ محمد خان نے اپنے بہائی موسی کو درمیان سنہ ۱۴۱۳ء ۸۱۶ھ کی قتل کیا سنہ ۱۴۱۳ء
اور آپ تخت سلطنت پہ بیٹھا اور ضبط و ربط مہمات ملکی اور مالی کی طرف متوجہہ ہوا اور سلاطین فرنگ اور یونان سے دوستانہ راہ و رسم نامہ و پیغام کی جاری کی حاکم قرمان جو بایزید کا دشمن تہا فرصت پاکر قریو صلیہ پر چڑہ آیا اور بایزید کی قبر کہود واکر اوسکی ہڈیان آگ مین جلائین محمد خان نے اس فساد کے دفع کرنے کیطرف عنان توجہ کی معطوف کی مصطفی بیگ حاکم قرمان کا بیٹا گرفتار ہو کر محمد خان کے سامنے آیا ایک کبوتر جبہ کے نیچے محاذی سینہ کے چہپا کر لایا اور کلمات معذرت زبان پر لاکر محمد خان کے روبرو

سینہ پر ہاتھہ رکھہ کر خدا تعالی کی قسم کہائی کہ جب تک یہہ روح میرے تن مین ہے سلطان سے خیانت نکرونگا محمد خان نے بہی قسم شرعی کہائی اور اوسکی تقصیر معاف کی اور رخصت کیا جب مصطفے بیگ باہر نکلا کبوتر کو جبہ سے باہر نکالکر ذبح کردیا اور گلہ بکریون کا جو بادشاہی تہا لوٹ لیا بادشاہ کو خبر پہنچی سوار دوڑا کر پہر گرفتار کیا جب بادشاہ کے روبرو حاضر ہوا سلطان نے فرمایا کہ تجھ کمبخت عہد شکن کو اگر سزا دون تو میری شرافت اور نجابت کے لایق نہین مینے تجھکو امان دی ہے اگر تو قسم سے پہر گیا تو میری شان کے لایق نہین ہے کہ مین بہی پہر جاؤن مینے تیری جان بخشی کی ایسی حکمت عملی سے فساد کا تاہیز فرو ہو گیا۔

اسی اثنا مین ایک اور شخص مدعی سلطنت ہوکر مقابلہ پہ آیا ظاہر کیا کہ مین مصطفے خان ابن بایزید ہون جوامیر تیمور کی لڑائی مین گم ہو گیا تہا سلطان محمد خان نے اوس سے مقابلہ کیا اور شکست دی وہ

بہاگ کر کسی عامل قیصر روم کے پاس گیا اور اوسنے پناہ لی عامل قیصر
روم نے اوسکو نہ دیا اور لکہا کہ بدون حکم قیصر کے نہ دون گا
مانوبل قیصر روم نے سلطان کی نامہ کا جواب یہہ لکہا کہ جو شخص
بارگاہ سلاطین مین پناہ خواہ ہوکر آتا ہے اوسکو دشمن کے حوالہ نہین
کیا کرتے البتہ مین اس شخصکو تا بزیست قید رکہونگا رہائی نہ دونگا
سلطان نے قبول کیا اور اُسکے واسطے کچہہ تنخواہ مقرر کردی اس
بادشاہ کے وقت بہت لڑائیان اور فساد ہوئے ہین جو بخوف طوالت
چہوڑے جاتے ہین
دارالسلطنت اسکے وقت مین شہر ادرنہ تہا یہی بادشاہ
خاندان عثمانیہ سے موجد جہازات جنگی اور دریائی لشکر کا ہوا ہے
اور توپ خانہ بہی اسی نے اس خاندان کے بادشاہون کے واسطے
سنہ ۱۸۱۶ء مہیا کیا سنہ ۱۲۳۱ھ ہجری مین اوسنے مرض اسہال سے انتقال کیا۔ سنہ ۱۲۳۱ھ
اس بادشاہ کی یادگار بہت سی مسجدین ہین وہ عادل مزاج کریم
الصفت صادق الوعد بے کینہ بادشاہ تہا صوفیہ سے اوسکو اعتقاد

محبت تھی اُس نے شریف مکہ کے واسطے پہلے ہی پہل بہت روپیہ سالانہ
محتاج اور مساکین کے خرچ کے واسطے اپنے خزانہ سے مقرر کیا تھا

مُرَادخان ثانی

۸۲۴ھ بعد وفات محمد خان کے مراد ثانی درمیان سنہ ۱۴۲۱ع کے تخت سنہ ۱۴۲۱ع
سلطنت پر بیٹھا اوسکی ولادت درمیان سنہ ۱۴۰۴ع کے ہوئی تھی قیصر روم
نے جو ہمیشہ سے دشمن دلی اس خاندان کا تھا موقع پاکر مراد خان کو
نامہ اس مضمون کا لکھا کہ سلطان کو چاہیئے اپنا بیٹا میرے پاس
بطور اوّل کے بھیجوا دے ورنہ میں مصطفی ولد بایزید کو جو میرے پاس
مقید ہے اور مدعی سلطنت کا ہے رہا کر دونگا سلطان نے
منظور نہ کیا قیصر روم نے ویسا ہی کیا اُسنے مصطفی کو قید سے رہا کر دیا اور دس
جہاز جنگی ہمراہ فوج جرار کے مراد ثانی سے مقابلہ کرنے کو بھیجا مصطفی
نے آتے ہی شہر کالی پولی فتح کیا لشکر سلطان بسرکردگی بایزید پاشا
تیس ہزار سپاہی لیکر اوسکے مقابل ہوا مصطفی نے فوج کو شکست

دی اور بایزید پاشا کو مار ڈالا اُسوقت مراد ثانی خود فوج لیکر مقابلہ
پر آیا اکثر لوگ مصطفی کے لشکر کے سلطان سے آملے وہ شکست کہاکر
بہاگا اِس غصہ کے سبب سلطان نے ایک لاکہہ آدمی کی فوج جمع کرکے
قسطنطنیہ پر چڑہائی کی اور مال لوٹ کا فوج کو معاف کردیا قیصر روم
سخت عاجز ہوگیا آخرکار جزیہ دینا منظور کیا اور صلح کرلی سلطان مراد
واپس چلا آیا - بعد ازاں مراد ثانی نے پہر جہاد پر کمر باندہی اور بہت سا
شہر بحر اسود کے کنارہ کے فتح کئے پہر بلغاد پر چڑہائی کی بڑی اور
بہری لڑائی ہوئی مگر فتح نہ کرسکا اور بہت نقصان فوج کا ہوا غرضکہ
دس برس تک کا صلحنامہ لکہا گیا یہان سے واپس آکر مراد ثانی نے
اپنے بیٹے کو بجاے اپنے بادشاہ بنایا اور خود عزلت نشین ہوگیا
والی بلغاد نے یہہ خبر سُنکر عہد شکنی کے دوسو چالیس جہاز جنگی مراد
ثانی کے سمندر مین توپون کی مار سے برباد کردئے اور لڑائی پہر از سر
نو برپا کردی اُسوقت مراد ثانی پہر چالیس ہزار سپاہی لیکر دشمن کے
مقابلہ پر گیا شاہ بلغاد نے سلطان کے لشکر کو شکست دی اور لڑتا

پہرتا سلطان مراد کے خیمہ تک پہونچا مراد ثانی گہبرا کر گہوڑی پر سوار ہو گیا اور ارادہ تہا
کہ بہاگ جاوے سرداروں نے بادشاہ کے گہوڑے کی باگ پکڑ لی جسوقت شاہ
بلغادیہ روبرو ہوا مراد ثانی نے ایسا تیر مارا کہ اوسکے پیٹہہ سے باہر نکل گیا گہوڑی سے
نیچے گرا قورجیون نے اوسکا سر کاٹ ڈالا یہہ حال اوسکا لشکر دیکہہ کر بہاگ نکلا
سنہ ۱۴۵۱ء مراد ثانی فتحیاب ہو کر اپنی دارالسلطنت کو مراجعت کر آیا در میان سنہ ۱۴۵۱ء ۸۵۵ھ ۸۵۵ھ
راہی ملک بقا ہوا ٭

سلطان محمد خان ثانی

۱۴۵۱ء بعد وفات اپنی والد کے محمد خان ثانی تخت نشین ہوا اوسکی پیدائش سنہ ۱۴۲۹ء ۸۳۳ھ سنہ ۸۳۲
میں ہوئی تہے قیصر قسطنطنیہ نے حسب عادت قدیم اس بادشاہ سے بہی چہیڑ
نکالی ایک تار اس مضمون کا لکہا کہ تمہارا بہائی ارخان جو میری پاس محفوظ ہے اسکا
خرچ جلد تر روانہ کرو ورنہ میں اوسکو رہا کر دونگا یہہ نامہ سلطان پڑہ کر نہایت
غضبناک ہوا اور مصمم ارادہ کر لیا کہ اب قسطنطنیہ کو فتح ضرور ہی کرونگا چنانچہ
اسی واسطے شہزادہ نتہ میں جو دارالسلطنت تہا نہایت بہاری لشکر اور آلات

حرب جمع کئے اوسطرف قیصر روم نے بہی جسکا نام ایم براطوس تہا سامان جنگ کا
سنہ ۱۴۵۲ء مہیا کیا اور توپ اور نصاریٰ سے مدد طلب کی غرضکہ سنہ ۱۴۵۲ء ۸۵۶ھ مین قسطنطنیہ سنہ ۸۵۶ھ
سے متصل ہوکر جانبین کے توپ چلنے لگی پچاس دن لڑائی رہی بیسوین تاریخ
سنہ ۱۴۵۳ء ماہ جمادی الاول سنہ ۱۴۵۳ء ۸۵۷ھ لشکر اسلام نے یورش کی اوس روز حشر عظیم برپا تہا سنہ ۸۵۷ھ
جسقدر ساکنین نصاریٰ .. مرنے پر کمر باندہ کر اپنے رشتہ دارون سے وداع ہوکر
مسلمانون سے خوب دل کہولکر لڑے قیصر بہی بڑے گرجا[1] مین جاکر بہت رویا
اور شہر پناہ مقفل کرکے اونکی کنجیان دریا مین ڈالدین لشکر اسلام کمال بہادری سے
اون رخنون کی راہ سے جو توپون سے درمیان فصیل کے پڑگئے تہے شہر مین داخل
ہوگئے اور قتل عام ہونے لگا قیصر ایم براطوس اپنا لباس بدل کر سپاہی
بنکر تلوار ہاتھہ مین لیکر بڑی بہادری سے لڑا سلطان کے کسی لشکری نے اوسکو
قتل کر ڈالا پہر بموجب حکم سلطان کے قیصر کا سر کاٹ کر نیزہ پر رکہہ کر تمام شہر
مین تشہیر کیا اور جو کوئی خاندان قیصر سے پایا اسکو بیدریغ قتل کر ڈالا تین روز
تک تمام شہر مین قتل اور غارت کا بازار گرم رہا چوتہے روز رعایا کو امن ملا اور

[1] اب اس گرجا کا مسجد جامع بنا ہوا ہے ۔۔

اور حکم ہوا کہ قلعہ کی مرمت از سر نو کیجاوے اور جو بڑے بڑے گرجا ہین اونکی مسجدین بنائے جاوین چھوٹے گرجا نصاریٰ کو دئے جاوین چنانچہ ایسا ہی ہوا یہہ شہر قسطنطنیہ جس وقت سے کہ اسکے بانی قسطنطین نے آباد کیا ہے اس واقعہ تک ۲۹ مرتبہ محصور اور سات دفعہ مفتوح ہو چکا تھا —

پھر سلطان محمد خان نے قسطنطنیہ مین جامع مسجد تعمیر کی اسکو مسجد ایوب کہتے ہین جبکہ یہہ مسجد طیار ہو گئی تو سلطان اسمین نماز پڑھنے گیا شیخ الاسلام قاضی القضات شیخ شمس الدین نے بادشاہ کے کمر مین تلوار باندھی اوسی دن سے یہہ رسم جاری ہو گئی کہ جو بادشاہ تخت پر بیٹھتا ہے اوسی مسجد مین جمعہ کے دن نماز کو

وجہ تسمیہ اسکی یہہ ہے کہ معاویہ والی شام نے اپنے بیٹے یزید کو درمیان سنہ ۴۸ ہجری لغایت ۴۹ ہجری کے ہمراہ ابو ایوب انصاری کے واسطے محاربہ قیصر روم کے بھیجا تھا اتفاق سے یزید اور قیصر میں صلح ہوئی ابو ایوب انصاری نے اوسی جگہہ انتقال کیا یزید نے اوسکو قسطنطنیہ میں دفن کیا قیصر روم نے ایک روز اپنی مجلس مین ذکر کیا کہ یزید سخت نادان ہے یہہ نہین جانتا کہ عیسائی لوگ ایوب کی قبر کہود کر اوسکی لاش پہانسی پر لٹکا کر پھینک دینگے یہہ تذکرہ یزید سنکر بولا کہ قیصر روم سخت احمق ہے اسکو یہہ نہین معلوم کہ ملک شام مین عیسائیون کے بزرگون کے بہت قبرین ہین اگر ایوب کی قبر استنبول مین اوکھڑ گئی تو مین تمام قبرین نصاریٰ کے ملک شام سے اوکھڑ پھینک دونگا یہہ بات قیصر روم سنکر پھر اوس ارادہ سے باز آیا اوسی جگہہ پر محمد خان ثانی نے یہہ جامع مسجد تعمیر کی اور اسکا نام مسجد ایوب رکھا گیا یہہ وجہ اس نام رکھنے کی ہے

جاتا ہے اور جو شیخ الاسلام اوس وقت کا ہوتا ہے وہ بادشاہ کو کمر مین تلوار باندہتا ہے
سنہ ۱۴۸۱ع چنانچہ اب تک یہہ رسم آل عثمان مین جاری ہے سنہ ۱۴۸۱ع (۸۸۶ھ) مین درمیان ماہ ۸۸۶ھ
جمادی الاولی کے شہر اذن کمیدا مین سلطان مذکور بیمار ہوکر فوت
ہوا اس بادشاہ کی عمر ۵۳ برس کی ہوئی ۱۲ ملک و سنہ فتح کئے اور دوسو
سے زیادہ قلعے اور شہر اوسنے مفتوح کئے تہے یہہ بادشاہ قوی اندام
دراز قد تیر اندازی مین بے نظیر گذرا ہے آپ بہی با علم تہا اور علما کی بڑی
قدر کرتا تہا اوسکے بعد دو بیٹے اوسکے رہے ایک بایزید دوسرا جمشید

بایزید ثانی

بعد وفات محمد خان کے محمد پاشلو کا یہہ ارادہ ہوا کہ جمشید کو جو چھوٹا بیٹا محمد خان
کا تہا تخت پر بٹہاوے پر سپاہ ینگ چری نے وزیر کو قتل کر ڈالا اور ایلچی پاشا

ینگ چری لفظ ترکی ہے ینگ بمعنی نو چنانچہ نو مسلم کو ینگ مسلمان کہتے ہین اور چری بمعنی سپاہ
ہے ایک شخص نے لکہا ہے کہ اس سپاہ مین جوان آدمی ۱۵ سال سے ۴۰ سال تک بہرتی ہوا کرتا
تہا اسواسطے اس سپاہ خاصہ کو ینگ چری کہتے تہے۔ اور نظام سے وہ سپاہ مراد ہے جو
قواعد جنگ کے خوب جانتے ہون چنانچہ اب قیصر روم کے پاس نظام کی سپاہ ہے ۱۰

کو وزیر بنا لیا بایزید اُسوقت اماسیا مین تہا اُسکو جب سلطان کی
وفات کی خبر پہونچی فوراً یلغار کرکے چار ہزار سوار کے ہمراہ استنبول مین
داخل ہوا اور تخت پر آکر بیٹھ گیا جمشید اوسکا بہائی جو درمیان
سنہ ۱۴۵۹ع کے پیدا ہوا تھا اور اُسوقت ۲۲ برس کا تہا قونیہ کی طرف سنہ ۱۴۸۱ع
بہاگ گیا وہان جاکر اُسنے جھنڈا فساد کا قایم کیا بایزید نے اُسکی تنبیہ اور
تادیب کے واسطے فوج روانہ کی پر کچھہ نہوا فوج شاہی کو شکست ہوئی
اُسوقت بایزید خود گیا اور جمشید کی فوج کو شکست دی مگر ہاتھہ نہ آیا
وہ بہاگ کر قوم ترکمان کی طرف چلا گیا ترکمانون نے اُسکا سب اسباب
بلکہ کپڑے بہی لوٹ لئے جمشید بحال تباہ مصر مین پہنچا قائد بیک
شاہ قوم چرکس نے اُسکی عزت کی اور اپنے پاس اُسکو رکہا ترکمان
لوگ مار سے لالچ کے اسباب اور لباس جمشید کا لیکر بایزید کے پاس
بامید انعام حاضر ہوئے اُنکو حکم ہوا کہ استنبول مین حاضر ہون اُس جگہہ
پر تمکو انعام دیا جائیگا جب وہ لوگ استنبول مین حاضر ہوئے سبکو قتل
کر ڈالا اور فرمایا کہ جو شخص اپنے آقا سے ایسا سلوک کرے اُسکو یہی انعام

ملنا چاہتے تہے جمشید چاہتا تہا کہ مصر مین رہ کر واسطے حج مکہ معظمہ کے
گیا وہان سے آکر پہر سامان جنگ کا مہیا کیا بایزید نے اسکو بہت سمجہایا
کہ اس بے فائدہ بغاوت سے تجہکو کیا حاصل ہوگا بہتر ہے کہ باز آوے
مگر وہ نہ مانا غرضیکہ پہر لڑائی ہوئی آخر کو شکست کہا کر جزیرہ رہوڈس
مین چلا گیا وہان کے حاکم کو بایزید نے لکہا کہ جمشید کو گرفتار کرکے میرے
پاس روانہ کرے اور اُس جزیرہ کا باج شاہی ہر سال ادا کیا کرے
اُسنے نہ مانا پر بایزید کا خوف اُسکو بڑا تہا اسلئے جمشید کو وہان سے
نکالدیا وہ تہیس علاقہ اٹلی مین آیا پہرا اور کسی شہر مین گیا غرضیکہ بہت مدت
اُسکو سیاحت مین گذری شاہ فرانس کے علاقہ مین جب پہونچا اُسنے اُسکو قید کرلیا
جبکہ شاہ فرانس سویم لیم پراطوس مر گیا اُسوقت شاہ فرانس نے
جمشید کو پوپ کے سپرد کیا جمشید نے پوپ کو سب حال تباہی اپنا دکہلایا
پوپ کو رحم آیا اُسکو بعزت تمام اپنے پاس رکہا جب وہ پوپ مر گیا
اور اُسکی جگہہ الیکزنڈر پوپ ششم اُسکا جانشین ہوا اُسکے پاس
بایزید نے بہت سا روپیہ روانہ کیا اور کہا کہ جمشید کو قتل کر ڈالے مگر وہ

قاصد چار روپیہ اور خط لیکر گیا تھا جب شہر اقلونیا علاقہ اٹلی میں پہونچا
وہان کے حاکم جولیانو میں نے جو کہ پوپ کا دشمن تھا ایلچی کو پکڑ لیا اور
چار روپیہ اسکی ہمراہ تھا سب لوٹ لیا یہہ حال پوپ نے بایزید کو لکھا اور
پھر اسنے [illegible] روپیہ دینا منظور کیا اسوقت پوپ نے جمشید کو زہر کھلا کے
مار ڈالا

سلطان بایزید نے اپنے وقت میں بہت لڑائیان کی ہین اور
بہت شہر فتح کئے ہین - ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ملک اناطولیہ کو
جنگ کے جاتا تھا اور راہ میں ایک فقیر بادشاہ کے برابر بار بار آیا
چاہتا تھا کہ خنجر مارے سپاہ نے ہجوم کرکے اُس فقیر کے ٹکڑے کر ڈالے
اُس دن سے یہہ رسم مقرر ہوئی کہ کوئی شخص ہتیار لیکر بادشاہ کے قریب
نہ جانے پاوے ۔

سنہ ۹۰۳ھ بلاد پولونیا پر ویران سنہ ۱۴۹۷ع (سنہ ۹۰۳ھ) کے بڑی بھاری لڑائی ہوئی سنہ ۱۴۹۷ع
دس ہزار عیسائی قید ہوے اور ہر ملک لوٹا گیا بعد ازان [illegible]
سنہ ۹۱۲ھ سنہ ۱۵۰۹ع (سنہ ۹۱۲ھ) کے قسطنطنیہ میں ایک ایسا سخت زلزلہ آیا کہ ایکہزار [illegible] سنہ ۱۵۰۹ع

اور ایکسو نو ۱۰۹ مسجدین اور ایک حصہ محل قیصر کا گر پڑا یہہ زلزلہ ۴۵ دن تک
ہر روز آتا رہا تھا بعد جانے اس زلزلہ کے سلطان نے پندرہ ہزار معمار
اور مزدور مقرر کرکے سب گھر اور مسجدین منہدمہ کی مرمت کروادی
۱۵۱۲ء سنہ ۱۵۱۲ء ۹۱۸ھ مین یہہ بادشاہ مرض نقرس مین مبتلا ہو کر جان بحق ہوا اُسکی عمر ۹۱۸ھ
۶۷ سال کی ہوئی ۳۲ برس اُسنے بادشاہت کی یہہ قیصر جسیم قوی
ہیکل سیاہ گیسو لطیف و ظریف ادیب و لبیب عابد و پرہیزگار بڑا تیر انداز
اور ناظم و ناثر گذرا ہے اُسکے اشعار بہت مشہور ہین ہر سال زر خطیر
مکہ معظمہ کو روانہ کرتا تھا ❊

سلطان سلیم خان اوّل

بعد انتقال بایزید کے اُسکا بیٹا سلیم خان بادشاہ ہوا اُسکی ولادت
۱۴۶۷ء درمیان سنہ ۱۴۶۷ء ۸۷۲ھ کے ہوئی تھی اس بادشاہ کی وقت مین اُسکے بھائیون اور رشتہ دارون ۸۷۲ھ
نے بڑی بغاوت اور شورش کی تھی چنانچہ اُسکے بھتیجے علاؤالدین
نے شہر فرحصہ مین بغاوت کی سلیم نے اپنے بیٹے سلیمان کو اپنا ولیعہد

مقرر کرکے ستر ہزار سپاہ کے ہمراہ اُسکی تنبیہ کے واسطے روانہ کیا اور
ایکسو تیس جہاز جنگی سمندر کی راہ اُسکی مدد کو بہیجا احمد جو باپ علاؤالدین
کا تھا وہ شہر اماسیا مین باغی ہوگیا مصطفے جو دوسرا بہائی سلیم کا تھا
وہ بھی شریک بغاوت ہوکر احمد کا وزیر بن بیٹھا جب سلیم نے دیکھا کہ
انتظام بگڑا چلا اُسنے حکمت عملی سے مصطفے کو تسلی دیکر اپنے پاس بلا لیا
اور فوراً پہانسی دیکر مار دیا بعد ازان بہت سے امراء اور وزراء اور تمام
بہائیون اور اُنکی اولاد کو نہایت بے رحمی اور قساوت قلبی سے طرح طرح
کے ظلم اور عذاب سے قتل کیا تب سلطنت اُسکی رہی جسوقت سلیم اول
تخت سلطنت پر بیٹھا تو تمام اطراف کی بادشاہون نے تہنیت نامے شاہ سلیم کو
لکہے مگر شاہ اسمعیل صفوی شاہ ایران نے نامہ نہ لکہا وجہ اُسکی یہہ تھی
کہ شاہ سلیم نہایت متعصب سُنّی حنفی المذہب تہا فرقۂ شیعہ سے عداوت
قلبی رکھتا تھا جب کبھی سنتا کہ فلانا شخص شیعہ ہے فوراً اُسکو قتل کرڈالتا
تھا اور چالیس ہزار سے زیادہ آدمی شیعہ مذہب کے اُسکے پاس قید تھے
اُنکو طرح طرح کا عذاب کرتا رہتا تھا چنانچہ اسی واسطے شاہ اسمعیل صفوی

شاہ سلیم پر خروج کیا اور برادر زادہ شاہ سلیم کا بھی شاہ اسمعیل کے ہمراہ
ہوگیا اور کئی دفعہ باہم نوک جھوک مراسلون مین بھی رہی چنانچہ ایکروز شاہ
سلیم نے اسمعیل صفوی کے واسطے ایک عصا اور ایک مسواک
اور ایک چادر بطور ہدیہ بھیجی اسمعیل نے اُسکی عوض ایک حقہ طلائی
بھرا ہوا افیون سے اُسکے پاس بطور تحفہ روانہ کیا شاہ سلیم یہہ دیکھکر
نہایت غضبناک ہوا ایلچی کو گردن مارا اور ایک لاکھ چالیس ہزار سپاہی مع
ساٹھ ہزار شتر محمولہ اسباب و آلات جنگ کے ایران پر چڑھائی کی اسمعیل
صفوی تاب مقابلہ کی نہ لاکر بھاگ گیا مگر بھاگتے وقت کئی منزل تک جنگل
مین آگ لگوا دی تاکہ دشمنون کے گھوڑونکو گھاس اور رسد نہ ملی چنانچہ
لشکر سلیم کو بہت تکلیف ہوئی پر ایسا پختہ اپنے ارادہ پر تھا کہ کسی سپہ سالار
یا امیر کا عذر نہ سنتا تھا جو کوئی شکایت نہ ملتی رسد کی کرتا اُسیکو مروا
ڈالتا تھا چنانچہ حمدان پاشا نے شکایت کی کہ اس جنگل مین گھاس تک
نہین ملتا اور رسد دستیاب نہین ہوتی اور سپاہ کثیر کا نقصان ہوا ہی چکا ہی
سلطان نے خفا ہوکر اُسکو فوراً قتل کروا دیا بعد ازان شاہ اسمعیل

صفوی کے پاس زنانہ لباس بہیجا اور لکہا کہ اُسکو بہن کہ بیٹہیہ اپنا معتبر
مین طاقت مقابلہ سلیم کی نہ تہی ناچار غرہ ماہ رجب ۹۲۰ھ کو مقابلہ
ہوا جنگ عظیم ہوئی اسمعیل عین معرکہ مین زخم کہا کہ گہوڑے سے
گرا سواران سلیم نے نرغہ کر لیا ایک سوار ایرانی کمال دلاوری کرکے
اُس میدان مین گہس آیا پادشاہ اسمعیل کو اپنا گہوڑا دیدیا اگرچہ آپ
مارا گیا پر اسمعیل کو بچا دیا وہ سوار ہو کر بہاگا تبریز مین پہنچا شاہ سلیم نے
اسمعیل صفوی کے خیمون کو جاکر لوٹا ایک عورت اسمعیل کے خیمہ مین
رہ گئی تہی اُسکو پکڑ لایا اور جو شخص ایرانی دستیاب ہوا طعمہ تیغ بیدریغ
کیا اسی جگہہ پر مرزا بدیع الزمان اولاد امیر تیمور گورگان سے
ملاقات ہوئی اُسکی بڑی عزت سلیم نے کی - بعد ازان تبریز پر چڑہائی
ہوئی اس شہر مین جسقدر مال و اسباب اسمعیل کا تہا ضبط کیا اسمعیل نے
ناچار ہو کر ہدیہ بہیجا اور اپنی بیوی مانگی سلیم نے نہایت تعصب سے جواب دیا
اور اُس ایلچی کو قید کر لیا اور وہ عورت ایک سپاہی مسمے جعفر چلپی کو بخشدی
جب یہہ خبر اسمعیل کو پہنچی نہایت غصہ ہوا اسی رنج مین مبتلا ہو کر مر گیا

بعد ازان شاہ سلیم نے کوچ کیا شہراماسیا سے ہوکر کوماخ مین آیا
اور علاؤالدولہ سردار ترکمان پر بسرکردگی سینان پاشا کی فوج بھیجی
علاؤالدولہ قتل کیا گیا اُسکا سر کاٹکر سلطان سلیم کے پاس روانہ کیا
سلطان نے وہ سر واسطے عزت کے عزیز مصر کے پاس بھیجا اسی اثنا مین
خبر آئی کہ قسطنطنیہ مین سپاہ ینگ چری نے فساد برپا کر کھا ہے صدر اعظم
کا گھر لوٹ لیا سلیم بہت جلد اسلام بول مین آیا مجرمون کو قتل کیا بعد ازان
ماردین سنجار موصل وغیرہ شہرون کو فتح کرتا ہوا درمیان ۱۶ ہجری
کے بادشاہ مصر قانصو پر ناخوش ہوکر بارادہ استیصال لشکر کشی کی
مغل بیگ وکیل عزیز مصر کا حاضر ہوا شاہ سلیم نے اُسکی بات بھی
نہ کی اُسکو قتل کرنے کا حکم دیا یونس پاشا نے شفاعت کی اُسکی جان بچائی
مگر حکم ہوا کہ تشہیر کر کے نکالدو چنانچہ ایک خارشتی گدھی پر اُسکی ڈاڑھی
منڈوا کر سوار کیا اور تشہیر کرا کے شہر بدر کردیا عزیز مصر بہ حال
لشکر مقابلہ کو نکلا چونکہ وہ پیر ہشتاد سالہ تھا عین معرکہ مین گھوڑے سے
گر کے مقتول ہوا شاہ سلیم کی فتح ہوئی بعد ازان حلب حمص

اور دمشق اور سب شام فتح کر کے چار مہینے تک وہ رہ کر امراء عرب سے ملاقات کی پھر کوہ لبنان کو جا کر زیارت مقامات متبرکہ کر کے جامع مسجد جو نام جامع امویہ[1] مشہور ہے ملاحظہ کی خطیب کو پچاس ہزار قرش[2] عطا کئے بعد ازان عرضی بنام مصر طومان کے نام جو بعد قتل ہونے قانصو کے تخت مصر پر بیٹھا تھا مع لکھا گیا کہ اطاعت سلطان روم کی منظور کرے اور ہمیشہ مطیع و فرمانبردار رہے ورنہ لڑائی ہوگی یہہ نامہ طومان نے پڑھ کر ایلچی کو قتل کروا دیا اور میدان جنگ نواحی شہر غزہ مین آراستہ کیا فوج رومی غالب آئی شہر غزہ فتح ہوا بعد ازان براہ دشت سے سلطان سلیم مصر کو روانہ ہوا ۲۹ تاریخ ماہ ذی الحجہ سنہ ۹۲۲ ھ ۱۵۱۶ء مین شاہ طومان مصر اور قیصر روم شاہ سلیم کی جنگ عظیم واقع ہوئی اول حملہ مین سینان پاشا افسر سپاہ رومی کا مارا گیا پھر کئی جنگ ہوئے فتح رومیون کی ہوئی مصر فتح ہوا باشندے وہان کے سب

---

[1] یہہ مسجد بنائی ہوئی ولید بن عبد الملک کی ہے اسیواسطے اسکو جامع امویہ کہتے ہین۔ [2] قرش ایک سکہ رومی ہے +

بہاگ گئے سلیم نے پہلے سب کو امان دی اور حکم دیا کہ اپنے اپنے
گہرون مین آکر بسین جب سب لوگ پہر کر آبسے اسوقت عہد شکنی کر کے اسی ہزار
مصری قتل کئے طومان نے عرب مین جاکر پہر شاہ سلیم کے مقابلہ کے واسطے
لشکر آراستہ کیا اور پہر آکر مصر لے لیا سلطان سلیم نے مصطفی پاشا کو طومان
کے پاس پہر بہیجا اور طالب صلح کا ہوا طومان نے مصطفی پاشا کو قتل کروا دیا
اور لڑائی پہر شروع کی آخر کو شکست کہا کر بہاگا اور ایک سردار جو
اسکے قریب رہتا تھا اسکی ریاست مین جاکر خواہان پناہ کا ہوا اسنے
طومان کو گرفتار کر کے سلیم پادشاہ کے حوالہ کر دیا سلطان نے فوراً اسکو
قتل کر دیا اور امیر الامراء خیربک کو نائب السلطنت بنا کر مصر کا حاکم مقرر
۹۲۶ھ کیا اور خود قسطنطنیہ کو مراجعت کی۔ آٹھوین تاریخ ماہ شوال ۹۲۶ھ
مین نو برس سلطنت کر کے ۴۷ برس کی عمر مین انتقال پایا۔ یہہ پادشاہ
دراز قد کوتاہ پا۔ بزرگ جثہ۔ سرخ رنگ بزرگ چشم
پر غضب تہا ڈاڑہی منڈواتا تہا شکار کا شوق اسکو بہت تہا
شاعر بہی تہا اسکے شعر فارسی اور عربی اور ترکی زبان کے دیوان

روم مین بہت مشہور ہین ایام خلافت المستمسک باللہ
العباسی المصری مین وہ تھا ؛

سلطان سلیمان خان ثانی

بعد انتقال پانے سلطان سلیم کے اسکا بیٹا سلیمان خان ثانی درمیان
سنہ ۱۵۲۰ع ۹۲۶ھ کے بادشاہ مرحوم کا ہوا اس بادشاہ کے وقت مین شوکت سنہ ۱۵۲۰ء
وحشمت آل عثمان کی بہت زیادہ ہو گئی تھی ۱۳ دفعہ بذات خود یہہ
بادشاہ لڑا اور بہت مکانات اپنی قلمرو مین تعمیر کئے اور اسنے اڑتالیس
برس سلطنت کی اس عرصہ مین اسنے بڑے بڑے کار نمایان سر انجام
ہوئے مین اول ہی اول اسنے قلعہ بلغراد فتح کیا اسکے بعد شاہ
فرانس اور کئی اور عیسائی بادشاہون سے لڑا اکثر بار کامیاب ہوا
ابراہیم پاشا بہنوئی سلطان حسب اجازت نصاری پر جہاد کرنے گیا
اسنے دو لاکھ سے زیادہ عیسائی قتل کئے اور ایک لاکھ
قیدی اپنے ہمراہ لایا اور خزانہ شاہی کو زر و جواہر اور امتعہ گرانبہا

سے مالامال کر دیا بار دوم پھر نصاری پہ چڑھائی کی اس دفعہ
پچیس ہزار سر نصاری کے کاٹ کر لایا اور سلطان کے خیمہ
کے سامنے اُن سروں کا برج چن دیا یہہ مہم سات مہینے میں انجام
سنہ ۱۵۳۴ء پائی تھی پھر درمیان سنہ ۱۵۳۴ء سنہ ۹۴۱ھ کے عجم میں آیا بغداد فتح کیا مقبرہ سنہ ۹۳۱ھ
امام اعظم ابو حنیفہ کا از سر نو تعمیر کیا خیر الدین پاشا وزیر سلطان نے
سنہ ۱۵۳۴ء درمیان سنہ ۱۵۳۴ء سنہ ۹۴۰ھ کے شہر ٹونس افریقہ میں فتح کیا مگر پھر شاہ ٹونس نے سنہ ۴۰ھ
سنہ ۱۵۳۷ء بادشاہ اسپین سے مدد لیکر اپنا ملک پھر لے لیا پھر درمیان سنہ ۱۵۳۷ء سنہ ۹۴۴ھ سنہ ۹۴۴ھ
سلیمان خان نے ملک گیری پر کمر قصد کی چست باندھ کر بسرگردگی
خیر الدین پاشا فوج کثیر واسطے تسخیر ملک نصاری کے روانہ
کی اُسنے ۲۵ جزیرے جزائر بنیاد قلعہ سے فتح کئے اور سلیمان خان
نے بذات خود بہت شہر اور قصبے اور دیہات اپنی قلمرو میں ملائی اور
سنہ ۱۵۴۶ء سنہ ۱۵۴۶ء سنہ ۹۵۳ھ میں سلیمان ثانی نے عجم میں آیا اثناء راہ میں علاؤ الدین سنہ ۹۵۳ھ
شاہ ہندوستان کا ایلچی حاضر ہوا چند روز ٹھہر کر جواب نامہ
کا لیکر لوٹ گیا بعد ازاں ایرانیوں سے مقابلہ ہوا عثمان پاشا نے

یہہ چالاکی کی کہ چند شتر پہ گہوڑون کے دُم مین کوئی زندہ باندہکر
فوج ایران مین رات کے وقت چہوڑ دئی گہوڑون نے کان کان
کرکے جو شور مچایا اور تڑبہی گہوڑے بہاگے اور صد ما گہوڑون کی آوازین
جو ہوئین ایرانیون نے خیال کیا کہ دشمن کی فوج ہمارے لشکر پہ آپڑی
اب شب خون ہوگا اسلئے باہم تلوار چلنے لگی بہت سے سپاہی ایران
کے آپس مین لڑکر مرگئے یہہ بات سلطان سلیمان خان کو بہت پسند آئی
بہت خوش ہوا اسی خدمت کے سبب اُسکو حاکم حلب کا مقرر کیا اور
سنہ ۱۵۵۳ء شاہ ایران سے صلح ہوگئی سنہ ۹۶۰ھ ۱۵۵۳ء مین اسکے بیٹے مصطفی ابن سلیمان سنہ ۹۶۰ھ
سنہ ۱۵۵۶ء نے بغاوت اختیار کی اُسکو قتل کیا پہر سنہ ۹۶۳ھ ۱۵۵۶ء مین مسجد سلیمانیہ سنہ ۹۶۳ھ
کی تعمیر ہوئی اسی سال مین اُسکا دوسرا بیٹا بایزید اُسی پہر گیا باپ سے
لڑکر شکست کہاکر بہاگا سنہ ۹۶۶ھ ۱۵۶۱ء مین وہ شاہزادہ شاہ طہماسپ صفوی شاہ
ایران کے پاس پہنچا شاہ ایران نے اُسکی عزت کی اور بآرام تمام اپنے پاس رکہا۔
سلطان سلیمان خان ثانی نے اُسکو خفیہ لکہا کہ اس ولد نامسعود کو پہیر
ان چند معتمدون کے حوالہ کردو چنانچہ اُسنے ایسا ہی کیا اُن آدمیون نے

اُسکو قتل کر ڈالا اسباب سے شاہ سلیمان نہایت خوش ہوا
اور ایک نامہ بہت بڑے القاب اور عزت سے شاہ ایران کو لکھا
اور چار لاکھ دینار بطور تحفہ اور ہدیہ کے بھیجے

سنہ ۹۷۰ھ پھر درمیان سنہ ۱۵۶۵ء ۹۷۲ھ کے بحر اعظم افریقیہ فوج شاہی نے حملہ کیا اور سنہ ۱۵۶۳ء
بہت فتحین حاصل کین شاہ ھسپانیہ اُس پہ حملہ کرکے اپنا لشکر مالٹہ
کو روانہ کیا مصطفیٰ پاشا سپہ سالار سلطان کا فتحیاب ہوا اور کئی
ہزار نصاریٰ اسیر کرکے سلطان کے روبرو حاضر کئے ❁

بعد ازان خود سلطان نے ارادہ جہاد کا کیا بلغراد پہ پہنچ کر کئی
سنہ ۹۷۴ھ شہر عیسائیون کے فتح کئے ۱۳ تاریخ صفر مطابق ۳۰ اگست سنہ ۱۵۶۶ء ۹۷۴ھ سنہ ۱۵۶۶ء
مین وجع المفاصل کی بیماری مین مبتلا ہو کر فوت ہوا

محمد صقلی سپہ سالار نے بادشاہ کی موت ظاہر نہونے دی
اور اُسی عرصہ مین قلعہ فتح کیا ۱۲ دن کے بعد جب سلیم خان
ولد سلیمان کو اُسکے والد کے انتقال کرنے کی خبر پہنچی بلغراد سے
بسرعت تمام لشکر شاہی مین آیا اُس وقت وزیر نے خبر وفات

سلیمان کی مشہور کی +
یہہ بادشاہ گندم گون کشادہ پیشانی ترش رو عالی ہمت تہا اُسنے ۴۶ سال بادشاہت کی عمر اُسکی چوہتر برس کی ہوئی اُسکی وفات کے غم مین بہت شاعرون نے فارسی اور عربی اور ترکی مین مرثیئے لکھے ہین از انجملہ ایک مرثیہ مفتی ابو السعود مفسر قران کا ہے جسکا شروع یہہ ہے +

اصوت صاعقة ام نفخة صور
فالارض قد ملئت من نقر ناقور

گریز کے مقام پر کہتا ہے

ام ذاک نعی سلیمان الزمان ومن
قضت اوامرہ فی کل مامور
ومن ومن ملأ الدنیا مهابته
وسخرت کل جبار وتیمور

سلیم الثانی

ولد سلیمان

سنہ ۱۵۶۶ع یہہ بادشاہ درمیان سنہ ۱۵۲۴ع ۹۲۹ھ کے پیدا ہوا اور درمیان سنہ ۱۵۶۶ع ۹۷۴ھ کے سنہ ۹۸۲ھ
بادشاہ ہوا نعش باپکی قسطنطنیہ مین لاکر دفن کی ایلچی شاہ ایران کا
نامہ تعزیت اور تہنیت کا لیکر حاضر ہوا دو دانہ مروارید کلان کہ
جنکا وزن چالیس درہم کا تہا اور ایک دانہ یاقوت رُمّانی کا
جو برابر شفتالو کے تہا پیشکش کئے جواب نامہ کا لیکر لوٹ گیا بعدازان
سلیم خان نے امام صنعا پر حملہ کیا اُسکو شکست دیکر فتح پائی*
ذُوسِقنَا نام ایک یہودی اس بادشاہ کا ندیم تہا جبکہ
وہ شہزادہ تہا اُسوقت سے ان دونون مین دوستی تھی
اُس یہودی کے ساتہ شراب پیا کرتا تہا ایک روز حالت نشہ مین
اُس یہودی نے اس شاہزادہ سے بیان کیا کہ جزیرہ قبرس مین
بہت تحفہ شراب بنتی ہے اور نہایت عمدہ ہوتی ہے سلیم نے اُسکو کہا کہ جب مین بادشاہ
ہو جاؤنگا تو اُسی جزیرہ کو فتح کرکے تجھکو وہان کا حاکم بناؤنگا بس اب اُس یہودی نے

موقع پاکر غرض کی کہ اب بادشاہ اپنا وعدہ پورا کرے اسلئے سلیم ثانی نے مصطفیٰ
پاشا کو حکم دیا کہ جزیرہ قبرص کو فتح کرے چنانچہ تین سو ساٹھ جہاز جنگی تیار
کرکے حکم دیا کہ اوس جزیرہ پر چڑھائی ہو بعد کئی لڑائیوں کے وہ جزیرہ فتح ہوا
اور مال بیشمار معہ دختر او پسر دو ہزار کے بادشاہ کے سامنے حاضر کئے
اگرچہ بادشاہ کی فوج سے بھی قریب پچاس ہزار آدمی کے مارے گئے
پھر بادشاہ نے اپنا وعدہ پورا کیا شاہ ہسپانیہ اور پوپ یہہ حال دیکھہ سلطان
کے برخلاف فوج بحری لاکر صف آرا ہوئے اس لڑائی میں سلطان کا بہت نقصان
ہوا یعنی ۲۲۴ دو سو چوبیس جہاز جنگی بادشاہ کے تباہ ہوئے یہہ فتح شاہ ہسپانیہ
نے ایسی حاصل کی کہ اوسکی خوشی کا ایک دن اپنی قلمرو میں ہمیشہ کو بطور یادگار
ٹھہرا دیا بعد ازان سلیم ثانی بعارضہ بخار بیمار ہوکر ۲۸ تاریخ ماہ شعبان سنہ ۹۸۲ھ سنہ ۱۵۷۴ع
میں پچاس برس کی عمر پاکر فوت ہوا ـ یہہ بادشاہ شراب خوار نغمہ پرست
عیاش طبیعت تھا اوسکے وقت محمد صقلی اوسکا وزیر صاحب تدبیر تھا اوسنے
انتظام ملک کا اچھا رکھا ورنہ اوسکے وقت سلطنت کا بگڑنا کچھہ تعجب کی
بات نہ تھی ۱۰

مراد خان ثالث بن سلیم خان ثانی

سنہ ۱۵۷۴ء | مراد سیوم ولد سلیم ثانی بعد وفات اپنی والد کے درمیان سنہ ۱۵۷۴ء/۹۸۲ھ کے | سنہ ۹۸۲ھ
بادشاہ ہوا اوسنے تخت پر بیٹھتے ہی اپنے پانچ بھائیون کو جو بے گناہ
تھے قتل کروادیا اور چہار بھائی جو قید مین تھے اونکو رہا کردیا اور بہت
سنہ ۱۵۸۵ء | امرا اکابر کو اونکی خدمات سے معزول کردیا درمیان سنہ ۱۵۸۵ء/۹۹۳ھ سنی مین | سنہ ۹۹۳ھ
آیا کہ شاہ ایران کو کسی نے زہر دیکر مار ڈالا ہے اور اوسکا بیٹا سپاہ کے ہاتھ سے
مقتول ہوا ہے مراد خان نے یہہ موقع پاکر شہر تفلیس پر فوج روانہ کی
سنہ ۱۵۹۵ء | گرجستان فتح کیا ۶ تاریخ جمادی الاولی سنہ ۱۵۹۵ء/۱۰۰۳ھ اس بادشاہ نے | سنہ ۱۰۰۳ھ
انتقال کیا یہہ بادشاہ متوسط القامت کم ریش زرد رنگ کوتاہ جسم شہوت پرست
بہت تھا اوسکی حرم سرا مین پانسو کنیز تھی ۞

محمد خان ثالث ولد مراد

جسوقت اوسکے والد مراد کا انتقال ہوا وہ شہر مانیزہ مین تھا اوسکی والدہ

صفیہ سلطان نے اوسکو خفیہ خط لکھہ کر اسکی باپ کے انتقال پانی کی
خبر اوسکو کی اور جلدی بولایا اور جبتک وہ نہ آیا مراد کی انتقال کی ذرا بہی
خبر ہونے نہ دی یہانتک کے وزیرون کو بہی خبر نہ ہوی محمد خان ثالث نے بارہ روز
١٠٠٣ھ کے بعد اگسٹ ١٥٩٥ء (١٠٠٤ھ) مین تخت پر جلوس کیا اوسوقت لوگون کو خبر ہوئی کہ مراد ١٥٩٥ء
ثالث مرگیا ہے اسی احسان کے سبب محمد خان ثالث نے سب اختیار سلطنت کا
اپنی والدہ کے سپرد کر رکہا تہا۔ چند روز کے بعد اوسنے اپنے ۱۹ بہائی
خورد و کلان قتل کرکے اپنے باپ کے قبر کے برابر اونکی قبرین بنوادین
اور دس عورتین جو اوسکے باپ سے حاملہ تہین وہ دریا مین ڈبوادین
اوسکے وقت مین شاہ تمسا نے لشکر شاہی کا مقابلہ بہت زور سے کیا تہا
١٠٠٤ھ یہانتک کہ ۲۴- شوال ١٥٩٥ء (١٠٠٤ھ) مین خود بادشاہ چڑہ کر گیا اور شہر ارلو کو ساتہ روز ١٥٩٥ء
مین فتح کیا—

١٠١٢ھ درمیان ١٦٠٣ء (١٠١٢ھ) کے شاہ ایران سے لڑائی ہوئی پر عمر نے سلطان سے ١٦٠٣ء
وفانہ کی بیمار ہوکر راہی ملک بقا ہوا اس بادشاہ کی عمر ۳۷ برس کی ہوئی ۹ برس
دو ماہ اوسنے سلطنت کی یہہ بادشاہ افیون بہت کہاتا تہا اور شراب سے

اوسکو ایسی نفرت تہی کہ اپنی قلمرو مین بہت سے شراب خانے ویران کردیے تہے

سنہ ۱۰۱۲ھ ۱۸ - رجب مطابق ۲۲ - دسمبر سنہ ۱۶۰۳ء (۱۰۱۲ھ) مین اوسنے انتقال کیا ٭ سنہ ۱۶۰۳ء

احمد اوّل بن محمّد خان

یہہ بادشاہ تیرہ برس کی عمر مین تخت پر درمیان سنہ ۱۶۰۳ء (۱۰۱۲ھ) کے بیٹھا اوسکی وقت مین
شاہ عباس صفوی بادشاہ ایران نے قیصر روم کے ملک مین دست اندازی
کرکے شہر ایروان اور قلعہ قارص اور سواے اسکے اور کئی مقام فتح کرلیے تھے
اسلئے اوسکو خود چڑہنا پڑا اور شاہ عباس سے لڑائی ہوئے اس حملہ مین بہت
نقصان سپاہ کا بسبب پڑنے برف اور امراض کے ہوا اسی اثنا مین باشندگان
مجر والی نمسا کے ہاتہہ ظلم اوٹہاکر دادخواہ سلطان سے ہوئے سلطان نے
اونکی حمایت کی اور ایک شخص اوسی شہر کا باشندہ انتخاب کرکے تاج اور نشان
اور تیغ مرصع اور فوج دیکر اوس ملک کا حاکم مقرر کردیا اسلئے جو بلاد کہ قیصر المان
سنہ ۱۰۱۴ھ کے والی نمسا نے دبالیے تہے پہر کر سلطنت روم مین شامل ہوگئے سنہ ۱۶۰۵ء (۱۰۱۴ھ) سنہ ۱۶۰۵ء
مین [illegible] مین آکر شاہ نمسا سے صلح کی اور خراج دینا لکہکر دارالسلطنت کو لوٹ گیا

بعد ازان مراد باشا کے ہمراہ فوج کثیر کرکے واسطے سرکوبی جان بولاد حاکم
اکواد اور امیر فخر الدین حاکم لبنان کے بہیجا بعد مقابلہ اور جنگ سخت کے
جان بولاد بہاگ گیا مگر اطراف حلب مین مارا گیا امیر فخر الدین بہی تاب مقابلہ
سنہ ۱۰۲۱ھ کی نہ لایا وہ بہی بہاگ گیا مراد باشا قسطنطنیہ کو لوٹا سنہ ۱۶۱۲ع ۱۰۲۱ھ مین پہر شاہ سنہ ۱۶۱۲ع
ایران سے لڑائی ہوئی شہر تبریز فتح ہوا شاہ عباس سے صلح ہو گئی۔
اسی اثنا مین سلطان کو خبر ملی کہ عیسائی لوگ بارادہ جنگ اپنے گہر و نمین
آلات جنگ کے مہیا کرنے مین مصروف ہین سلطان نے خانہ تلاشی کی بہت
سردار عیسائی قتل کئے گئے۔ بعد ازان پہر ایران پر لشکر کشی ہوئی پر انہون نے
شکست فاحش دی یہہ حال سنکر بادشاہ نے پہر خود جانے کا ارادہ کیا مگر داعی اجل نے
سنہ ۱۰۳۱ھ آوازہ دی اور موت نے آکر سلطان کو درمیان سنہ ۱۶۲۲ع ۱۰۳۱ھ کے گرفتار کر لیا سنہ ۱۶۲۲ع
۱۶۔ تاریخ ماہ ذی القعدہ مطابق ۱۵۔ نومبر کو انتقال کیا یہہ بادشاہ بڑا عیاش
تہا عورتون سے بہت صحبت رکہتا تہا اور مکہ اور مدینہ مین ہر سال بہت کچھ
بہیجا رہتا تہا اور ایک مسجد کلان اسلام بول مین بنام مسجد احمدیہ
اوسکی بنائی ہوئی ہے اور ایک توپخانہ کا حوض بہی اوسکا بنایا ہوا ہے جسکی

زمانہ مین اھل ھالنڈ نے تماکو پینے کا رواج درمیان سنہ ۱۶۰۵ء / ۱۰۱۴ھ اسکی ملک مین ڈلوایا تھا ۔

سلطان مصطفی اول بہائی احمد کا

وقت وفات سلطان احمد اول نے ارکین سلطنت کو یہہ وصیت کی تہی کہ میرے بعد مصطفی خان میری بہائی کو تخت پر بٹھلانا کیونکہ میرا بیٹیا عثمان ابہی ۱۳ برس کا ہے اسلئے مطابق اوسکے وصیت کے اوسکا بہائی بادشاہ ہوا چونکہ یہہ بادشاہ ۱۴ برس سے عورتون مین مقید رہتا تہا اوسمین زنانہ پن نے ایسا اثر پیدا کر دیا تہا کہ حوصلہ بادشاہت کا اور ہمت مردانہ سب زایل ہو گئی تہی اسلئے باتفاق امرا پہر مقید کیا گیا اور عثمان ولد سلطان احمد کو تخت پر بٹھلایا

عثمان ثانی بن احمد اول

سنہ ۱۶۱۸ء سنہ ۱۶۱۸ء / ۱۰۲۹ھ مین عثمان ثانی ابن احمد اول تخت پر بیٹھا اسنے بہی واسطے سنہ ۱۰۲۶ھ
تسخیر ایران کے بسرکردگی خلیل پاشا ایران پر فوج روانہ کی یہہ سپہسالار رومی

اردبیل تک پہنچا اوس جگہہ شاہ عباس سے صلح کرکے درمیان
سنہ ١٦١٨ع سنہ ١٠٢٦ھ ١٦١٨ع کے قسطنطنیہ کو مراجعت کرایا سلطان بہت ناراض ہوا اوسکو
معزول کیا اور بجاے اوسکے چلپی پاشا مقرر کیا یہہ پاشا سپاہگری کے
فن سے خوب ماہر تہا - سکندر پاشا کو واسطے مقابلہ والی پولونیا
کے روانہ کیا ان دونوں مین جنگ عظیم ہوئی بیس ہزار آدمی پولونیا کے
مارے گئے اور دس ہزار اسلام بول مین اسیر ہوکر آئے اونکو سلطان
کے سامنے قتل کیا یہہ معرکہ عجیب ہوا تہا کہ روس - فرانس - پوپ یہہ سب
مددگار والی پولونیا کے تہے پر فوج قیصری ان سب پر غالب آئی
عیسائیون نے جزیہ دینا منظور کیا یہہ بادشاہ عورتون پر بہت مائل رہتا تہا
رات دن عیش و عشرت مین گذارتا تہا ایک روز شہر کے مفتی کی بیٹی سے
جو بہت خوبصورت تہی نکاح کرلیا امرا عسکر اور ارکان دولت اس حرکت
سے ناخوش ہوگئے کہ غیر کفو مین سلطان نے عقد کیا اسواسطے کیا اتفاق
سنہ ١٦٢٢ع اونہی دنون مین درمیان سنہ ١٠٣١ھ ١٦٢٢ع کے سلطان نے ارادہ حج کعبہ کیا اور
خیمہ شہر کے باہر حسب دستور استادہ کیا گیا فوج مین یہہ افواہ ہوگئی تہی کہ سلطان

یہہ ارادہ ہے کہ حج کے بہانہ اس ملک سے باہر جاکر نئی فوج بہرتی کرکے
پرانی سپاہ کو نکالدیگا اسلئے تہرا بلوا ہوا انجام کار عثمان کو بصد خواری اور
ذلت کے قتل کیا گیا اب سلطنت عثمانی مین تہرا خلل پڑگیا شاہ ایران نے
یہہ ماجرا سنکر دست درازی قیصر کے ملک مین خوب کی ۔ عمائد قیصر نے تخت
کو خالی رکہنا مناسب نجانکر پہر اوسی مصطفی کو عورتون مین سے لاکر بادشاہ بنایا
پر وہ سوا ے زنانہ مین کے اور کچہہ نسیکہا تہا سلطنت کی ہرگز لیاقت نرکہتا
سنہ ۱۶۲۲ء تہا پہر تخت سے اوتار اگیا یہہ مصطفی اٹہہ تاریخ ماہ رجب سنہ ۱۰۳۱ھ مین شہید ہوا سنہ ۱۰۳۱ھ
لوگون نے متفق الرای ہوکر مرادخان رابع کو بادشاہ روم کا مقرر کیا ۔

سلطان مرادخان الرابع بن احمد

سنہ ۱۶۲۳ء یہہ بادشاہ پندرہ برس کی عمر مین درمیان سنہ ۱۰۳۲ھ تخت روم پر بیٹہا دوسری رکن سنہ ۱۰۳۲ھ
حسب دستور جامع ایوب مین گیا تلوار کمر سے باندہی گئی اور سب رسوم کی گئین اس
بادشاہ کے وقت مین بہی ایران سے کئی دفعہ لشکرکشی ہوئی اور بغداد فتح
ہوئی اور پہر چہین گئی اور بہت سے آدمی بغداد کے گلیون مین سپاہ ایران

کے ہاتھ سے ایسے مقتول ہوئے کہ خون کی نہر بہ نکلی شاہ عباس نے
ابوبکر پاشا کو زندہ گرفتار کر کے لوہے کے پنجرے مین بٹہلا کر ایک کشتی پر
سوار کر کے دریاے دجلہ مین لیجا کر آگ لگا کر جلا دیا اور ونوجی افندی اور عمر
افندی سرداران لشکر روم کو پہانسی دی اور محمد پاشا ولد ابوبکر پاشا کو
خراسان کی طرف روانہ کر کے قتل کر دیا اور مدت تک شاہ عباس
بغداد مین رہا پہر حافظ پاشا کے مقابلہ کو موصل پر گیا وہ شہر بہی فتح کیا اگرچہ
کئی دفعہ حافظ پاشا اوسے لڑا اور کئی دفعہ قسطنطینیہ کو گیا اور فوج کثیر
لایا مگر شاہ عباس کا کچھہ نکر سکا ایک دفعہ بڑی بہاری لڑائی ہوئی حافظ پاشا
بہاگ گیا مال غنیمت ایرانیون کے ہاتھہ آیا ایک بہاری توپ جسکو نہ
لیجا سکا زمین مین داب گیا تہا اوسکو شاہ ایران نے نکلوا کر اصفہان
مین رکھوا دیا بعد ازان جب شاہ عباس اصفہان مین فوت ہوا
اور روم مین اوسکے وفات کی خبر پہنچی تب خسرو پاشا
ایک لاکھہ پچاس ہزار سپاہ لیکر روانہ ملک عجم کو ہوا اور ایرانیون
پر غالب آ کر شہر موصل کو لوٹ لیا مگر اوسوقت مین سرداران اور پاشایان

دوم مین بڑا فساد ہورہا تہا ہزارہا آدمی مارے گئے تہے اور
امیر فخرالدین حاکم لبنان نے شاہ فرانس لوییز سوم سے دوستی پیدا
کرلی تہی اسلئے یہہ مہم ملتوی رہی بلکہ سرکوبی حاکم لبنان کی مقدم سمجھکر
احمد پاشا کو فوج دیکر اوسکے مقابلہ کے واسطے روانہ کیا پر لشکر
شاہی کو شکست ہوئی فیروز آغلے کو حکم ہوا اوسنے امیر مذکور کو شکست
دی اور بہگا دیا مگر احمد پاشا نے اوسکا پیچھا نہ چھوڑا اوسکو زندہ گرفتار
کیا اور سلطان روم کی خدمت مین لاکر حاضر کردیا سلطان نے اوسکا جرم
معاف کردیا اور اوس کو اپنے پاس نظر بند رکھا اتفاق سے ایک
روز یہہ خبر آئی کہ اس امیر کے پوتے نے شہر بیروت لوٹ لیا ہے
اور احمد پاشا کو اوس نے دمشق کے نواح مین شکست دی ہے
اس سے خفا ہوکر اوس امیر کو قتل کیا اور امیر مسعود اور امیر حسین جو
اوس کے دو بیٹے بہی اوس کے ساتہہ نظر بند تہے اون کی گردن
مارنے کا بہی حکم دے دیا تہا مگر بسبب شفاعت امرا کے
اون کی جان بخشی ہوئی —

بعد ازان درمیان سنہ ۱۰۴۸ھ مین سلطان خود لباس عربی سپاہانہ سنہ ۱۶۳۸ء
پہن کر ایک لاکہہ سپاہ لیکر بغداد پر آیا متصل مقبرہ امام ابو حنیفہ
کے خیمہ کیا اور لشکر ایران جو بغداد مین تہا اوس سے سخت مقابلہ ہوا
پچاس ہزار آدمی ایرانی مقتول ہوے بغداد فتح کیا اور ایک ہزار
ایرانی اسیر آئے اون کو اپنے سامنے تلوار سے قتل کروا دیا
پہر نقارہ فتح کا بجاتا ہوا قسطنطنیہ کو مراجعت کی وہان آکر عارضہ بخار مین
مبتلا ہوا اور اپنے چہوٹے بہائی ابراہیم کے قتل کرنے کا حکم دیا اونکی
مان نے ابراہیم کو چہپا دیا اور مشہور کر دیا کہ ابراہیم مارا گیا حکم ہوا کہ
اوسکی نعش دکہلائی جاوے حکیم جو معالج بادشاہ کا تہا اوس نے
عرض کی کہ حضور بیمار ہین اس حالت مین نعش مردہ کے دیکہنے سے
زیادہ بیماری بڑہ جاوے گی بعد صحت پانے کے کچہہ مضایقہ نہین ہے
اسطرح پر اوس کی جان بچی بعد چند روز کے سلطان مذکور ماہ شوال
مطابق ۷ - ماہ فروری کو سنہ ۱۰۴۹ھ مین راہی ملک بقا ہوا —
کہتے ہین کہ یہہ بادشاہ شراب بہت پیتا تہا اوسکی زیادتی سے وہ بیمار ہو کر

ابراہیم ابن احمد

سنہ ۱۰۴۹ھ یہہ بادشاہ درمیان سنہ ۱۰۴۹ھ کے تخت نشین ہوا جب اوس کی تخت نشینی ۱۶۴۰ء
کا وقت آیا تو ارکان دولت محلسرا کے دروازہ پہ گئے اور اطلاع کی
اور مطلع تمہارے بہائی کا انتقال ہوگیا ہے تم رخت شاہانہ پہن کر
رونق بخش تخت قیصری کے ہوجاو یہہ سنکر ابراہیم کے تمام بدن پر لرزہ
پڑگیا وہ سمجہا کہ سلطان مراد نے اوس کی آزمایش کے واسطے یہہ حیلہ
کیا ہے اسلئے اوسنے کہا کہ مین فقیر ہون دنیا سینے ترک کر دی ہے
مجکو بادشاہت درکار نہین ہے جب لوگون نے مراد کی نعش لاکر اوسکو
دکہلائی تب اوس کو یقین اونکا ہوا حکم دیا کہ اس کو بعزت تمام گورستان مین
دفن کرو پھر سردارون نے اوس کو محلسرا سے باہر نکالا چونکہ روز ولادت
سے اب تک کبہی گہوڑے پر سوار نہوا تہا عورتون مین قید رہتا تہا اسلئے
اوس کو تخت روان پر سوار کرکے مسجد مین لائے اور حسب رسم
عثمانی تلوار بندہوائی گئی تو پہین سلامی کی چلین یہہ بادشاہ چیچک رو ضعیف العقل

بتّیس سالہ ڈرپوک بہت تھا سواے گفتگو اور عادات زنانہ کے اور
کچھ سلیقہ اوس مین نہ تہا اسلئے اوسنے یہہ انتظام کیا کہ پانسو پچاس عورتین
خوبصورت جمع کین اور اون کے ساتہہ عیش و عشرت مین مصروف ہوا
زمام سلطنت وزیرون کے ہاتہہ مین دیدی وزیرون نے بہی انتظام
سنہ ۸۴۵ھ ملکی مین بہت کوشش نمک حلالی سے کی درمیان سنہ ۸۴۵ھ ۱۴۴۱ء کے نصاری سنہ ۱۴۴۱ء
نے قیصر روم کے جہازون کو سمندر مین کچھ مزاحمت پہنچائی تہی اسواسطے
چارسو جہاز جنگی واسطے تادیب نصاری کے جزیرہ مالطہ کو روانہ ہوئے
سنہ ۸۵۲ھ اور فتح پاکر لوٹ آئے اور سنہ ۸۵۲ھ ۱۴۴۸ء مین کئی لڑائیان عیسائیون سے سنہ ۱۴۴۸ء
ہوئین پر حسن تدبیر ارکان دولت سے کسی طرح کی خرابی نہ ہونے پائی
مگر سرداران سپاہ نے تب دیکہا کہ سلطان اور اوس کا وزیر اچہی
پاشا رات دن لذات جسمانی مین مصروف رہتے ہین اور اسکا
چرچا جابجا ہو رہا ہے اور سلطان کو انتظام ملکی سے کچھ تعلق نہین ہے
اسلئے ارادہ کیا کہ اسکو قتل کر ڈالین سلطان یہہ خبر سازش کی سنکر
گہبرایا وزیر اور امرا کو زر کثیر دیکر جان بچائی مگر سردارون نے اوسکی بیٹی

ہفت ماہ کو براے نام سلطان روم مقرر کیا اور ابراہیم پہر زنانخانہ
مین قید کر دیا چند افسران شاہی نے پہر چاہا کہ بادشاہ کو قید سے باہر
نکالین پر جب افسرون کے راے سے وہ محبوس ہوا تہا اونہون نے
اوسکا کام تمام کر دیا زنان خانہ ہی مین قتل کر ڈالا یہہ واقعہ ۸ تاریخ ماہ
سنہ ۱۶۴۹ء سلاطین جولائی ۱۶۴۹ء مین واقع ہوا اس بادشاہ نے ۲۹ برس کی عمر پائی ۹ برس سنہ ۱۰۵۹ھ
اوسنے بادشاہت کی —

محمد الرابع بن
ابراہیم المقتول

سنہ ۱۶۴۹ء محمد خان چہارم سات مہینے کی عمر کا بچہ شیرخوار ۱۶۴۹ء ۱۰۵۹ھ مین بادشاہ سنہ ۱۰۵۹ھ
مقرر ہوا اوس کی والدہ کوسم سلطان ترک کی حاکمہ تہی سردارون نے
عورت کی حکومت منظور نکر کے شر اور بلوا برپا کیا آخرکار سلیمان خواجہ سرا نے
سنہ ۱۶۵۱ء کوسم سلطان کو قتل کیا ۱۶۵۱ء ۱۰۶۲ھ تک فساد اور خانہ جنگی کی آتش سنہ ۱۰۶۲ھ
فرو نہوئی اور ۱۶۵۲ء ۱۰۶۲ھ مین چالیس بار زلزلہ روم مین ہوتا رہا
سنہ ۱۶۵۳ء بہت نقصان جان اور مال کا ہوا اور ۱۶۵۳ء ۱۰۶۳ھ سے لے کر سنہ ۱۰۶۳ھ

سنہ ۸۶۲ھ سنہ ۸۵۳ھ ۱۴۴۹ء تک درمیان بادشاہون اور امراء کے قتل کا بازار سنہ ۱۴۵۵ء

گرم رہا کئی بادشاہ مارے گئے سلطان اسلم سن نابالغ تھا کوئی شخص

اوس کے باپ کو خاطر مین نہ لاتا تھا انجام کار کو مولی محمد نام ایک شخص

وزیر ہوا یہہ شخص بڑا عاقل اور مدبر تھا اس نے بہت اچھا انتظام

کیا اکثر جگہہ نصارے پر غالب آیا اور جزیرہ سنیدوس وغیرہ فتح کیے۔

سنہ ۸۶۸ھ سنہ ۸۶۸ھ ۱۴۶۴ء بلاد سرب پر لشکر کشی کی ایک لاکھ پچاس ہزار عیسائی سنہ ۱۴۶۴ء

مقتول ہوئے اور وہ مظفر و منصور ہو کر قسطنطنیہ کو پھرا اوس وزیر

با تدبیر کی راے صایب سے سلطنت روم ادہر نو بارہ رونق ہوئی

پر افسوس ہے کہ اوس کی زندگی نے وفا نہ کی پانچ برس تین مہینے

سنہ ۸۷۳ھ اوس نے اچھی طرح پر وزارت کی ۱۰ تاریخ ماہ ربیع الاول سنہ ۸۷۳ھ ۱۴۶۸ء سنہ ۱۴۶۸ء

مین وہ فوت ہوا —

وقت نزع کے سلطان محمد خان اوس کے پاس گیا اور بہت حسرت اور

افسوس کیا اور پوچھا کہ مجھکو کچھہ وصیت کرو وزیر نے جواب دیا کہ امور سلطنت

مین عورتون کی رلے پر نہ چلنا اور ان کو اس کام میں دخل کرنا اور عورتون

صحبت مین غافل نهونا سپاه کو خوش رکهنا ایک آدمی بهی سپاه سے کم نکرنا
اور عیسائیون سے برابر جهاد کرنا اونکو کبهی مهلت ندینا القصه بعد اوس کی وفات
کے سلطان نے اوس کے بیٹے احمد پاشا کو خلعت وزارت کا
دیا یهه اپنے باپ هی کی مانند نمک حلال بیدار مغز نکلا اوس سے بهی بهت
کار نمایان ظهور مین آئے چنانچه قلعه کندیا پر ۲۲ برس سے یورش هو رهی
سنه ۱۰۷۵ھ تهی وه قلعه فتح نهوا تها سنه ۱۶۶۵ء مطابق ۱۰۷۵ھ مین احمد پاشا اوس مهم پر گیا اور سنه ۱۶۶۵ء
سنه ۱۰۷۹ھ سنه ۱۶۶۹ء مطابق ۱۰۷۹ھ وه قلعه فتح کر کے مظفر اور منصور هو کر لوٹا پهر درمیان سنه ۱۶۶۹ء مطابق ۱۰۷۹ھ سنه ۱۶۶۶ء
کے ملک روم مین سوا جنگ وجدل کے زلزلے پے در پے ایسی
سخت آئے کہ اکثر شهر تباه هو گئے پهاڑ تک پهٹ گئے مرض طاعون سے هزارها
مرد و زن جان بحق هوئے اور کثرت برف اور شدت سرما سے بیشمار
مویشی اور پرند مر گئے - اسی بادشاه کے وقت مین درمیان اورشلیم
کے ایک یهودی نے دعوی کیا کہ مین مسیح ابن مریم هون چونکه
وه شخص فصیح زبان دراز و خوبصورت آدمی تها بهت سے یهودی
اور نصاری اوس پر ایمان لے آئے اس شخص کو شعبده بازی مین

بہی کمال مہارت تھی اسلئے لوگ اُسکے فریب مین پھنستی تھی حاکم بیت المقدس
نے چاہا کہ اُسکو گرفتار کرے وہ بہاگ کر اسلامبول مین آگیا احمد پاشا نے
اُسکو گرفتار کیا عیسائی لوگ روپیہ نذرانہ کا سلطان کو دیکر قید خانہ مین اُسکی
زیارت کرنے کو آتے تھے اور اُس کے پیر پکڑتے اور چومتے
تھے سلطان محمد خان بہی اُسکی ملاقات کو گیا اور کہا کہ مین تیرا امتحان
کرتا ہون تو میدان مین کھڑا ہو جا مین لشکریون کو حکم دیتا ہون وہ تجہپر
تیر باران کرین گے دیکہون تجہپر تیر کا اثر ہوتا ہے یا نہین یہہ سنکر
مسیح کذاب بادشاہ کے قدمون پر گر پڑا اور کہا کہ مین طاقت امتحان کی
نہین رکھتا ہون سلطان نے حکم دیا کہ اسکو قتل کرو وہ فوراً مسلمان ہو گیا
اور اس بیہودہ دعوے سے اُسنے توبہ کی۔ اسی طور پر اسی بادشاہ کے
وقت مین ایک اور شخص نے دعوے کیا تھا کہ مین مہدی موعود
ہون وہ بہی قتل کیا گیا +

سنہ ۱۶۷۳ء ۱۰۸۴ھ مین درمیان ماہ رمضان کے سلطان کے بیٹا پیدا ہوا اُسکا سنہ ۱۶۷۳ء
نام سلطان احمد رکھا گیا اسی خوشی مین کئی روز تک عیش و عشرت

سنہ ۱۶۸۱ع کی محفل آراستہ رہی سنہ ۱۶۸۱ع / ۱۰۹۲ھ مین احمد پاشا وزیر سلطان کا بیس برس سنہ ۱۰۹۲ھ
چھہ ماہ وزارت کرکے فوت ہوا پھر کئی وزیر معزول اور منصوب ہوئے
احمد پاشا کی لیاقت کا کوئی آدمی نہ نکلا آخر کار سپاہ ینک چری سلطان
سے ناراض ہوگئی اور چاہا کہ فتنہ برپا کرے سلطان نے خود ہی تخت سے
دست بردار ہوکر اپنے بہائی سلطان سلیمان خان ثالث کو تخت پر بیٹھا
دیا اور آپ گوشہ عافیت مین جا بیٹھا یہہ بادشاہ شکار کرنا بہت پسند کرتا
سنہ ۱۶۸۷ع تھا اُسنے ماہ جمادی الاولی مطابق ماہ جنوری سنہ ۱۶۸۷ع / ۱۰۹۷ھ مین درمیان سنہ ۱۰۹۷ھ
ایام سلطنت لوئیز چہار دہم شاہ فرانس کی سلطنت سے دست برداری کی تھی

سلیمان خان ثالث

بن ابراہیم

یہہ بادشاہ درمیان سنہ ۱۶۴۲ع / ۱۰۵۲ھ کی پیدا ہوا تھا اور درمیان سنہ ۱۶۸۷ع / ۱۰۹۷ھ کے
تخت نشین ہوا اُسوقت ۴۵ برس کی عمر اُسکی تھی اس کی تخت نشینی
کے بعد سپاہ ینک چری سیاوش پاشا وزیر کو قتل اُسکی دہلیز پر
جا کر کر دیا اور تین سو آدمی اس ہنگامہ مین مارے گئے سپاہ اور اسکے سردار

فوج کی بگڑگئی اون مین باہمی جنگ وجدل ہونے لگی اس سبب قضا رہی
ہر طرف سے غالب ہوگئے اور کوئی متوجہ دشمن کے دفع کرنے کیطرف
متوجہ نہوا اُسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ والی غسانی ۹۹۹ھ مین شہر بلغراد پر اپنا قبضہ ۱۵۸۸ء
کر لیا سلطان نے ذوالفقار افندی کو بطور وکالت شاہ غسا کے پاس
بھیجا والی غسا نے ایلچی سے کہا کہ جب میرے سامنے آوے
تو سجدہ کرے اگر یہہ منظور ہے تو آوے وکیل نے قبول نکیا
اسی جواب وسوال مین دس مہینے گذر گئے سلطان سلیمان گھبرا گیا
اور بہت ناراض ہوکر والی غسا پر چڑہائی کی بڑی بہاری لڑائی ہوئی
آخر کو غالب آیا اور اپنا ملک اُسکے قبضہ سے چھڑا لیا اور بلغراد کی
حکومت علی مصطفی پاشا کی غسا پہ فوج روانہ کی چونکہ اُسوقت مین
خزانہ خالی تھا تمام آلات طلا اور ظروف چاندی کے گلا کر سکے بنوا کر
لشکر کو خرچ دیدیا اور بذات خود ایک لاکھ آدمیون کی جمعیت سے شہر
بلغراد پر آیا وہ بھی چھڑا لیا وہان سے مظفر اور منصور ہوکر سلطان
نے قسطنطنیہ کو مراجعت کی ۲۶ تاریخ ماہ رمضان مطابق ۲۳

سنہ ۱۶۹۱ء جنوری سنہ ۱۶۹۱ء ۱۱۰۲ھ مین تین برس نو مہینے سلطنت کرکے مرض استسقا مین سنہ ۱۱۰۲ھ
مبتلا ہوکر انتقال کیا اِس بادشاہ کو تعمیر مکانات اور باغون کے لگانے
کا بہت شوق تہا ‫*

احمد ثانی
بن ابراہیم

بعد رحلت پانے سلیمان ثالث کے احمد خان ثانی بن سلطان ابراہیم
مسند سلطنت مرحوم پر بیٹھا ارکان دولت نے حیاتی زادہ حکیم باشی
کو قید کروا دیا اوسپر یہہ الزام لگایا گیا کہ اُسنے آب و نان سلیمان کا بند کرکے
اُسکو مار دیا ہے اور احمد خان کوپراوغلی مصطفی پاشا کو واسطے
جنگ شاہ نمسا کے روانہ کیا مصطفی پاشا اور نصارے کا پہر مقابلہ
ہوا چونکہ مصطفی دلیر آدمی تہا بے خوف فوج کے آگے آگے چلا جاتا
تہا دشمن کی سپاہ سے کسی نے گولی ماری گہوڑے سے گر کر
شہید ہوا فوج مرحوم بعد مرنے سپہ سالار کے تتر بتر ہوگئی پر لشکر عربی
اہل اسلام کا نصارے پہ غالب آیا اُسکے بعد علی پاشا منصب

وزارت پر منصوب ہوا چونکہ وہ بدمزاج تہا اسواسطے اُس سے لوگ متنفر
ہو گئے سلطان نے اُسکو معزول کر کے جزیرہ قبرس مین بہیجدیا
اور حاجی علی کو عہدہ وزارت کا دیا شاہ نمسا نے فرصت پاکر شہر
بلغراد کا پہر محاصرہ کر لیا اسلئے ۲۵ تاریخ ماہ ذی القعدہ سنہ ۱۲۹۴ع کو ۱۱۰۴ھ
فوج کثیر اسلام بول سے اُسکی تنبیہ کے لئے روانہ ہوئی اسی سال مین
ایک ربع شہر قسطنطینیہ کا آگ سے جل کر خاک سیاہ ہو گیا تہا حاجی علی
عہدہ وزارت سے برطرف ہوا ایک اور شخص مصطفے نام وزیر ہوا
سبب شاہ نمسا نے فوج اسلام کے آنے کا حال سنا محاصرہ چہوڑ
کر بہاگا شاہ لنڈن اور شاہ ہالنڈ نے درمیان قیصر روم اور والی
۱۱۰۵ھ نمسا کی صلح کرا دی پہر ماہ محرم سنہ ۱۶۹۳ع ۱۱۰۵ھ مین قسطنطینیہ مین آگ لگی ایک حصہ
شہر کا جل گیا مصطفے وزارت سے برطرف ہوا احمد پاشا وزیر ہوا
اس وزیر نے نصاری کو ممانعت کلی کر دی کہ کوئی عیسائی لباس رنگین
اور زرد جوتی اور سمور کی ٹوپی نہ پہنے پاوے اور گہوڑے پر سوار
نہ ہونے پاوے صرف اُنکو چاہئے کہ سیاہ لباس اپنا پہنین اور کمر بند بہی

سوار ہوا کر بن تھا اور درمیان مسلمان اور عیسائی کے فرق رہے چند روز
کے بعد بادشاہی بطرف ہوا سو رہلی علی حاکم شہر طرابلس
ایک سنا مد کا خدمت وزارت پر ممتاز ہوا اس بادشاہ نے چار
سنہ ۱۱۰۶ھ سنہ ۱۶۹۴ع برس سلطنت کی ۱۱ تاریخ جمادی الآخرہ مطابق ۲۷ جنوری سنہ ۱۶۹۴ع ۱۱۰۶ھ میں
مرض استسقا میں مبتلا ہو کر داعی اجل کو لبیک کہکر چلدیا ◆

مصطفیٰ خان ثانی
ولد محمد خان رابع

سنہ ۱۱۰۶ھ سنہ ۱۶۹۴ع یہہ بادشاہ اسی سال میں یعنی سنہ ۱۶۹۴ع ۱۱۰۶ھ میں تخت پر بیٹھا اسنے تخت پر
بیٹھتے ہی ایک فرمان اس مضمون کا لکھوایا کہ اعدا دین چار طرف سے ہجوم
کر رہے ہیں مومنون کو درست نہیں ہے کہ آسایش سے گھر میں بیٹھ رہیں
میرے اجداد اور آبا ہمیشہ نصاریٰ سے جہاد کرتے رہے ہیں اسلیئے
میں بھی چاہتا ہوں کہ نصاریٰ کے ساتھ لڑون پس ای مسلمانو میری
اطاعت کرو کیونکہ میں خلیفہ وقت ہون یہہ اشتہار عام کرکے جنگی
جہاز واسطے جہاد کے طیار کیئے اور سپرد کیے حسین پاشا کی نصاریٰ کے

مقابلہ کو روانہ کئے حسین پاشا نے بحر ابیض مین جا کر جزیرہ سافس
فتح کیا اور سلطان نے بذات خود لشکر مرقوم کے ہمراہ اکر والی نمسا کو شکست
فاحش دیکر اُسکا توپخانہ چھین لیا اور اکثر قلعے منہدم کر ڈالے پہر تمام
موسم سرما درمیان شہر ادرنہ کے مقیم رہنا شروع کیا مین ایک فوج
شاہی واسطے مدافعت والی نمسا کی اُس جگہہ چہوڑ کر معہ اسیران
نصارے اور توپخانہ کے جو نصارا سے چھین لیا تہا بتمام شوکت و حشمت
داخل قسطنطنیہ ہوا *

اُنہین دنون مین خبر پہنچی کہ روس نے قلعہ ازوف کا محاصرہ کر لیا ہے
سلطان نے واسطے مدافعت روس کے لشکر جرار روانہ کیا فوج
شاہی نے اُس سے لڑائی کرکے تیس ہزار روسی میدان جنگ
مین قتل کئے اور مظفر و منصور ہو کر بازگشت کی سلطان نے ایک
لاکہ سپاہی اپنے ہمراہ لیکر والی نمسا سے پہر جنگ کرنے کے واسطے
کوچ کیا چنانچہ فتح پاکر مراجعت کی۔ پہر خبر آئی کہ شاہ نمسا لڑنیکے ارادہ سے
اور فوج کو بہرتی کر رہا ہے یہہ سنتے ہی سلطان بذات خود پہر روان

ہوا اور الماس پاشا کو اپنے آگے بہیجا الماس پاشا مارا گیا شاہ لندن اور
شاہ ہالنڈ نے بیچ بچاؤ کرکے والی غسلے سے صلح کروادی یہہ صلح
۱۶۹۹ع درمیان سنہ ۱۱۱۱ھ ۱۶۹۹ع کے ہوئی تھی سلطان شہزادہ مفتہ کو لوٹ آیا چند روز
وہان کا سیر وشکار کرکے قسطنطنیہ مین آیا سرداران سپاہ اس صلح سے
ناراض ہوئے اور بادشاہ سے پہر گئے جب بادشاہ نے دیکہا کہ سپاہ
کی آنکہین بدلی ہوئی ہین اپنے بہائی کو تخت وتاج دیکر خود سلطنت سے
علیحدہ ہوگیا اس فساد مین مفتی کبیر شہر کا مارا گیا ونیز اُسنے بادشاہت
کی ایکسال بعد درمیان سنہ ۱۱۱۲ھ کے انتقال کیا ۔

احمد ثالث بن محمد

یہہ بادشاہ اپنے بہائی کی وفات سے ایک برس پیشتر تخت پر بیٹہا
وقت جلوس کے وہ یہہ سمجہتا تہا کہ خود سر لوگ افندی شیخ الاسلام
مار ڈالا سلطان ۱۱۱۵ھ تک وہ ... صاحب اختیار ہوگیا
اور امور سلطنت پر قبضہ پایا اُس وقت

بعض مفسدین کو قتل کیا اور بعض کو معزول کر دیا اور
تھوڑے ہی عرصہ مین کئی وزیر مقرر کئے اور بسبب نالیاقتی کے برخاست
سنہ ۱۷۱۰ع کئے آخرش علی پاشا کو وزیر مستقل کیا اوسی سال یعنی سنہ ۱۱۲۲ھ سنہ ۱۷۱۰ع
مین درمیان بادشاہان یورپ کے سخت لڑائیان ہوئین چنانچہ
پطرس شاہ روس نے ملک سویڈن پر چڑہائی کی اور شاہ سویڈن
کارلوس پر غالب آگیا کارلوس بہاگ کر قیصر روم کے پاس پناہ
لینے کو آیا قیصر نے اوس کو پناہ دی اسی واسطے شاہ روس
نے قیصر کے قلمرو مین مزاحمت کرنی شروع کر دی اوسکی تادیب
کے واسطے محمد پاشا کو حکم ہوا اگرچہ محمد پاشا اوس پر غالب آیا مگر صلح
کرکے واپس چلا آیا سلطان کو یہہ صلح نامنظور ہوئی اس جرم مین محمد
پاشا کو خدمت وزارت سے موقوف کر دیا اور یوسف پاشا کو
اوس کی جگہہ منسوب کیا آخرکار درمیان سنہ ۱۱۲۸ھ ۱۷۱۶ع کے ایک صلح نامہ
شاہ روم اور شاہ روس بیچ بیس برس کی میعاد کا لکہا گیا بعد ازان قیصر
نے یوسف کو بہی معزول کیا سلیمان پاشا کو اوسکی جگہہ مقرر کیا اور حکم دیا

کہ کارلوس کو اوس کے ملک مین پہنچادیوے اور اوس کے خرچ
کے واسطے روپیہ خزانہ شاہی سے دیا دیوے کارلوس نے دس لاکہہ
روپیہ طلب کیا حکم ہوا دیدو اوس کے بعد دس لاکہہ اور مانگا سلیمان
پاشا اس بات سے ناراض ہوگیا اور حکم دیا کہ کارلوس کو جیتا ایک
قیصر سے لڑادو اوس وقت کارلوس کے پاس صرف تین سو
پیادے تھے اون کو لیکر ۲۶ ہزار سپاہ قیصر سے مقابلہ کیا خود گرفتار
ہوا سلیمان پاشا نے اوس کو قلعہ میں طاشین قید کردیا بعد چندروز کے
دیموتیکا مین اوس کو بہیج دیا سلطان نے واسطے خرچ کارلوس کے
کچھہ درماہہ مقرر کردیا اور سلیمان کو اس قصور مین کہ بے حکم سلطان کے
اوس نے زیادتی کیون کی موقوف کردیا اوس کی جگہہ ابراہیم پاشا مقرر ہوا
۱۲ روز کے بعد اوسکو بہی معزول کیا علی پاشا کو بجاے اوس کے
مقرر کیا کارلوس حسب الطلب اپنی ہمشیرہ کے سوئیڈن کو گیا قیصر نے بکمال عزت
اوس کو رخصت کیا چنانچہ چہہ سو سوار اوس کے ہمراہ کردیے اور آٹھہ اسپ
اسپ پا سازو زین مرصع اور ایک قبا اور شمشیر جواہرنگار اوس کو عطا کی اور سنہ ۱۷۱۴ع ۱۱۲۶ھ

سنہ ۱۷۱۴ع — سنہ ۱۱۲۶ھ

پھر وہ رخصت ہوا کارلوس بڑا احسان مند قیصر روم کا ہو کر باعزاز تمام اپنے ملک کو گیا ✣

پھر درمیان ۱۱۲۷ھ فوج روم نے اکثر بلاد اور جزائر بنادقہ پر قبضہ پایا والی نمسا نے عہد شکنی کر کے قیصر کی لشکر سے پھر لڑائی شروع کر دی علی پاشا مارا گیا فوج کو شکست ہوئی خلیل پاشا حاکم بغداد اسکی جگہ مقرر ہوا وہ خلعت وزارت کا قسطنطنیہ سے پاکر شہزادہ بلغراد کی راہ بلغراد میں پہنچا اوس نے بھی شکست پائی اس سبب وہ بھی معزول ہوا اوس کی جگہ محمد پاشا وزیر ہوا آٹھ مہینے کے بعد وہ بھی برخاست ہوا بعد ازان داماد ابراہیم پاشا کا تقرر ہوا ۱۱۲۹ھ مین والی نمسا سے صلح ہو گئی اس بادشاہ کے عہد مین ایکسو چالیس دفعہ شہر قسطنطنیہ مین آگ لگی اور بہت مکان جلکر خاک سیاہ ہو گئے اور شاہ روس اور والی پولینڈ سے صلح ہو گئی۔ لشکر روم نے ایران پر چڑھائی کی نہاوند اور تبریز تک فوج آئی شاہ ایران نے پیام صلح کا کیا سلطان نے اس شرط پر منظور کیا کہ شاہ ایران نے جو جو شہر سلطنت روم کے دبائے ہین

وہ جو از سلطان کے کر دیئے ابھی یہہ گفتگو طے نہ ہونی پائی تھی کہ
شاہ ایران مرگیا اور اوس کی جگہہ اوسکا بیٹا شاہ طہماسپ ثانی نے
تخت ایران پر بیٹہا اوس کے وقت مین نادر شاہ سپہسالار ایران
کا تبریز پر آیا اور فوج روم سے صف آرا ہوکر شکست دی سلطان
نے اور لشکر واسطے مہم ایران کے طیار کیا تہا کہ ناگاہ فوج قیصری
مین فساد برپا ہوگیا ابراہیم پاشا مقتول ہوا اور ماہ محرم ١١٤٣ھ مین
سپاہ خودسر نے سلطان احمد خان ثالث کو تخت سے اوتار دیا اور
محمود اوّل کو تخت پر بٹہلایا اس خلع کے بعد یہہ بادشاہ چہہ برس زندہ رہا
درمیان ١١٤٩ھ کے فوت ہوا

محمد خامس بن مصطفی ثانی

جسکو محمود اول کہتے ہین

محمود اوّل

بروقت تخت نشینی اس بادشاہ کے سپاہ خودسر نے بڑا فساد برپا کیا تہا قریب
چہہ ہزار سپاہ کے مارے گئے اور کئی پاشا مقتول ہوئے آخرکہ ابراہیم پاشا ولی

حلب وزیر ہوا اوس نے بعض سرکشون کو قتل کیا اور بعضون کو معزول
کیا چند روز کے بعد وہ بہی برطرف ہوا اوس کی جگہہ عثمان پاشا وزیر
ہوکر براہ دریا مصر کو روانہ ہوا اثناء راہ مین شاہ ہسپانیہ نے اوس کے
کئی جہاز درہم برہم کر دیئے اور چند جہاز پکڑ کر شہر مالطہ اوس کی فوج
لیگئے جبکہ لنگرگاہ مالطہ پر یہہ جہاز پہنچے اوس وقت شہری لوگ قیدیونکا
تماشا دیکہنے کو آئے ایک شخص قوم فرانسیس سے مسمی ارنود
مالطہ کا قیصر روم کے جہازون کی سیر کرتا ہوا پہرتا تہا اوس نے
ایک گوشہ مین عثمان پاشا کو بے توشہ مجروح پایا اوس نے حکام
ہسپانیہ کو کچہہ روپیہ دیکر عثمان کو اپنے گہر مین لاکر علاج کیا جب اوس نے
صحت پائی مصر لیگیا وہان سے قسطنطنیہ کو گیا عثمان اوسکا نہایت
ممنون احسان ہوا اوس کو بہت روپیہ اس خدمت کے عوض دیا۔
سنہ ۱۱۴۵ سنہ ۱۷۳۲ع ۱۱۴۵ھ مین طوپال عثمان پاشا کو ایران پر چڑہائی کرنے کا حکم سنہ ۱۷۳۲م
ہوا اوس نے نواح بغداد پر طہماسپ ثانی بادشاہ عجم کو شکست دی اور
کردستان تک اسکا پیچہا کیا مراجعت کی بعد ازان سلطان محمود اول نے چار شخص یعنی

عارف پاشا - ابراہیم پاشا - رستم پاشا - احمد پاشا
کو فوج کثیر دیکر ایران بھیجا ان پاشاؤن نے کرمان - شاہ دستا
اردلان ہمدان فتح کئے طہماسپ ثانی چالیس ہزار سپاہ لیکر مقابلہ مین آیا
شکست کہاکر چلا گیا رومی فوج نے آگے بڑہکر کاشان لوٹ لیا اوسوقت
طہماسپ ثانی نے ایلچی واسطے صلح احمد پاشا کے پاس بھیجا نادرشاہ
اوس وقت مین حاکم سلیسان تہا اوسکو یہہ بات خوش نہ آئی اوس نے
آکر طہماسپ ثانی کو تخت سے اوتار دیا اور اوس کے بیٹے عباس ثالث
کو برائے نام تخت پر بٹہلایا اور قیصر روم کو لکہا کہ جسقدر شہر ملک ایران
کے تمہارے قبضہ مین آئی ہین یا تو اوس سے دست بردار ہوجاؤ
نہین تو لڑائی کرو ابہی تک اس نامہ کا جواب بہی نہ آنے پایا تہا کہ لشکر
ایران کا ہمراہ لیکر بغداد کے پاس پہنچکر رومیون کو شکست دی اور دریای
دجلہ سے پار ہوکر بغداد کا محاصرہ کرلیا قیصر روم نے یہہ خبر پاکر توپال
عثمان پاشا کو اسی ہزار لشکری دیکر نادرشاہ کے مقابلہ پر روانہ
کیا چنانچہ ۹ ماہ صفر سنہ ۱۷۳۴ ۱۱۴۶ کو دریاے دجلہ پر بڑی بہاری لڑائی ہوئی سنہ ۱۷۳۴ع

اس جنگ مین دو بھی غالب آئی نادرشاہ بہاگ گیا اس فتح کی خبر
ہونے سے تین دن تک قسطنطنیہ مین چراغون کی روشنی ہوئی
اور بڑی خوشی قیصر کے محل مین ہوئی نادرشاہ نے پھر جا کر فوج جمع کی
اور بعد تین مہینے کے روہو لیتے پھر مقابلہ کیا دو لڑائیون تک
تو رومی غالب رہے تیسری لڑائی مین قیصر کی لشکر کو شکست ہوئی
طوپال پاشا میدان جنگ مین مارا گیا سلطان یہہ خبر وحشت اثر سنکر بہت
حیران ہوا آخر کار بعد کئی بادشاہون کے محمد پاشا کو نادرشاہ
کے مقابلہ کے واسطے پسند کیا اس تردد ہی مین سب لوگ تھے
کہ چھٹی تاریخ ماہ صفر سنہ ١٧٣٦ع (١١٤٩) مین روس سے لڑائی ہوئی نادرشاہ سنہ ١١٤٩ سنہ ١٧٣٦ع
نے موقع پاکر پے در پے حملے کرکے سپاہ روم کی ہوش بھلا دی
اور اپنی بہادری اور مردانگی کا خوف اون کے دل مین بٹھلا دیا اور شہر
کرکوک تک بہت شہر فتح کر لئے اوس وقت سلطان روم نے بجز صلح
آشتی کے کچھہ چارہ نہ دیکھا آخر کو اس بات پر صلح ہوئی کہ سلطان مراد
چہارم کے وقت مین جو سرحد روم اور ایران کی تھی وہی قایم

بھیجا وے اور شاہ روس سے اس شرط پر کہ بحر اسود میں جہاز رومی نہ آیا کریں اور قلعے شہر
قیصر روم کو شاہ روس نے جو بابت ہیں وہ واپس کر دیوے اور قلعہ ازدف خود منہدم کر دیوے
اور باشندہ اور عیسائیوں کو روسیہ بھی تجارت کرنے کو ملک روم میں آیا کریں اس طرح کے
اقرار درمیان دونوں جانبین کے شہر بلغراد پر لکھی گئی اور شاہ نمسا سے بھی صلح ہو گئی
سنہ ۱۷۳۹ع اور سوا اسپین سے ۲۷ برس تک کا صلحنامہ لکھا گیا اور سنہ ۱۷۳۹ع (۱۱۵۲ھ) میں شاہ سوئیڈن سے بھی ہو گئی سنہ ۱۱۵۲ھ
سنہ ۱۷۴۶ع اور سنہ ۱۷۴۶ع (۱۱۵۹ھ) میں محمد بن عبدالوہاب اور امیر سعود نے ملک عرب میں شرع بھی فتنے اور فساد قائم کر کے سنہ ۱۱۵۹ھ
حرمین شریفین میں جا کر جو کچھ اونسے کیا اوسکو بیان کرنے کے واسطے ایک کتاب جداگانہ لکھی جاوے
تو مناسب ہے ابھی اثنا سے میں سلطان محمود اول بیمار ہو کر ماہ صفر مطابق
سنہ ۱۷۵۴ع ۱۳ دسمبر سنہ ۱۷۵۴ع (۱۱۶۷ھ) میں فوت ہوا یہہ بادشاہ ۵۸ برس کا تھا ۲۵ برس [illegible] سنہ ۱۱۶۷ھ
سلطنت کی —

عثمان ثالث بن مصطفی ثانی

سنہ ۱۶۹۹ع عثمان خان ثالث بیٹا مصطفی خان ثانی کا بھائی محمود اول کا درمیان سنہ ۱۶۹۹ع (۱۱۱۱ھ) سنہ ۱۱۱۱ھ
سنہ ۱۷۵۴ع کے پیدا ہوا تھا قید خانہ ہی میں اوس نے پرورش پائی سنہ ۱۷۵۴ع (۱۱۶۷ھ) میں وہ سنہ ۱۱۶۷ھ

بادشاہ روم کا ہوا چونکہ قید مین ۵۴ برس کے عمر تک رہا تہا اسواسطے
عزلت پسند زیادہ تہا اوسنے سعید افندی کو اپنا وزیر مقرر کیا اور یہ خیال
اسکے کہ خود سر فوج کسی اور کو اولاد سلطان احمد خان ثالث سے بادشاہ
مقرر نہ کرے اس لیے محمد بایزید ابراہیم خان ان سب کو اوسنے
۱۱۶۹ھ قتل کروا ڈالا اوسی کے وقت مین درمیان ۱۱۶۹ھ ۱۷۵۵ء کے دو ثلث ۱۷۵۵ء
شہر قسطنطنیہ کے مکانات اور صدر اعظم کا گہر آتش زدگی سے جلکر سیاہ خاک
۱۱۷۱ھ ہو گئے اور درمیان ۱۱۷۱ھ ۱۷۵۷ء کے سعید افندی کو برخاست کرکے ۱۷۵۷ء
محمد راغب پاشا کو وزیر اپنا مقرر کیا اس بادشاہ نے
شراب نوشی کی بہم یک قلم اپنے قلمرو سے بند کر دی اور
مسجد جامع عثمانیہ جسکی بنا محمود اول نے رکہی تہی تمام و کمال
تعمیر کروا دی ۳ برس اوسنے بادشاہت کی ۱۵ تاریخ
۱۱۷۱ھ ماہ صفر مطابق ۲۹ اکتوبر ۱۱۷۱ھ ۱۷۵۷ء مین اوسنے انتقال کیا ❊ ۱۷۵۷ء

مصطفی خان ثالث بن احمد

بعد انتقال پانے عثمان ثالث کے مصطفی خان پادشاہ ہوا اور
راغب پاشا وزیر سے اوس نے اپنی بہن صالحہ سلطان کا نکاح
کر دیا یہ وزیر صاحب شعور اور ہمت والا تہا وہ ارادہ جہاد کا رکہتا تہا
پر اوس کی عمر نے اوس کا ارادہ پورا نہو نے دیا اوس کے بعد
کئی وزیر مقرر ہوئے اور برطرف ہوئے آخر کو علی پاشا
سنہ ۱۷۶۹ع وزیر ہوا اس مدت عزل ونصب وزرا مین سنہ ۱۷۶۹ع تک کئی دفعہ سنہ ۱۱۸۳ھ
شاہ روس سے لڑائیان ہوئین انجام کار سلطان کا لشکر غالب
آیا روس کا توپخانہ لیکر سپاہ قسطنطینہ مین مظفر ومنصور
سنہ ۱۷۷۳ع ہوکر آئے ۵- ماہ ذی القعدہ کو درمیان سنہ ۱۷۷۳ع کے اپنی سنہ ۱۱۸۷ھ
موت سے اوس نے وفات پائی -

سلطان عبد الحمید خان بن احمد ثالث

یہہ پاشا سلطان مصطفیٰ خان ثالث کا بہائی اور سلطان احمد سوم کا
بیٹا ہے سنہ ۱۱۳۷ھ میں اوس نے ولادت پائی سنہ ۱۱۸۷ھ میں سنہ ۱۱۸۷ھ
وہ پادشاہ ہوا اوس کے زمانہ میں درمیان مصر کے علی بیگ
نائب سلطنت اوس نے بیجا بیجا بہت ظلم کر رکہا تہا یہہ پادشاہ چونکہ
نرم مزاج صلح پسند بہت تہا اس واسطے سیاست کا کرنا اور جنگ
جدل میں مصروف ہونا کم پسند کرتا تہا مگر اوس نے فوج کو
فنون علم اسپیس کی سکہلائی اور جہازون کے کارخانون کی ترقی کی اور
بسبب اس کے کہ ہمیشہ کی خانہ جنگی اور خودسری سپاہ نے سلطنت کو
ضعف پیدا کر دیا تہا سلطان نے بادشاہان نصاریٰ اطراف سے
صلح کر لی تہی۔ اسی بادشاہ کے وقت میں حسین پاشا واسطے
تادیب سرکشون اور باغیون عرب کے گیا وہان کا فتنہ بند ہوا۔ مگر روس
اور والی نمسا نے متفق ہو کر پہر چاہا کہ بازار جنگ و قتل کا گرم کرین

یوسف پاشا اور علی پاشا اون کے مقابلہ کے واسطے روانہ
ہوئے یوسف نے لشکر نمسا کو شکست دیکر قلعہ شیبش وغیرہ
فتح کیے اور شاہین پاشا نے روس جنرل سلطان مذکور ۴۶ برس کی
١٧٨٩ع عمر مین سولہ برس سلطنت کرکے درمیان ١٧٨٩ع ١٢٠٣ھ کے راہی ملک بقا ہوا ١٢٠٣ھ

سلیم ثالث بن سلطان مصطفی ثالث

١٧٦١ع یہہ پادشاہ درمیان ١٧٦١ع ١١٧٥ھ کے پیدا ہوا اور ١٧٨٩ع ١٢٠٣ھ مین تخت نشین ہوا ١١٧٥ھ
اوس نے تخت پر بیٹھتے ہی آراستگی فوج کا دہیان کیا اور تہوڑے ہی
عرصہ مین ایک لاکہہ پچاس ہزار سپاہ آراستہ کرلی شاہ نمسا اور روس
سے دو مہینے تک بڑی بہاری لڑائی ہوتی رہی انجام کار درمیان
١٧٩١ع ١٧٩١ع ١٢٠٥ھ کے سپہسالار روس سے صلح ہوگئی پر ملکہ کیتھرائن جس نے ١٢٠٥ھ
اپنے خاوند پطرس سوم کو زہر دیکر خود تخت نشین ہوگئی تھی یہہ
صلح منظور نہ کی اور بہت بڑا لشکر قلعہ اسمعیل پر روانہ کیا
اس قلعہ مین تیس ہزار سپاہی جنگی تہے جب فوج روس نے اوس

قلعہ پر یورش کی اسقدر روسی لوگ توپ اور تفنگ سے مارے گئے کہ خندق قلعہ کے مُردون کے لاشون سے بھر گئی پر سپاہ روس کی بیشمار تھی قلعہ کے فصیل پر چڑھ گئے تین دن اور تین رات قلعہ کے اندر کشت و خون ایسا رہا کہ مقتولین کے خون سے قلعہ کی مٹی ملکر گارا بن گیا پر قلعہ کے باشندون نے بھی مع زن اور بچہ کے بڑی داد مردانگی کی دیگر سب مقتول ہوئے صرف ایک آدمی بچا تھا جو یہہ خبر لیکر قسطنطنیہ مین آیا قسطنطنیہ کی فوج یہہ خبر وحشت اثر سنکر کمال غضب مین آکر دریا کی مانند اونڈ آئے اور بادشاہ سے اجازت چاہی کہ اس کشت و خون کا بدلا لینے کا حکم ہو مگر اونہین دنون مین شاہ لنڈن اور پروشیہ نے بیچ بچاو کر کے صلح کروا دی یوسف پاشا عہدہ وزارت سے برخاست ہوا محمد پاشا جو اٹھاسی برس کا بوڑھا تھا وزیر ہوا اور ملکہ کیتھرائن نے دار السلطنت کو لوٹ گئی بعد ازان بونا پارٹ شاہ فرانسیس جنے انگریزون سے لڑکر اونکو بہت تنگ کر رکھا تھا شاہ روم سے اوس نے

سلسلہ محبت کا استوار کیا سلطان سلیم نے قواعد جنگ مخترعہ نصارٰی کو پسند
فرما کر چاہا کہ اپنی لشکر کو بھی یہہ قواعد جنگ کے سکھلاوے اسلئے چند شخص
منتخب کر کے بوناپارٹ کے پاس بایں امید روانہ کئی کہ فوج کے قواعد
اور آئین کا طور سیکھ آویں یہہ بات سپاہ خاصہ یعنی ینیک چری نے پسند نکی
اور سب فوج باغی ہوگئی اور آپس میں شورشیں فساد کی کرنے لگے۔

۱۲۰۷ھ اورخان نے درمیان ۱۷۹۳ء ۱۲۰۷ھ کے فوج قواعد دان قسطنطنیہ میں ۱۷۹۳ء
آراستہ کی اور بادشاہ اس فکر میں ہوا کہ سپاہ ینیک چری نے چونکہ حکم
عدولی کی ہے اونکا استیصال کرنا بہتر ہے سرداران فوج ینیک چری نے
جب دیکھا کہ فوج جدید فرنگیوں کے طور پر آراستہ ہو رہی ہے
نہایت حیران اور آشفتہ خاطر ہو کر بڑا فساد برپا کرنے کے فکر میں ہوے
اور سلطان ہر روز جوانان بست و پنجسالہ کو بھرتی کرتا جاتا تھا اور فوج نظام
میں اونکا چہرہ لکھا جاتا تھا چنانچہ دو ہزار سپاہی قواعد دان زیر حکم
مسعود آغا قسطنطنیہ میں طیار ہوگئی اور اونہوں نے جنگ عکہ میں
بڑی بہادری دکھلائی اور ۱۶ ہزار آدمی فوج نظام کے درمیان شہر قرمان

کے قاضی پاشا کے زیر حکم مرتب ہو چکی تہی سلطان نے قاضی پاشا
کو معہ فوج نظام کے اسلامبول مین طلب کر لیا چنانچہ قاضی پاشا
حسب الطلب حاضر ہو گیا ایک روز رات کے وقت ایک دشمن قاضی
پاشا کو قتل کرنے کے ارادہ پر اوس کے خیمہ مین جا گہسا قاضی پاشا
مرد شجاع اور دلاور تہا جلد بیدار ہو کر اوسی دشمن کو قتل کیا جب قاضی
پاشا دار السلطنت کے پاس پہنچا ینک چری کی فوج بگڑ گئی تمام شہر
مین حشر برپا ہو گیا کئی مکان پہونک دئے قہوہ خانون اور مسجدون مین
یہہ باغی سپاہی جمع ہو گئے ارکان سلطنت کو گالیان دینے اور اونکو
کافر اور ملحد کہنے لگے سلطان نے مجبور ہو کر سوا اسے تسلی اور دلاسا
دینے کے اور کوئی چارہ نہ دیکہا اور قاضی پاشا کو حکم دیا کہ اپنی جا
کو مراجعت کر جاوے اسی اثنا مین ایک شخص قواعددان فن سپاہگری
کامل سلطان کے پاس بہیجا ہوا بونا پارٹ کا آیا اور نامہ دیا اوسمین لکہا تہا
کہ مین تمہارے دوست کا دوست ہون اور دشمن کا دشمن مین ہمیشہ کامل
معلمین فن سپاہگری کے واسطے تعلیم قواعد کارزار بری و بحری کے بہیجا کرونگا

تاکہ انگریزون کو بوغاز استنبول سے اور روس کو نہر طونا سے مجال عبور
اور مرور کی نرہی یہہ بات بغاوت کی بارود مین چنگاری کا کام کر گئی یہہ حال
سنکر روس نے قیصر کے ملک پر چڑہائی کی اور انگریز لوگ جو دست و برد بونا
پارٹ سے عاجز آ گئے تہے سلطان کو لکہا کہ بونا پارٹ سے دوستی چہوڑ
دی مگر سلطان نے اونکا کہا نہ مانا اسلام بول کو توپہای کلان اور آلات و
سامان جنگ اور جہازات جنگی سے بہت مستحکم اور استوار کر لیا انگریزون کا
ایلچی واپس چلا گیا پہر انگریزون نے شہر اسکندریہ لے لیا محمد پاشا حاکم مصر نے اون پر لشکر کشی کی
اور اسکندریہ پہر چہڑا لیا بعد ازان انگریزون نے صلح چاہی اور اپنی محبت اور دوستی کے اظہار
کرنیکو اسطول شاہی پاس سے بہی قیصر روم کی صلح کروا دی بعد ازان کئی شخص عہدہ وزارت پر
مامور ہوئے اور معزول ہوئے بعد ازان حلبی پاشا وزیر ہوا آگ فساد و بغاوت کی فرو ہو گئی
سنہ ۱۲۲۱ھ پہر سلطان درمیان سنہ ۱۸۰۶ع کے فوج نظام کی ترقی اور ترتیب کے فکر مین ہوا سنہ ۱۸۰۶ع
اور بہت کوشش اس بات مین کی قلاع بوغاز قسطنطنیہ مین بحر اسود
کے طرف ایک قبیلہ فوج ینگ چری کا متعین تہا اوس کو فوج یمق کہتے تہے
اوس فوج کا افسر قباقچی اوغلی نام تہا جب اوس نے

دیکھا کہ توجہ خاطر سلطان طرف فوج نظام کے بہت ہے اور نئی روش
کی فوج طیار کر رہا ہے وہ بہی باغی ہوگیا اور فوج ینیق ہمراہ لیکر واسطے
استیصال اون پاشاؤن اور سردارون کے جو پادشاہ کے ارادہ
کے ساتہہ ہین اور جنکی صلاح سے فوج قواعد دان بہرتی ہو رہی ہے آپہنچا
سپہسالاران ینیک چری نے جو قسطنطنیہ مین متعین تہی اوسکو لکہا کہ ہم لوگ دل و
جان سے تیرے ہمراہ ہین ہم صرف یہہ چاہتے ہین کہ آئین دین اسلام
کا قوی ہو اور فوج نو مسلم برطرف کیجاوے اور وزرا و فجار اور امراء نابکار
فی النار رہون یہہ لوگ ہمارا نفقہ لیکر فوج نظام کو دیا چاہتے ہین یہہ لکہا کہ فساد
عظیم برپا ہوگیا آٹہہ سو سپاہی ینیک چری کے ہمراہ فوج ینیق کے جہازونی بحری مین
آئے سپاہ بحری اونکو داخل ہونے سے مانع ہوئے باغیون نے
باواز بلند یہہ کہا کہ ای سپاہ بحری خبردار ہو جاؤ چند روز مین تمہارے
سردار کافر ہو جاوینگے ہم اسلام کے طرفدار ہین ہم تمکو صلاح نیک دیتے
آئے ہین تم ہمارے شامل ہو جاؤ تاکہ ہماری اور تمہاری روش قدیم
برقرار رہے اسطرح ایک گروہ ینیق کا ہمراہ فیقچے کے توپخانہ پر چڑہ آیا تونگا

والون نے اون کورد کا قپیچی نے کہا کہ ای بہائیو تم ہمسی کیون علیحدہ ہوتے
باوجود یکہ تم برادر اپنے اور اولاد نیلت چریا کی ہو ہین قسم رسول مقبول کی کہتا
ہون کہ ہم تم ایک ہی ہین اسوقت تم ہمارے ساتہہ ہو جاؤ اور دین نبی کی
حمایت کرو اگر تم ہمارے ساتہہ نہوگے تو جنت تم پر حرام ہوگی اور خدا تعالی
کی لعنت کے مورد ہوگے —

خلاصہ کلام کا یہہ ہے بعد گفتگو بسیار کے سپاہ ینگچری اور توپچانہ سب ہمراہ فوج
یمق کے ہوگیا اور سب متفق ہوکر شہر پر چڑہ آئے سپاہ کو لازم اپنی جان
بچاکر سکانون مین جا چہپے باغیون نے شہر قسطنطنیہ کے میدا نچیو اندر شہر کے آکر
طنبور لڑائی کا بجایا شہر مین تہلکہ عظیم برپا ہوگیا تمام دوکانین اور بازار
بند ہوگئے ہر ایک کو اپنی جان کا فکر ہوگیا بادشاہ حیران اور فکرمند
تہا کہ اب کیا کرون —

قپیچی نے آواز بلند سپاہ کو یہہ بات سنائی — ای یار و اب وہ وقت ہے کہ ہماری
اور تمہارے دشمن مقہور ہون خدا ہماری مدد کرے اس ملک عثمانی
اون و رخنون کی بیخ کنی کرنی واجب ہے جو باعث خرابی نیلت چریا کی ہوئی ہین

ان حکام خدا فراموش نے اہل اسلام کو نصاریٰ کا لباس پہنا کر مشابہ کفار کے
کر دیا ہے اور بہت سے فتنے اور رخنے دین اسلام میں ڈالے ہیں
سپاہ نظام کو ملازم ہے وہ لوگ بے قصور ہیں اونسے مخاصمت کرنی
روا نہیں ہے پاشایان خبث باطن اور امراء نجس طبیعت جو باعث رونق
اور رواج اس بدعت کے ہوئے ہیں اونہوں نے اسلام کی پاکی کو نجاست سے
مبدل کر دیا ہے اور نیک چری کے روزینہ اور آذوقہ میں یہہ لوگ خلل انداز
ہوئے ہیں انسے انتقام لینا واجب ہے فقط یہہ کہکر ایک فہرست جسمین
نکالی اور اون سرداروں کے نام باواز بلند پڑہی جنکو قتل کروانا منظور تہا اور
کہا کہ ان کو پکڑ لاؤ اور اس جگہہ لا کر قتل کر دیہہ سنتی ہی اون سرداروں کے
گہروں پر فوج چڑہ گئی گہروں کا محاصرہ کر لیا ہر ایک جگہہ دار و گیر کی آواز
بلند تہی اور حشر برپا ہو رہا تہا بعضی سردار مقتول ہوئے بعضی بہاگ کر نصاریٰ
اور یہود کے گہروں میں چہپ گئے بعضی زندہ باغیوں کے ہاتہہ آ گئے
تین دن اور رات یہہ ہنگامہ برپا رہا شہر میں ایسا تمرد ہوا کہ اوسکی تفصیل کیواسطے
کتاب جدا درکار ہے سترہ نامی سرداروں کے منجملہ ابراہیم نسیم افندی

ابوبکر افندی حاجی ابراہیم افندی صافی افندی احمد افندی

وغیرہ کے اوس میدان مین بے گور وکفن پڑی تھی اور ہر ایک بازار اور محلہ مین سردار مرے ہوئے نظر آتے تھے جب قیصر نے دیکھا کہ شہر کے سب سردار مارے گئے اوسوقت بستانجی باشی ندیم بادشاہ کو طلب کیا سلطان نے اوسکے دینے مین تامل فرمایا بستانجی نے دیکھا کہ اگر ذرا توقف ہوتا ہے تو سپاہ خود سر قیصر کے محل کو لوٹ لیگی از راہ خیر خواہی بادشاہ کے قدمون پر گر پڑا اور کہا کہ مینے اپنی جان بادشاہ پر فدا کی مجھکو باغیون کے سپرد کر دو تاکہ فتنہ کی آگ فرو ہو سلطان نے بچشم نمناک جلاد کو حکم دیا جلاد نے بستانجی کو قتل کر کے بام شاہی سے نیچے مجمع باغیون مین اوس کی لاش کو ڈالدیا اون سنگدلون نے اوسکی نعش بھی اور سردارون مقتول کے برابر ڈالدی اور بڑی خوشی کی —

بعد ازان موسی پاشا - اور مفتی عطاء اللہ افندی شیخ الاسلام جو باغیون کے ساتھ شامل تھے اونہون نے سرداران ینیچری اور سپاہ نیلٹ چرای سے کہا کہ یہہ بادشاہ اگر تخت پر رہا ہمیشہ دلمین کینہ رکھیگا اور جب موقع

پاویگا ہمیہ بدلالیگا اسکو تخت سے اوتارنا نہایت مناسب ہے
یہہ مشورہ کرکے قبیقچی میدان مین گیا اور اون سردارون کے
نعش کے طرف اشارہ کرکے کہنے لگا۔ کہ ای گروہ مسلمانان اب
تمہارے دشمن مقتول ہو چکے پادشاہ نے وعدہ کیا ہے کہ فوج
جدید نظام کو برطرف کرونگا پس اب کچھہ خطرا ور اندیشہ نہین ہے اور حیلکے
سے کہا کہ یہہ پادشاہ ہمارا اور تمہارا دشمن ہو چکا ہے یہہ کبھی راضی
نہ ہوگا اسباب مین مفتی سے فتوی طلب کرو کہ جو بادشاہ
خلاف قرآن شریف کے عمل کرے اوس کی بابت شریع مین کیا حکم
ہے سپاہ مفتی کے طرف متوجہ ہوے اوسنے فتوی دیا کہ ایسا بادشاہ ہرگز
نہ رکہنا چاہئے قبیقچی نے سپاہ کو فتوی سنایا سب سپاہ بولے کہ بادشاہ بیدین کو
تخت سے اوتار دینا واجب ہے مفتی خوش ہوا اگر بظاہر بہت افسوس کیا
کہ سلطان نے اپنے تئین فراموش کر دیا کہ وہ امیر المومنین تہا پھر سپاہ کو لباس
کفار کا پہنا کر ہمشکل نصاریٰ کے کر دیا آخر قہر الٰہی نازل ہوا بعد صلاح قبیقچی مفتی
محل مین گیا اور کہا کہ ای سلطان ہمنے آپکو بارہا سمجہایا کہ سپاہ اہل اسلام مین فساد

نہونے دونگی کچھہ فایدہ نہوا اب فوج نیکچری نے مصطفی چہارم دہائی تمہاری کو بادشاہ مقرر کیا تقدیر سے کچھہ چارہ نہین ہے بادشاہ سلیم تخت سے اوتر کہڑا ہوا اور اپنے قدیم مکان کی طرف جہان پر ۲۰ سال گوشہ گزین رہا تہا چلا گیا مصطفی
سنہ ۱۲۲۳ھ ایوان شاہی مین آیا یہہ بادشاہ سلیم پر سپاہ کی ہاتہہ سے درمیان سنہ ۱۸۰۸ع ۱۲۲۳ھ سنہ ۱۸۰۸ع
کے قتل ہوا اوسکا ذکر آگے آتا ہے۔

مصطفی رابع بن عبدالحمید

جب مصطفی بارگاہ سلطانی مین پہنچا مفتی بہت دلشاد ہوا سرداران فوج نے نذرین دین اور دعائین کین سلامی کے توپون کی آواز بلند ہوئی شہر مین منادی پہر گئی کہ مصطفی قیصر دوم کا ہوا اب امن وامان ہے رعایا کی دل سے خوف گیا مفتی نے میدان سپاہ مین جاکر آواز بلند کہا سلطان مصطفی قیصر دوم کا ہوا ہے وعدہ پختہ کرتا ہے کہ فوج نظام کو جلد تر برطرف کر دونگا اور سپاہ قدیم کا روزینہ برابر جاری رہیگا سب سپاہی خوش وخرم اپنی اپنی گہرون کو گئے سپاہ نظام مایوس ہوکر اپنے اپنے شہرون کو چلے گئے۔

سنہ ۱۱۹۳ھ اس بادشاہ کی ولادت درمیان سنہ ۱۱۹۳ھ کے ہوئی اور سلطنت درمیان سنہ ۱۷۷۹ء
سنہ ۱۲۲۲ھ سنہ ۱۲۲۲ھ کے کی جب تخت پر بیٹھا ۲۱ برس کا تھا یہہ مفسدہ جو سپاہ نے کیا اس کی خبر سنہ ۱۸۰۷ء
پاکر روس کی فوج قیصر کے ملک مین قدم بڑھا کر چلی آئی تھی اور کوئی امیر مطلع
نہوا بونا پارٹ کو جب یہہ خبر پہنچی کہ سلطان سلیم خان تخت سے اوتارا گیا نہایت
افسوس کیا اور روس سے سلسلہ محبت کا قایم کیا شاہ لندن کا وکیل حاضر ہوا
اظہار دوستی اور خیر خواہی کا کیا - اتفاق سے طیار پاشا وزیر و مفتی مین
باہم عداوت ہوگئی طیار پاشا شہر دشبک کو چلا گیا وہان کے حاکم مصطفی بیرق
قدار سے جا ملا اور یہان پر مفتی بہ قبضی مختار کل اور مدار المہام روم
کا ہوگیا بیرقدار فوج ینق سے بڑی عداوت رکھتا تھا جبکہ طیار پاشا
بھی وہان جا پہنچا اوس نے روس سے صلح کرلی اور اسلام بول کو آیا
اور چلپی پاشا کے پاس قاصد خفیہ بھیجکر اپنا راز اوسکو بتلا کر بڑے وعدے
اور مواثیق باہم کرکے اوسکو بھی اپنے ساتھ کرلیا چلپی نے اوسکو
جواب خط کا حسب دلخواہ دیا اور واسطے معزول کرنے مفتی اور افسران ینق
کے سازش کرلی بیرقدار فوج لیکر ادرنہ سے آیا سپاہ ینگ چری سے خائف

ہوئی بیرقدار نے باہر سے پیغام بھیجا کہ مین صرف تمہارے مدد کو آیا ہون
مجھسے خوف نکرو چنانچہ وہ لوگ بیفکر ہوگئے بیرقدار نے شہر کے باہر خیمہ
استادہ کردیا اور سرداران نیک چریے کو بلاکر کہدیا کہ سینٹ مروس
سے صلح کرلی ہے اب تمہارا یہان پر رہنا بیفایدہ ہے قسطنطنیہ کو چلے جاؤ
بعدازان ایک فوج معقول بسرکردگی حاجی علی آغا قلعہ بوغاز خلیج قسطنطنیہ
کے بندرگاہون پر بہیج دیئے تاکہ قبقجی اوس کے ہاتھ سے بہاگ کر
کسی طرف نہ جاسکے یہہ شخص بڑا مدبر تہا سب بندوبست کرکے اسلام
بول مین آیا اور وہان آکر قبقجی کے نوکرون سے سازش کی چنانچہ
ایک شب کو چار آدمی ہمراہ لیکر قبقجی کے گہر مین جا گہسا اور اوسکے
خوابگاہ مین جاکر آمادہ قتل ہوا قبقجی جاگ اوٹہا پوچہا کون ہے جو بحکم
چلا آیا آغا علی نے کہا ای بدذات مین تجکو قتل کرنے کو آیا ہون تاکہ
تجہے انتقام تیری بدذاتی کا لون اسنے کہا کہ اتنی مہلت دے کہ مین نماز
پڑہ لون اوسنے کہا کہ اب وقت نماز پڑہنے کا نہین ہے یہہ کہتے ہی خنجر اوسکی پیٹ مین مارا اور پہر اوسکا کاٹ
لیا اور بیرقدار کے پاس روانہ کیا اور آپ اپنے سپاہ مین چلا آیا وارثان قبقجی یہہ واقعہ دیکہکر مبق کی فوج

[illegible] کر گئے اور کہا کہ اب وقت تدارک کا ہے ورنہ تم بھی [illegible]
[illegible] چنانچہ فوج ہوا سے جنگ کے دلیا ہوئی اور ہر
[illegible] کے پاس جب پہنچے کا سر پہنچایا بعد تمام اسلامبول میں آیا
[illegible] سلطان [illegible] درخواست کی کہ فوج [illegible] کی تنخواہ [illegible] کر دو اور
عطا [illegible] درخواست کرو [illegible] قصور [illegible] سلطان [illegible]
[illegible] کیا اور بیرقدار کی ملاقات [illegible]
حکم [illegible] لشکر کو [illegible] سوار [illegible] سلطان [illegible]
گیا بعد [illegible] صدر اعظم [illegible] کہا [illegible]
سو جاؤ اور بہر حال [illegible] شریک رہو یہ بات صدر اعظم [illegible] قائل ہوا
بیرقدار نے [illegible] صدر اعظم کو گرفتار کر لیا اور [illegible] سپاہ لیکر شہر
پر چڑھ آیا اور دربان نے دروازہ بند کر لیا بیرقدار نے خفا ہو کر آواز دی
کہ دروازہ شہر کا کھولدے سلطان مصطفی کا اب حکم نہیں ہے اب یہ
فرمان سلطان سلیم خان کا ہے جلد تر دروازہ کھولدے ورنہ
میں دروازہ توڑ کر اندر آتا ہوں اور تم سبکو قتل کروں گا جب دربان نے

سلطان کو خبر کی سلطان کشتی پہ سوار ہوکر دریا کے راہ سے شہر
مین آیا اور آتے ہی سلیم خان کو قتل کرکے بیوقباد کی راہ مین
اوسکی نعش ڈلوادی اور پھر نوکرون کو محمود خان کی قتل کرنے کے
واسطے محل مین بھیجا پھر قباد دروازہ توڑکر شہر مین آیا اور سیدھا
محل شاہی کیطرف چلا تا کہ سلیم کو پھر تخت پر بٹھلا دے ناگاہ نعش
اوسکی راہ مین پڑی ہوئی دیکھہ کر گھوڑے سے اوترکر نعش بغل مین
لیکر خوب رویا سید علی نے آکر آواز دی کہ یہہ وقت رونیکا نہین
ہے محمود خان کی خبر لو ایسا نہو کہ وہ بھی مارا جاوے تو خاندان عثمانی بیچراغ
ہوجاویگا بیوقباد یہہ سنکر گھوڑے پر سوار ہوا بہت جلد
محل مین پہنچا وہان جاکر دیکھا کہ مصطفے خان کی قتل کے واسطے کئی
آدمی محل مین گھس گئے ہین اور محمود خان نے زخم خفیف کہاکر
دوڑکر زینہ کا دروازہ بند کرلیا ہے اور بالا سے بام ٹہری پاس اور
ہراس مین چارطرف نظر کر رہا ہے تو پہچان بیوقباد نے ایک نردبان لی
برابر دیوار کے کھڑا کر دیا اور محمود خان کو اوسی راہ سے اوتار کر بیوقباد

کے پاس لائے بیرقدار نے محمود خان کے ہاتھہ چوب کر تخت پر
بٹہلایا اور مصطفے خان کو فی الفور گرفتار کر کے قید خانہ مین بہیجدیا
سنہ ۱۸۱۰ء اور پہر سنہ ۱۸۱۰ء ۱۲۲۴ مین مقتول ہوا سنہ ۱۲۲۴ ہجری

محمود الثانی بن عبد الحمید

جب کہ محمود بادشاہ ہوا حسب دستور خاندان عثمانیہ کے مسجد
ایوب مین گیا شمشیر اوسکی کمر مین باندہی گئی بیرقدار وزیر اعظم مقرر
ہوا اور اکثر سرداران یمق اور قاتلین سلیم خان کو قتل کیا اور اپنے
دشمنون سے انتقام لیا اور فوج نظام کے واسطے بہت سعی اور کوشش کی
اور ۷ اکتوبر مصطفے خان کو اپنے ہاتھہ سے اس بادشاہ نے قتل کیا وجہ
اوسکی یہہ تھی کہ ایک رات کو جب کہ یہہ بادشاہ خوابگاہ مین تہا اونہون نے
سنہ ۱۷۸۴ء اوسکی مار ڈالنے کی سازش کی تہی پیدائش اوسکی درمیان سنہ ۱۷۸۴ء ۱۱۹۹ ہوئی سنہ ۱۱۹۹ ہجری
سنہ ۱۸۰۸ ۲۳ برس کی عمر مین درمیان سنہ ۱۸۰۸ء ۱۲۲۳ کے تخت پر بیٹھا۔ سنہ ۱۲۲۱ ہجری

بیرقدار وزیر اعظم نے سرداران نامی سے درباب تربیت
لشکر جدید قواعد دان کے مشورت کی افسران لشکر نے پہر ارادہ

فساد کا کیا اور اُسکو کافر ٹھہرایا اور ایک کاغذ پر یہہ لکھا کہ صدر اعظم
کی موت قریب آئی ہے وہ کاغذ بیرقدار کے دروازہ پر لگا دیا اور دوسرے
دن سب لشکر جمع ہوکر بارادہ جدال مستعد ہوئے اور نظام کی جہاد
پہونک دی بیرقدار کا گہر گہیر لیا بادشاہ یہہ سب افعال شنیعہ اُس سپاہ
کے دیکہہ کر مجبور ہوگیا مرامس پاشا اور قاضی پاشا جو تابعین بیرقدار
کے تہے اِس فساد کی دفع کرنے کے واسطے اُٹہے اُنہوں نے نیک چری
سپاہ کے گہرون مین آگ لگادی اور غل مچایا کہ وزیر اعظم شکار ارادہ
کرنے کو گیا ہے اب وہ آکر نیک چری کو قتل کریگا اِس خبر کے سُننے سے
خودسر سپاہ کو زیادہ توحش پیدا ہوا اسسے غرض مرامس پاشا کی یہہ
تہی کہ شعلہ فساد کا بجہہ جاوے مگر قاضی پاشا جو دشمن جانی نیک چری
کا تہا اُس نے بہت جلدی کی اور جنگ و قتل مین مصروف ہوگیا
بادشاہ کا پہلے ہی یہہ ارادہ تہا کہ آب تدبیر سے اِس فتنہ کی آتش
کو بجہا دے پر جب کہ دیکہا کہ جوق جوق فوج قیصر روم کے محل کی
طرف چلی آتی ہے ناچار ہوکر اُنکے دفع کرنے کا حکم دیا قاضی پاشا

چار ہزار سپاہ اور چار ضرب توپ لیکر نکلا اور اُن دشمنوں کو جنہوں نے بیوقت داد وزیر اعظم کے گھر کے چار طرف آگ لگا دی تھی ہٹا دیا اور اپنی فوج کے تین حصے کئے ایک حصہ میدان مین متعین کیا دوسرے حصہ کو حکم دیا کہ راہون اور کوچون مین جہان کہین نیک چری کے سپاہی پاؤ فوراً قتل کر ڈالو اور تیسرا حصہ اپنے ساتھہ رکہا نیک چری نے جابجا آگ لگا دی اور ہر جگہہ قتل اور خونریزی اور لوٹ شروع کر دی اسلئے رعایا ناکردہ گناہ بہت ماری گئی سلطان ایک بلند مکان پہ بیٹھا ہوا یہہ سب ظلم فوج کے دیکھہ رہا تہا صدر اعظم کے مکان مین ہتیار بارود بہت جمع تھے اور وہ مکان بہی بڑا وسیع تہا دشمنون نے کئی جگہہ اُس گھر پہ آگ لگا دی تہی اور صدر اعظم ایک سنگین مکان مین ہمراہ اپنے چند رفیقون کے بیٹھا ہوا کمال دلاوری سے دیکھہ رہا تہا اور زنبورکون مین چھرہ بہر کر ایسی چالاکی اور چستی سے اعدا پر مارتا تہا کہ گویا آگ کا مینہہ برساتا تہا صدہا آدمی مارے گئے مگر مفسد بہت کم پسپا ہوئے چونکہ یہہ فوج قریب

ایک لاکہہ کے تہی پہر اکہٹی ہوکر یورش کر کے اُس مکان کے صحن
مین جا پہنچی اُسوقت بیوقدا نے اپنی جان سے ہاتہہ دہوکر بارود
کے صندوقون مین آگ لگادی بڑی ہولناک آواز ہوئی اونہین مین
سے ایک جماعت کثیر نیک چریے جو وہان پر موجود تہی معہ وزیر
اعظم بیرقدار اور اُسکے متبعین کے سب نیست و نابود ہوگئے سپاہ
نیک چریے غالب آئی رامس پاشا قاضی پاشا بیہچ پاشا جو صدر
اعظم کے خیرخواہ تہے وہ بہی شہید ہوئے اور اکثر آدمی فوج جدید کے
بہی مارے گئے جو بچے وہ بہاگ گئے

سلطان یہہ حال دیکہکر اپنے مآل کار مین متفکر ہوا اور حکمت عملی سے
اُن سبکا دلاسا اور دلبری کی اور ہزار لجاجت اور سماجت سے
اُس فوج کو قابو مین کیا یوسف پاشا کو خلعت وزارت کا بخشا اِس
۱۸۰۹ع طرح یہ غبار فتنہ اور فساد کا فرو ہوا یہہ واقعہ ہولناک درمیان ۱۸۰۹ع ۱۲۲۴ہ ۱۲۲۴ہ
کے وقوع مین آیا

۱۸۱۰ع بعد ازان سلطان محمود نے درمیان ۱۸۱۰ع ۱۲۲۵ہ فوج کی بہرتی اور ۱۲۲۵ہجری

اور اسباب سلطنت مہیا کرنیکا حکم دیا مصطفے خان سلطان معزول جو قید
میں تہا خفیہ سرداران ینگ چری کو لکہا کہ محمود کو قتل کرکے مجکو
تخت پہ بٹہلاؤ یہہ خط کسی عالم کے ہاتہہ آگیا اسواسطے علما اور
فضلا اوس وقت شیخ الاسلام کے پاس جمع ہوئے اور باہم سب
نے مشورہ کی حاجی منیب افندی قاضی اسلامبول سب کی
صلاح سے سلطان کے پاس گیا اور اس خط کی خبر دی اور اجازت
قتل کرنے مصطفے خان کی سلطان سے مانگی محمود نے اجازت
نہ دی بلکہ یہہ کہا کہ جبکہ میں اوسکا ارادہ اور عزم روک سکتا ہوں پہر
کسواسطے اوسکی قتل کی اجازت دوں منیب افندی نے بہت اصرار کیا اور کہا
کہ حدیث میں آیا ہے اذا اجتمع الخلیفتان فاقتلوا احدہما سلطان نے سکوت کیا
پہر منیب نے کہا کہ سکوت کرنا عین رضا ہے اس کے بعد سلطان نے وستانجی
باشی کو اشارہ کیا کہ مصطفے کو قتل کر وستانجی مصطفے کے گہر میں گیا
وہ فرش کے اندر میں لپٹ کر چہپ گیا تہا بعد بہت عرصہ کے وستانجی
نے فرش میں سے اوسکو نکالکر قتل کیا۔

اسی سال مین سلطان روس نے ملک روم پہ چڑہائی کی اور کتنی شہر اور
قلعہ لے لئے اور درمیان سنہ ۱۸۱۲ع کے (سنہ ۱۲۲۶ ہجری) سلیمان پاشا حاکم بغداد کا باغی ہو گیا سنہ ۱۸۱۲ع سنہ ۱۲۲۶ ہ
سلطان نے لشکر آراستہ کر کے اوسکی تنبیہ کے واسطے خالد افندی کو روانہ
کیا خالد نے پہنچتے ہی سلیمان کو قتل کیا اسیطور پہر اس سال مین کشت
و خون ہنگامہ و فساد کئے بر پا ہوئے از انجملہ ایک یہہ تہا کہ عبد اللہ
بن سعود وہابی نے زمین نجد اور تہامہ اور بلاد عرب اور عجم
مین بڑا فساد برپا کر رکہا تہا اوسکی تنبیہ اور تادیب کے واسطے محمد علی
پاشا والی مصر کے نام حکم گیا محمد علی نے اپنے بیٹے ابرہیم
پاشا کو سپاہ ترکان خونخوار دیکر عبد اللہ کی سرکوبی کے واسطے روانہ
کیا ابرہیم پاشا نے بڑی بہادری اور کارستانی دکہلا کے عبد اللہ
کو زندہ گرفتار کیا اور اپنے باپ کے پاس مصر مین لایا محمد علی پاشا نے
اوسکو اسلامبول مین بہجوا دیا سلطان روم نے علما اور فضلا اور امرا کو جمع کر کے
سب کے سامنے اوسکو قتل کیا

اسی سال مین یوسف پاشا نے بسبب ہونے کبر سن کے استعفا دیا اوسکی جگہ

احمد پاشا مقرر ہوا پہر احمد پاشا واسطے مقابلہ اوسکے شہر دوشجک
پر گیا بعد لڑائی اور جنگ سخت کے شہر دوشجک اُسنے چہڑا لیا اور کئی منزل
سنہ ۱۲۲۸ ہجری تک اوسکا تعاقب کرکے بہت روسیون کو ہلاک کیا سنہ ۱۸۱۳ ع کے سنہ ۱۸۱۳ ع
درمیان شاہ روس اور روم مین صلح ہوگئی

سنہ ۱۲۲۹ ہجری بعد ازان درمیان سنہ ۱۸۱۴ ع کے والی عرب نے فساد برپا کیا محب سنہ ۱۸۱۴ ع
سنہ ۱۲۳۱ ہجری پاشا نے اوسکو بخوبی گوشمالی دی یہہ لڑائی سنہ ۱۸۱۶ ع مین جبکہ سلطان روم سنہ ۱۸۱۶ ع
مہم اروام پر تہا ہوئی تہی

محمد علی میرزا پسر فتح علی قاچار شاہ ایران نے موقع پاکر قیصر روم کے
ملک مین پہر دست اندازی شروع کی اور بغداد کے فتح کرنیکا ارادہ
کیا اور اطراف فرص وغیرہ مقامات پر بہت لڑائیان کین پر بسبب اسکے
کہ محمد علی اوسی سال مین مرگیا اسلئے اہل عجم کا ارادہ ناتمام رہا سنہ ۱۲۳۶ ہجری
مین بہی مخالفین روم نے سلطان سے بہت دفعہ جنگ کی پہر سلطان غلبہ
رہا سنہ ۱۲۳۶ ہجری مین قوم اروام نے درمیان شہر مورا کی اہل اسلام پر خروج کیا
اور بہت مسلمان مارڈالے نیک بخت نے یہہ خبر پاکر جو لوگ قوم اروام سے اسلام

جول مین ہتے ہین اونکو قتل کر ڈالا اور اُنکی پادری کو پہانسی دی اِسی
پادری نے قوم اروام کو لکہکر آمادہ فساد کا کیا تہا اسواسطے سلطان نے
تمام محمد علی پاشا والی مصر کے فرمان جاری کیا کہ قوم اروام کو خوب طرحسے سزا
دینی چاہیئے اُسنے اپنے بیٹے ابراہیم پاشا کو ہمراہ فوج بحری کے قوم اروام
پہ بہیجا ابراہیم نے فتح پائی بہت سامال غنیمت اُسکے ہاتہہ آیا اروام مغلوب
ہوئے انگریزونکو بیچ مین ڈالکر صلح کے خواہان ہوئی مگر سلطان نے صلح
منظور نہ کی اور ملک یونان پر بحری اور بری لڑائیان ہوئین مدت دراز
تک یہہ جنگ ہوتی رہی

چونکہ سلطان محمود مدت سے یہہ چاہتا تہا کہ سپاہ ینی چری کا انتظام کرے
اور موجب قاعدہ دان و مثل فوج اہل فرنگ کی اپنے ملک مین آراستہ کرے
اسلئے ایک فرمان لکہا اور محمد سلیم پاشا کو دیا اور حکم کیا کہ شیخ الاسلام
طاہر افندی کے مکان پہ جاکر تمام علماء اور سرداران ینی چری کو جمعکر کے سنا دے

ترجمہ فرمان سلطان محمود خان

بیت
جیسے کہ دولت عثمانی کی صبح نے طلوع کیا تمام رعایا نے پر سایہ مہربانی اور حما

سلاطین اسلام کے شاد و خورم رہتی ہی۔ اور لشکر با غیرت و حمیت و جرأت و
جوانمردی آباد ہی رعب اور دبدبۂ شاہان اسلام کا قلوب کفاری پر مستولی
ہی۔ لشکر مرحوم تمام معرکون اور لڑائیون مین معاندین پر غالب تھا۔ سپاہیان
اسلام کو ہمیشہ لوٹ کا مال ملتا رہا۔ اور پرچم رایات عالیات جنود عثمانیہ
کے نصر من اللہ و فتح قریب سے موشح رہی۔ فوج نیک چری بکمال اطاعت
اور بہادری سے زیر سایہ علم سلطان کے داد مردانگی کی دیتے رہے۔ اور
بلاد و قلاع کفار کی بکثرت تیغ فتح کرتے رہے۔ اسواسطے اونکے وظیفے مقرر
مقرر ہین۔ مگر مدت سے اس فوج نے اپنے اسلاف کا طریق چھوڑ دیا ہے
اور خاک ذلت اور خواری کی اپنی آنکھون مین پر کرلی ہے سب کے سب
ملاہی اور ملاعب مین مصروف ہین۔ اور سرتابی اور عصیان
سے مالوف ہین اپنی معاشش کی سندین کا ہل اور بزدل
آدمیون کے ہاتھ فروخت کردی ہین۔ اس سبب حشمت
اور اقبال نے اوسے مونہہ پھیر لیا۔ اور فتور صریح نے اونکی امورات
و مہمات کو گھیر لیا۔ جرأت شجاعت کی اونکے دلون سے جاتی رہی

روز بروز فنون سپاہ گری اور کسب بہادری مین جہالت اور
سستی آتی رہی - اسکا یہہ ثمرہ ہوا کہ ہماری دشمنون نے ضعف
اور بیمغزی سپاہ کی معلوم کرکے ہماری ملک پر دلیرانہ دست
اندازی کی - پس اے سپاہ نیک پیری اس خواب غفلت سی ہوشیار
ہو جاؤ - اور اپنے اطوار ناہنجار سے باز آؤ - اپنی اصلی حال اور روش
قدیم پر مراجعت کرو تاکہ تم لوگون سے اپنی ملک کا حصا نباؤن - اور
اعدا سے دل تشنہ خون بیدین کو تمہاری تلوارون کی دہار کا
پانی پلاؤن - اب تم اپنے پر واجب جانکر وہ صنایع اور قواعد
جنگ اور طریق استعمال آلات حرب مثل توپ و تفنگ کے
جسطرح پر فرنگی لوگ آج کے دن غالب آ رہی ہین بوجہ احسن سیکھہ
کر طیار ہو جاؤ - اور ہمارے دشمنون کے سر اونہین قواعد کے
ذریعہ سے جو انہون نے ہمارے واسطے ایجاد کئے ہین تم
خود کاٹو - پر ظہور اس امر کا بدون سیکھنے قواعد اور پیدا
کرنے مہارت جنگی کامل کے ناممکن ہے یہہ کار اختیار کرنا تمکو

حکم خدا اور رسول کے ضرور ہے میرا دل یہی قواعد دان دین کے ترتیب
کرنے کی طرف مائل ہے یہ بات خدا تعالیٰ کے انعامات اور فضل
سے خیال کرو والسلام علی من اتبع الہدیٰ و ملک الشام النبی الحجاز
یہ فرمان سلطان کو پہنچا اور صدقہ کی اور ایک گروہ نیا بھیجا لشکر شاہ
میں بہت ہی پھوٹ پڑ گیا پھر سب [illegible] سلطان [illegible]
پہنچی تھی چند روز کے بعد پھر فوج نکالی اور سپاہ بھیجی [illegible]
چنانچہ سلطان اعظم نے سلیم پاشا اور [illegible] پاشا افندی اور محمد علی
پاشا کی [illegible] اور [illegible] بازار [illegible] تبریز
روز علماء اور امراء شاہی [illegible] فوج [illegible]
[illegible] اور تمام شہر میں لوٹ اور غارت شروع کر دی اور
[illegible] احتیاط نے سلطان کو خبر کی اور [illegible]
دولت سلطان پر صحیح کیا

سلطان نے اپنا مسلم خاص جو الشیخ الاسلام تھا [illegible] طاہر افندی
کے [illegible] اعظم کے کمال دلاوری سے دس ہزار سپاہ [illegible] حملہ کیا

قریب دس ہزار آدمی کی توپ سے اوڑا دی باقی بہاگ کر گہر وںمین جا چہپی صدر نذکور نے اونکی گہروںمین آگ لگادی بہت سی باغی جل گئے اور مارے گئے کچہہ قید ہوئے مقتولون کی نعشین اوسی میدان مین لا کر جمع کین جہان پر ہوا خواہان سلطان کے نعشین زمانہ سابق مین نیک چری نے لاکر ڈالی تہین

بعد ازان سلطان محمود نے علماء اور وکلاء سلاطین کو دربار مین بلاکر ان بادشاہون کے لباس خون آلودہ دکہلائے جو نیک چری کے ہاتہہ سے مقتول ہوئے تہے اور سوال کیا کہ انکے خون کا قصاص کیا ہونا چاہیئے سب نے متفق ہوکر یہہ فتوے دیا کہ بعوض ہر ایک بادشاہ کے ۲۵ ہزار نیک چری قتل کیا جاوے اسیوقت تمام قلمرو مین فرامین سلطان جاری ہوگئے کہ جہان کہین نیک چری کا کوئی سپاہی ہو قتل کر ڈالو چنانچہ جابجا مارے گئے اور سلطان ہر جگہہ غالب آیا سپاہیوں اور نیک چری سے ایک نہ چہوڑا۔

بعد ازان آغا حسین پاشا امیر نظام یعنی امیر الجیوش ہوا

۔ اور حاجی صائب افندی ناظر لشکر کا اور یکتا افندی منشی فوج اور سب فوج
نے قواعد جنگ فرنگیون کے طور پر سیکھ لی

والی اروام نے پھر انگریزوں اور فرانسیسیون اور روس سے مدد لیکر مقابلہ
کیا سلطان کا لشکر غالب آیا فوج اروام بھاگ گئی سیسام و مولنک
وغیرہ چند قلعے علاقہ اروام قیصر کے قبضہ مین آئے والی اروام نے مہلت
مانگی ابراہیم پاشا بدون حکم سلطان کے راضی نہوا اس سبب سے
جہاز جنگی روس اور فرانسیس کے دفعتہ روم کے جہازون پر چڑھ آئی
اور بہت سے جہاز جلادی اس حادثہ مین طاہر پاشا ایک کشتی پر سوار
ہوکر دشمنون سے بچکر سلطان کے پاس پہنچا سلطان نے عام وخاص
سبکو جہاد کا حکم دیا اور ۴۰ جہاز نئے طیار کئے ابھی تک سب
سامان جنگ کا فراہم نہوا تھا کہ روس ایک لاکھ فوج لیکر متوجہ
ملک روم کا ہوا محمد سلیم پاشا و آغا حسین پاشا مقابلہ پر
آئے اور اطراف شہر طونا پر لڑائی ہوئی روس مغلوب
ہوا وکلاء مع آغا حسین پاشا کے مکان پر درباب صلح کے جمع ہوکر

مگر سلطان نے منظور نہ کیا مروس نے قدم آگے بڑھایا چنانچہ سلیم پاشا
برخاست ہوا اوسکی جگہ عزت پاشا مامور ہوا اور نیز محمد علی
پاشا مصر کے فرمان گیا کہ ۲۰ ہزار سپاہ واسطے لڑائی
روسیون کے بھیجے مروس نے پہلو تہی کیا آخر روسیون نے قرص
طراف ارض روم لے لیے اور صالح پاشا حاکم ارض
روم کا دشمنون کی قید مین آگیا حسین پاشا جو شہر
شوملا مین معہ فوج مقیم تھا چند بار بیچ دشمن کے ساتھ
لڑا گو داد شجاعت دیکر اپنی جگہ سے نہ ہلا آخر کار یہ ہوا کہ ابراہیم
١٢٤٥ سنہ ہجری براطود دوفے درمیان ۱۸۲۹ع کے ایک لاکھ سنہ ١٨٢٩ع
ہزار سپاہ لیکر شہر ادرنہ پر آیا اور اسکو فتح کر لیا سرداران قیصر
بہت شوش ہوئے ایلچی صلح کے واسطے روانہ کیے آخر سال مذکور
صلح ہوگئی مروس نے جو جو شہر قیصر روم کے فتح کیے تھے چھوڑ دیے
اور اپنے ملک کو معاودت کی سلطان دشمنون کے ہاتھ سے
نجات پاکر متوجہ طرف آبادی ملک اور آرائش فوج کے ہوا اور محمد علی

پاشا سے خراج مصر کا طلب کیا محمد علی نے جواب صاف دیدیا کہ خراج
مصر کا لشکر کشیون مین صرف ہو گیا اب میرے پاس کچہہ باقی نہین ہے
اُسیوقت مین فرانسیسیون نے موقع پاکر جزائر مغرب فتح کر لئے طاہر
پاشا اُن کے چھڑانے کے واسطے گیا مگر بے نیل مرام واپس آیا
بعد ازان درمیان سنہ ۱۲۴۷ھ کے جبکہ سلطان خانگی فتنون کے رفع کرنے کے سنہ ۱۸۳۰ع
درپے تہا اور اصلاح لشکر اور امور سلطنت کے کامون سے فارغ بہی ہوا
تہا کہ ایک محمد علی پاشا حاکم مصر نے اپنے بیٹے ابراہیم پاشا کو تیس ہزار
سپاہی دیکر شہر عکہ پہ بھیجدیا اور دریا کی راہ جہازات جنگی بہی روانہ
کئے سلطان نے یہہ بات سنکر نہایت غضبناک ہو کر حسین پاشا کو
اُسکی تنبیہ کے لئے روانہ کیا ابراہیم پاشا قبل پہونچنے فوج سلطانی کے
عکہ اور صیدا اور بیروت فتح کرکے دمشق کو مراجعت کر گیا تہا
وہان جاکر اُسنے علی پاشا والی دمشق کو شکست دی اور دمشق
فتح کر لی پہر جانب حمص کے دوڑا وہان پر محمد پاشا والی حلب سے
جو بموجب حکم سلطان کے مقابلہ پہ آیا تہا جنگ شروع ہوئی اور

بڑی لڑائی ہوئی ہزار ہا سپاہی جانبین کے مارے گئے آخر والی حلب
نے شکست کہائی اور لوٹ کر چلا گیا اور حسین پاشا سے جا ملا یہہ دونو سردار
ملک حلب مین گئے اہل حلب نے دروازہ بند کر لیا مجبور ہو کر انطاکیہ
کو گئے اُنکے بعد ابراہیم داخل حلب ہوا اُسکا استقبال کر کے شہر
والے اندر لیگئے ابراہیم تہوڑی مدت وہان ٹہر کر انطاکیہ کو گیا پہر
حسین پاشا سے لڑائی ہوئی سلطان روم نے ابراہیم کے فساد کی خبر
پا کر رشید پاشا کو جو صدر اعظم تہا معہ لشکر جرار کے روانہ کیا رشید سے
نواح قونیہ پر لڑائی ہوئی تمام دن لڑائی ہوتی رہی رات کو صدر
اعظم اپنے لشکر کے سرداروں سے خیمہ مین گیا اور صلاح کی کہ علی الصباح
لڑائی ہونی مناسب ہے مردمان نمک حرام نے اُسکو پکڑ کر حوالہ ابراہیم
کے کر دیا ابراہیم بڑی عزت سے پیش آیا اور اُسکو قسطنطنیہ جانے
کی رخصت دی سلطان نے پہر فوج جمع کی اور درمیان سنہ ۱۸۳۹ع ۱۲۵۵ھ سنہ ۱۸۳۹ع ۱۲۵۵ھ
بسر کردگی حافظ پاشا کے ابراہیم پاشا کی تنبیہ کے واسطے روانہ کی اثنائے
راہ مین ابراہیم سے مقابلہ ہوا حافظ پاشا نے اُسکو شکست دی

اور اپنے خیمۂ یا ابراہیم پاشانے ایک ٹیلہ پر توپین چڑہاکر لشکر رومی
پر آگ برسانی شروع کی حافظ پاشانے شکست کہائی ابہی
تک یہہ قصہ طے نہوتے پایا تہا کہ سلطان روم کو ملک الموت
نے طلب کرلیا وہ درمیان ۱۸۳۹ع کے فوت ہوا ؎

سلطان عبد المجید خان
ابن سلطان محمود

یہہ بادشاہ بعد وفات اپنے باپ کے تخت خلافت پر
بیٹہا اُسنے فوراً لشکر کثیر واسطے تنبیہ و تادیب ابراہیم پاشا اور
اُسکے باپ محمد علی پاشا والی مصر کے روانہ کیا حاکم مصر نے
یاوری طالع سے صلح اختیار کی اور بغاوت چہوڑ کر مطیع ہو گیا
بعد ازان اس سلطان نے تمام شاہان نصاریٰ سے صلح کرلی اور اپنی
فوج قواعد دان کی ترتیب اور آراستگی مین مصروف
ہوا اور ہر طرح سے رعایا مین امن کردیا اُسکے وقت مین فتنہ
کی بنیاد اوکہڑ گئی یہہ سلطان ۲۳ اپریل ۱۸۲۳ع مین پیدا ہوا ؎

دوم جولائی ۱۸۳۹ع مین تخت پر بیٹھا وہ بہت بڑا عیاش تھا اُسکی
پاس چھ سو عورتین خوبصورت محل سرا مین داخل تہین رات و دن
عیش و عشرت مین عورتون سے مشغول رہتا تھا انگریزون کا تقرب اُسکی
وقت مین بہت تھا اکثر بندرگاہون پر عرب سے لیکر سرحد مصر تک
انگریزون کا اجارہ تھا۔ اُس کے وقت تمام قلمرو روم مین بجا
رکھا تعمیر ہوئے اور خرید و فروخت کنیز و غلام کے بالکل مسدود ہو گئے
چنانچہ یہی سبب تہا کہ مکہ معظمہ اور جدہ کا پر نوبت کشت و خون کی ہوئی
تہی وجہ اُسکی یہ ہوئی تھی کہ وکیل انگریز بیجا نے کئی برس تک عربونکو
جدہ کو بندر پر بسبب بردہ فروشی کے قید کر رکہا تہا عرب لوگ بسبب
اپنی حمیت جبلی کے ناراض ہو گئی اور کئی انگریزون کو معہ وکیل اور چند تابعین کے
عربون نے قتل کر دیا اسواسطے ایک جہاز جنگی انگریزونکا بندر عدن سے جدہ مین آیا
اور توپ لگا کر کئی مکان جدہ کی مسمار کر دئیے بعد ازان شہر مین گہس کر اُن عربونکو
جنہوں نے یہ فساد کیا تہا پکڑ لیا اور ترکون نے اُنکی مدد دی پہر اُن قاتلین کو
بکری کی طرح ذبح کیا اسپر عرب لوگ اسلام بول مین فریادی ہو کر

گئے سلطان نے اونکی فریاد کچھہ نہ سنی بلکہ اونکو قید کر لیا اور محمد بن عون
شریف مکہ کو معزول کر کے اسلام بول مین طلب کیا اوس پر یہہ جرم
ٹھہرایا کہ اوس کے اشتعال سے مکہ کے لوگ سلطان روم کا حکم نہین
مانتے ہین اور بیع و شرا لونڈی و غلامون کی جائز کر رکھی ہے

سب سے بڑا ہنگامہ اس بادشاہ کے وقت مین روس نے درمیان
سنہ ۱۸۵۶ء (۱۲۷۲ھ) کے کیا تھا اوس کے مقابلہ کے واسطے عمر پاشا سپہ سالار — سنہ ۱۸۵۶ء / سنہ ۱۲۷۲ھ
روم کا گیا انگریز اور فرانسیس نے سلطان روم کو مدد دی بڑی بھاری
لڑائی تین برس تک رہی جسمین بیشمار آدمی مارے گئے اور خدا نے
سلطان کی عزت رکھہ لی —

اس بادشاہ نے عمارت مسجد نبوی اور حرم مدینہ کے بہت روپیہ خرچ کر کے
نہایت عمدہ اور نفیس بنائی ہے اسی بادشاہ کے عہد مین درمیان نصاریٰ
اور اہل اسلام ملک شام کی بہت خونریزی ہوئی مگر غلبہ مسلمانون کا رہا تاریخ
ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۸۶۱ء (۱۲۷۷ھ) انتقال پایا اوس کی قبر مسجد سلطان احمد مین برابر — سنہ ۱۸۶۱ء / سنہ ۱۲۷۷ھ
قبر سلطان محمود کے بنائی گئی ہے —

سلطان عبدالعزیز خان

قیصر روم

یہ بھائی عبدالمجید خان کا ہے باتفاق ارکین سلطنت وعلماء روم کے
۲۵ جولائی سنہ ۱۸۶۱ء مطابق ۱۲۷۷ھ مین تخت سلطنت پر بیٹھا اوس کی پیدائش ۹ جولائی
سنہ ۱۲۳ھ سنہ ۱۸۳۰ء مطابق ۱۲۴۶ھ مین ہوئی جسوقت تاج قیصری سر پر رکھا سب سے اول اوسنے سنہ ۳۱ء
یہ کیا کہ جسقدر عرب لوگ قیدخانہ روم مین تھے سب کو رہا کر دیا اور
فرامین اپنی جلوس کے تمام قلمرو مین بھیج دئے اور جو عہدہ دار سست اور
خاین تھے اونکو معزول کیا اور مردمان کارگذار سلیقہ شعار کو اونکی جگہہ مقرر
کیا بندرگاہون کا اجارہ انگریزون کو دینا بند کر دیا اور انتظام مالی اور ملکی
مین خود متوجہ ہو کر بہت شعور اور دانائی سے ترتیب اور تہذیب کی افواج
بحری اور بری عسکری اور جہازات اور اسباب وآلات جنگ کے مہیا کرنے
مین بدل مصروف ہوا تار برقی آہنی سڑک اپنے ملک مین جاری کی اور
شاہ ایران ناصرالدین شاہ سے رسم اتحاد مستحکم کی اور سیر وسفر کا کرنا اپنے
ملک مین برخلاف سلاطین ماضیہ کے پسند کیا چنانچہ مصر واسکندریہ

کی سیر کی اور پہر مراجعت کرکے جتنی عورتین عبدالمجید خان
شاہ مرحوم کے تہین اونکو بعد انقضاے ایام عدت کے اجازت دیدی
کہ جس سے چاہین نکاح کرلین اور خود بہی راغب سواے اپنی ایک منکوحہ
کے کسی عورت کی طرف نہین ہے یہہ بادشاہ تمام سلاطین قیصر گذشتہ سے
نہایت نیک اور عقل اور پارسا ہے اسوقت مین یہی بادشاہ روم کے ہین

علم ادب ترکی زبان کا

آجکل ترکی زبان کے تین خاندان موجود ہین یہہ تینون ایک ہی باپ
کی اولاد ہین اول ترکی زبان بخارا و خوقند و خوارزم و یارقند
وغیرہ کی ہے پہر یہی ترک جبکہ چنگیز خان اور ہلاکو اور تیمور کی فوج
مین بہرتی ہوکر ایران مین رہے تو اونکی زبان مین بہت الفاظ اور
محاورات فارسی کے مختلط ہوکر کچھہ اور ہی ڈہنگ کی زبان ہوگئی ہے
بعد ازان وہی ترک لوگ جو بدولت سلاطین روم کے قسطنطنیہ
مین پہنچے اور اوس طرف کے زبانون کے الفاظ اور محاورے

اوسمین اونھون نے ملا لئے تو وہ زبان کچھ اور ہی ڈھنگ کی دکھلائی
دیتی ہے یہہ تین قسم کی ترکی ہے زبان یوغور جو نہایت قدیم اور خاص
زبان ہے اور اتک یارقند کاشغر اور قمل مین بولی جاتی ہے
اوسکے حروف تہجی اور ہی طرح کی ہین —

رسالہ قودت قبلاک یعنی علم السلطنت درمیان عہد الپ ارسلان
کے سنہ ۱۰۶۷ مین درمیان ترکی کے تصنیف ہوا — ترکستان و [illegible] سنہ ۱۰۶۷
حصہ مین جغتائی ترکی کا میدان بہت وسیع ہے اوس زبان کی چند کتب کو تو اہل
یورپ مین شایع ہین توزک تیموری کہ امیر تیمور نے خود تصنیف
کی ہے واقعات بابری جو سلطان بابر کی تصنیف کی ہوئی ہے تواریخ
حسب ونسب ترکان مصنفہ ابو الغازی بہادر خان شاہ خوارزم
میر علی شیر ہم عصر مولوی جامی جو ہرات کا حاکم رہا ہے اوس نے
ایک بہت بڑا دیوان اور خمسہ نظامی کا جواب اور علاوہ اسکے اور
بہت سے کتابین ترکی مین لکھی ہین قپچاق اور قرغز وغیرہ گروہ
صحرائی کے زبان مین علم بہت کم ہے خراسان مین زبان

ترکی درباری ہوگئی ہے دربار قیصر روم مین بھی اس زمانہ مین ترکی
بولی جاتی ہے اور آج تک یہہ زبان بہت علوم پر قابض ہوچکی ہے عثمان
اور اوس کے جانشینون کے عہد مین بہت کتابین عربی اور فارسی۔
یونانی اور لاطینی ترکی زبان مین ترجمہ ہوئے ہین چنانچہ محمد ثانی
نے پلوتارک کا ترجمہ یونانی زبان سے ترکی مین کروایا اور
سلیمان اول نے قیصر کی ایک کتاب مسمی کامنٹوبو کا ترجمہ ترکی
مین کروایا ارسطو اور اقلیدس کی تصنیفات زبان ترکی مین ترجمہ ہوئین
مصطفی سوم کے حکم سے میکیو اطالیا نے جسکا نام پرنسپ ہے
اور فریڈرک ثانی شاہ پرشیا کی کتاب جسکا نام انٹی میکیول ہے ترکی مین
ترجمہ کروایا۔ زمانہ حال مین کئی کتب زبان انگریزی جرمن فراسیسی
سے علم تاریخ وجغرافیہ قرابادین کیمیا۔ ریاضی اور علم الحرب وغیرہ
کی زبان ترکی مین ترجمہ ہوئے ہین

پلوتارک ایک یونانی مورخ ہے اوس نے ۴۶ یونانی اور رومن مشاہیر
کا تذکرہ لکھکر بڑی شہرت حاصل کی ہے۔

ترکون کی زبان دانی قدیم اگرچہ بہ نسبت عربی کے ہو تاہم لایق
قدر کرنے کے ہے جسم بھائی بایزید ثانی کا اور سلیم اور بایزید
ثانی کے بیٹے یعنی سلیمان ثانی واحمد سوم اور مصطفی سوم بڑے
مشہور شاعر گذرے ہین اونکی تصنیفات بھی ہمارے ہاتھ آئے
ہین سب سے مشہور شاعر قدیم ترکی زبان کا عاشق پاشا ہے جو عثمان خان
غازی بے اور اورخان کے عہد مین زندہ تھا — بایزید ثانی
کے عہد حکومت مین شعرای مندرجہ ذیل مشہور گذرے ہین نجاتی
اپنے زمانہ مین بے نظیر شاعر تھا جس نے کئی عربی کتابون کا ترجمہ
ترکی مین کیا ہے مسیحی جسکی بہار کا ترجمہ سر ڈبلیو جونس اور
بیرن ہمیر نے اپنے زبان مین کیا اوس کی نظم ایک بہت اچھا
عمدہ نمونہ ترکی نظم کا ہے آفتابی ومنیوی اور شاہزادہ کورکد
اور شاعرہ مہری متوطنہ اماسیا کی تمام شعرای ترکی کا بڑا
جہنڈا جو تین دفعہ سلطنت روم کا صدر اعظم ہو چکا اوس نے سنہ ۱۶۰۰ع ۱۰۰۸ھ سنہ ۱۶۰۰ع
مین وفات پائی اوس کے دیوان کا وان ہمیشہ حسن نے درمیان

سنہ ۱۲۴۱ھ سنہ ۱۸۲۵ء کے ترجمہ کیا ہے بنی افندی نے ۔ سید رفعت سنہ ۱۸۲۵ء
اور راغب پاشا صدی گذشتہ مین مشہور شاعر گذرے ہین
راغب پاشا وزیر اعظم عثمان سیوم کا تھا اور بڑا مشہور مورخ اور
شاعر گذرا ہے اوسکے ہموطن اوسکو دوم کا ملک الشعراء کہا کرتے تھے
ترکی مورخون کی تعداد بھی بہت ہے اون مین سے اکثر مصنف
بسبب انصاف طبیعت اور فراست طبع اور طرز فصاحت اور اختصار
عبارت اور لطف کلام کے قابل تعریف ہین منجملہ اون کے علی
ہے جو ہمعصر بکی کا تھا جسکی کتاب کنہ الاخبار یعنی معدن تواریخ
سنہ ۱۰۰۴ھ ہے جو سنہ ۱۵۹۶ء مین ختم ہوے یہہ کتاب زبان ترکی کے تواریخ سنہ ۱۵۹۶ء
مین زمانہ قدیم اور متوسط کے بابت ایک عمدہ آئینہ نگاہ کا ہے اسکا
مصنف عیسائیون کا حال بڑے انصاف سے لکھتا ہے سلانکی
زادہ نے ایک کتاب مسمی تاریخ علی عثمان سے سلانکی زادہ لکھی
ہے اگرچہ وہ کتاب بہت مختصر ہے مگر نہایت صحیح تاریخ خاندان
سنہ ۱۰۳۴ھ عثمانیہ کی ہے سنہ ۱۶۲۴ء مین ختم ہوئی ہے پیچوی نے ایک سنہ ۱۶۲۴ء

سنہ ۱۶۳۲ء | تاریخ سلیمان اوّل اور دوم کے عہد سے سنہ ۱۶۳۲ء (۱۰۴۲ھ) تک لکھی ہے | سنہ ۱۰۴۲ھ

سنہ ۱۶۵۸ء | حاجی خلیفہ نے جو درمیان سنہ ۱۶۵۸ء (۱۰۶۸ھ) میں فوت ہوا اپنی عمدہ کتابیں تاریخ | سنہ ۱۰۶۸ھ

وجغرافیہ کے عربی اور ترکی میں لکھے ہیں اوسکی تکویمک

سنہ ۱۷۳۳ء | تواریخ باقاعدہ ہے جو مطبع ابراہیم میں درمیان قسطنطنیہ کے سنہ ۱۷۳۳ء (۱۱۴۶ھ) | سنہ ۱۱۴۶ھ

سنہ ۱۶۹۷ء | میں طبع ہوئی اور اوس کا ترجمہ زبان اٹلی میں درمیان سنہ ۱۶۹۷ء (۱۱۰۹ھ) کے | سنہ ۱۱۰۹ھ

ہوا ہیونھیمر نے حاجی خلیفہ کی کتاب سلطنت الروم اور باسیا

کی جغرافیہ کا ترجمہ زبان جرمن میں کیا ہے — بایزید ثانی کے

وقت سے مورخان شاہی ترکی زبان میں تاریخ مرقوم کرتے رہے ہیں

پر اونمیں سے مصنفان مندرجہ ذیل بہت اچھے مورخ شمار کئے

جاتے ہین ؎ —

سنہ ۱۵۲۴ء | اور یہ مورخ سنہ ۱۵۲۴ء (۹۳۰ھ) میں فوت ہوا مصطفیٰ جلال زادہ یہ | سنہ ۹۳۰ھ

سنہ ۱۵۳۳ء | مورخ سنہ ۱۵۳۳ء (۹۴۰ھ) میں فوت ہوا — مفتی سعدالدین سنہ ۱۵۹۹ء (۱۰۰۸ھ) میں فوت | سنہ ۹۴۰ھ

ہوا عابد پاشا درمیان سنہ ۱۶۹۰ء (۱۱۰۲ھ) کے فوت ہوا نعیمہ جسکی تاریخ

سنہ ۱۵۹۱ء سنہ ۱۶۵۹ء | سنہ ۱۵۹۱ء (۱۰۰۰ھ) سے شروع ہو کر سنہ ۱۶۵۹ء (۱۰۷۰ھ) تک ختم ہوتی ہے درمیان | سنہ ۱۰۰۰ھ سنہ ۱۰۷۰ھ

١٢٢٨ھ ١٨١٥ع (١٢٢٨ھ) کے فوت ہوا۔ رشید نے اس تاریخ کو ١٧٢١ع (١١٣٤ھ) تک اور ١٨١٥ع
١١٤١ھ بڑہا دیا ہے۔ اغظم نے ١٧٢٨ع (١١٤١ھ) تک لکھی ہے۔ اعزی ١٧٢٨ع
١١٦٣ھ ١١٨٨ھ نے ١٧٤٩ع (١١٦٣ھ) تک تاریخ لکھی۔ واصف نے ١٧٧٤ع (١١٨٨ھ) تک ١٧٤٩ع ١٧٧٤ع
لکھی ہے ۔

١١٤٧ھ نعمہ کی تاریخ درمیان شہر قسطنطینیہ کے ١٧٣٤ع (١١٤٧ھ) مین مطبوع ہوئی ١٧٣٤ع
١١٥٣ھ ١١٩٨ھ رشید کی تاریخ درمیان ١٧٤٠ع (١١٥٣ھ) کے چھپی۔ صبحی کے ١٧٨٤ع (١١٩٨ھ) ١٧٤٠ع ١٧٨٤ع
مطبوع ہوئی۔ اعزی کی بھی اسی سن مین چھپی۔ واصف کی ١٢١٩ھ
١٢٤٣ھ مطابق ١٨٠٤ع کے طبع ہوئی اور دوسری بار ١٨٢٧ع (١٢٤٣ھ) کے چھپی ١٨٠٤ع
واصف کی تاریخ کا کچھ حصہ زبان فراسیس مین بھی ترجمہ ہو گیا ہی۔
اگرچہ سوانح عمری کی مصنف ترکی مین بہت ہین پر لطیفی کے تذکرہ
کی بابت اتنا بیان کرنا ضرور ہے کہ اوسنے قریب دو سو ترکی
شاعرون کا اپنی کتاب مین حال لکہا ہے جسمین سے ایکسو دو کا
ترجمہ زبان جرمن مین ہو چکا ہے ۔

خاندان سلجوق کا بیان

یہہ خاندان ایک شخص مسمی سلجوق سے تاتاد مین شروع ہوا پہلے
یہہ لوک ماوراءالنہر مین رہتے تھے پہر خراسان مین جاکر بسے
بعدازان جنوبی ایشیا مین ایرانی ۔ کرمانی اور رومی لقب
سے حکومت کرتے رہے مورخین ایشیا انکی اصل یون لکہتے ہین
کہ سلجوق بیٹا دقاق کا تہا جو کہ بیگو قبچاق تاتاری کے افسرون مین
سے جو بحیرہ شام کے قریب بستی تہی بڑا بہادر اور سب سے
دل چلا تہا جب اوسکا باپ مر گیا تو بیگو نے سلجوق کی پرورش صرف
اس خیال سے کی کہ وہ اپنے باپ کے موافق بہادر نکلیگا اور
ایسا ہی ہوا مگر جب سلجوق کی بہادری اور شجاعت مشہور ہوگئی اور وہ اپنے
مالک سے خودسری اور گستاخی سے پیش آنے لگا تب بیگو
نے اوس کو اپنے ملک سے نکالدیا سلجوق نے دہانسے نکلکر سمرقند
اور اوسکی نواح مین ایک چہوٹی بادشاہت قایم کی اور خود مسلمان ہوگیا

اوسکی بدولت اسلام اوس نواح مین پہیلا ایکسو سات برس کی عمر مین
ایک تاتاری کے ہاتھہ سے مارا گیا اوسکے کئی بیٹے تھے مگر
سب سے مشہور دو ہین ایک محمد طغرل بیک دوسرا داود جعفر بیگ
جنہون نے اپنے چچا مسمی اسرائیل حاکم خراسان کو واسطے
صلح کرنے کے محمود غزنوی کی خدمت مین روانہ کیا تہا جبکہ اسرائیل
سلطان محمود کے دربار مین حاضر ہوا تب بادشاہ نے پوچھا کہ
سلجوقی خاندان کتنا زور آور اور قوی ہے اوس نے جواب دیا
کہ اگر مین اس جگہہ سے اپنے خیمہ کو ایک تیر روانہ کر دون تو پچاس
ہزار سپاہ سوار فوج کے میری مدد کو حاضر ہو جاوے اور اگر دوسرا
تیر بہی بہیجون تو پچاس ہزار کا دستہ اور آوے اگر کمان بہیجون
تو دو لاکہہ سوار اسیوقت حاضر ہون محمود یہہ سنکر بہت حیران ہوا
اور اوس کو خراسان کے قلعہ مین قید کیا جب تک جیتا رہا اوسی قلعہ مین
مقید رہا ۔۔

مورخین اسباب مین مختلف ہین کہ قوم سلجوقی خراسان کب گئی بعضی

کہتے ہین محمود غزنوی کے زمانہ مین آئے تہے بعضی لکہتے ہین کہ
مسعود کے زمانہ مین گئے مگر محقق یہہ ہے کہ ابو طالب محمد رکن الدین
سنہ ۴۲۹ھ جسکا لقب طغرل بیگ ہے درمیان نیشاپور کے ۴۲۹ھ مین بادشاہ
ہوا یہہ سلجوقیون کا اول بادشاہ تہا بعد فتح نیشاپور کے قوم سلجوق
نے ہرات اور میرو فتح کئے بعد ازان تمام خراسان اونکے
زیر حکم ہوگیا چہبیس برس تک اوس نے بادشاہت کی اس عرصہ مین
صوبجات ایران کے فتح کئے بعد اوس کے اور جعفر بیگ کے
وفات کے اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا۔

الپ ارسلان

اس شاہزادہ نے اپنے باپ طغرل اور چچا جعفر بیگ کے وقت مین
بہت شہرت جلادت اور بہادری مین پیدا کی تہی الپ ارسلان کے
معنی دلاور شیر اوسکا اصلی نام اسمٰعیل ہے جب اوس نے اسلام
اختیار کیا تو خلیفہ قایم بامراللہ کی طرف سے اعزاز الدین

اوسکو خطاب ملا۔ شروع ایام سلطنت مین اوس نے سرکشون
سنہ ۴۶۲ھ اور باغیون کا بخوبی بندوبست کیا سنہ ۴۶۲ھ مین جبیل وان کے سنہ ۱۰۷۰ع
نزدیک شہر اخلاف پر یونانیون کو اوس نے بہاری شکست دی
سنہ ۴۶۳ھ اور درمیان سنہ ۴۶۳ھ کے شاہ یونان رومانس دائوجینس کو جو کہ خود سنہ ۱۰۷۱ع
فوج کشی کر کے اوس پر آیا تہا شکست دی اور بادشاہ کو زندہ گرفتار
کر لیا مگر بسبب فیاض دلی کے بادشاہ کو رہا کر دیا اسی سبب مصنفان مشرقیہ
اوسکو بہادر فیاض اور عظیم الشان بادشاہ اپنے کتابون مین لکہتے ہین
الپ ارسلان بعد فتح کرنے جارجیہ کے ترکستان کے فتح کرنیکو
گیا اس مہم مین اوس نے تمام عمر اپنی خرچ کی ترکستان کے قلعہ مین
جو حاکم وہانکا محصور تہا اوس نے بڑی بہادری سے اوسکا مقابلہ
کیا آخرکار جب قلعہ فتح ہوا تو وہان کے حاکم پر بہت ہی خفا ہوا اور بہت
برا بہلا اوسکو کہا یہ الفاظ دشنام کی اوس حاکم مقید کو ایسے جوش
غضب مین لائی کہ اوس نے تلوار کہینچ کر الپ ارسلان پر ایک
زخم کاری ایسا لگایا کہ اوسی زخم کے صدمہ سے چند ساعت کے

سنہ ۱۰۷۲ء | بعد فوت ہوا اسوقت ۱۰ برس اوس نے سلطنت کی یہہ واقعہ سنہ ۱۰۷۲ء مطابق سنہ ۴۶۵ھ مین ہوا۔ | سنہ ۴۶۵ھ

ملک شاہ معز الدین
ابو الفتح ابن الپ ارسلان

سنہ ۱۰۷۲ء بعد وفات اپنے باپ کے درمیان سنہ ۱۰۷۲ء مطابق سنہ ۴۶۵ھ کے تخت نشین ہوا اور سنہ ۴۶۵ھ
سب سے پہلے اپنے دو چچاؤن کو جنہون بغاوت کی تھی مقید کیا جب اوسکو
معلوم ہوا کہ فوج بگڑنے والی ہے اور ایک اوسکے چچا کو اپنا سرپرست
سنہ ۱۰۷۵ء اور سردار بنانا چاہتی ہے اوسوقت اوس چچا کو زہر دلوا کر مار ڈالا سنہ ۱۰۷۵ء مطابق سنہ ۴۶۷ھ سنہ ۴۶۷ھ
مین اوسکے سپہ سالار اقتیش نے دمشق اور بہت بڑا حصہ شام کا فتح
کیا مگر مصر کے فتح کرنے مین کامیاب نہوا ملک شاہ نے درمیان
سنہ ۱۰۷۴ء مطابق ۴۶۷ھ کے ماوراء النہر کو اپنے زیر حکم کیا اور بعد دو سال کے
ابراھیم غزنوی پنجم خاندان بادشاہ غزنی کا تہا حملہ
کرنے کا ارادہ کیا ۔

سنہ ۱۰۹۲ء جبکہ سنہ ۱۰۹۲ء مطابق سنہ ۴۸۵ھ مین ملک شاہ کو جہانشاہن کی فہمیدگی اور غلبہ کی سنہ ۴۸۵ھ

خبر پہنچی تو ایلچی سمجھکر اُسکو خواہان صلح کا ہوا تھوڑے عرصہ کے بعد
اس فرقہ کے ایلچی نے جو حسن بن صباح کے طرف سے آیا تھا
جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے نظام الملک وزیر کو قتل کیا اور ملک شاہ
سنہ ۴۸۵ھ سنہ ۱۰۹۲ء میں درمیان بغداد کے فوت ہوا کہتے ہیں کہ سلجوقیون سنہ ۱۰۹۲ء
میں یہ سب سے بڑا بادشاہ ہوا ہے —

برکیارق ابن ملک شاہ سلجوقی

یہ بڑا بیٹا ملک شاہ تخت کا وارث اور حق دار تھا پر اوسکا باپ
چھوٹے بیٹے محمود کے واسطے وصیت تخت کی کر گذرا تھا
اوس لڑکے کی عمر چھ برس کی تھی اوسکی والدہ تا بالغ ہونے اوس
لڑکے کی اوسکی سرپرست حسب وصیت بادشاہ کے مقرر ہوئی تھی وہ بیگم
اصفہان میں رہتی تھی برکیارق نے اوسکا محاصرہ کیا اس موقعہ
ملکہ نے ڈرکر سلطنت کی تقسیم کردی کہ اصفہان اور اوسکا گرد ونواح
محمود کا رہے اور باقی تمام سلطنت برکیارق کی ہو اوسکو بیعہ کی

وفات کی چند روز مین وہ مرگیا اوس وقت تمام سلطنت برکیارق کے
ہاتھہ آگئی بعد ازان اوسنے اپنی چچا تاج الدولہ حاکم شام سے مقابلہ
۱۰۹۵ء کیا اور ۱۰۹۵ء ۴۸۸ھ مین اوسکو شکست دی اور قتل کیا۔ ۴۸۸ھ
تین برس کے بعد اوسکے بہائی محمد نے سرکشی کی اور حاکم عراق
۱۱۰۱ء کا ہوگیا ۴۹۴ھ ۱۱۰۱ء مین دونون بہائیون نے ملک حکومت کی تقسیم کرلی ۴۹۴ھ
آخر سنہ مذکور مین اس بات پر صلح ہوئی کہ ملک شام۔ عراق عرب
موصل۔ اذربیجان اور ارمینیہ مین محمد حاکم رہے اور
باقی ملک زیر حکم برکیارق کے رہے مگر اسی سال مین برکیارق
نے وفات پائی اور اوس کے بعد اوس کا بیٹا مالک شاہ
قابض تخت و تاج ہوا اسی زمانہ مین عیسائی مجاہدین جہاد کرنیکے
واسطے ممالک شام مین آئے تہے۔

فارس

جبکہ اہل اسلام نے ملک فارس فتح کیا تو دو برس تک کا حال

پردہ ظلمت مین ہے جبکہ اہل فارس نے مذہب اسلام قبول کیا اور
علوم عربیہ سیکہنے لگے اوسوقت یہہ ملک ایک صوبہ خلافت اسلام
کا تہا یہانتک کہ خاندان بنی عباس مین لڑائی ہوئی اور بنی امیہ کی اولاد
سے مارے جانے شروع ہوئے اوسوقت سے جسقدر کہ سلطنت
اسلام مین ضعف آتا گیا اور تقسیم ہوتے گئے اوسیقدر اسپین مین خودسری
کی روح تازہ ہوتی گئی یعقوب ابن الباس نے بادشاہت کی بنیاد اس
سنہ ۲۵۵ ہجری ملک مین آ کر ڈالی اور سنہ ۸۶۹ع ۲۵۵ھ مین ملک خلفا کی حکومت سے نکالکر سنہ ۸۶۹ع
تمام ملک فارس کا شہر شیراز دار السلطنت مقرر کیا
بعد ازان بہائی یعقوب کا مسمے عمر جو اوسکا جانشین تہا اوسکو تا تار
سنہ ۲۸۷ ہجری کے خاندان سامانی نے درمیان سنہ ۹۰۰ع ۲۸۷ھ کے مغلوب کیا یہہ قوم تاتاری سنہ ۹۰۰ع
سنہ ۳۸۹ ہجری خراسان اور ماوراء النہر مین سنہ ۹۹۹ع ۳۸۹ھ تک حکومت کرتی رہی مگر سنہ ۹۹۹ع
مغربی حصہ فارس تہوڑی مدت کے لئے پہر ماتحت خلفاء کے ہوگیا
جبکہ خلفاء عباسیہ بالکل تباہ ہوگئے تو مغربی حصہ فارس کا پہر حلقہ
خلافت سے نکل گیا اور بویہ کے تین بیٹون احمد الدولہ —

رکن الدولہ - اور معز الدولہ کے ہاتھہ آگیا جنھون نے
اوسکو آپسمین تقسیم کر لیا

معز الدولہ نے بغداد پر قبضہ کیا اور امیر الامراء کا لقب اختیار
کر کے خلیفہ بغداد کو معہ اوسکی سلطنت کے اپنے ماتحت کر لیا
احمد الدولہ کی موت کے بعد تمام سلطنت بویہ اوسکی جانشین
عضد الدولہ کے ہاتھہ آئی یہہ بادشاہ اپنے زمانہ مین عظیم الشان اور
سب سے نیک چلن شمار کیا جاتا ہے اوس نے ۳۴ برس
سنہ ۹۴۹ع سنہ ۹۸۳ع یعنی سنہ ۳۳۸ھ (۹۴۹) سے سنہ ۳۷۲ھ (۹۸۳) تک بادشاہت کی فارس کی فیروزمندی سنہ ۳۳۸ سنہ ۳۷۲
اور خاندان بویہ کی شہرت اوسکے عہد مین ظاہر ہوئی اوسکے
جانشینون نے اس بادشاہت کو پھر آپسمین تقسیم کر لیا اور اندرونی
فساد کے سبب آخر کو برباد ہوگئی اور چھوٹی چھوٹی خود مختار ریاستین
قایم ہوگئین پر خاندان بویہ کی حکومت پھر بھی بغداد پر قایم
رہی جسمین لقب امیر الامراء کا جاری رہا اور جنکو یہہ اختیار حاصل
تہا کہ جسکو چاہین خلافت کی مسند پر بٹھلا دین اور جب چاہین

معزول کردین

دوسری شاخ جو فارس کے مشرقی حصہ مین حاکم تہی وہ محمود غزنوی کا خاندان تہا جو ۲۰۰ برس پیشتر کابل خراسان مین اس خاندان کی بنیاد قایم کی جبکہ سامانی سلطنت برباد ہوگئی تو غزنوی خاندان کی بنیاد سلطنت اسلام کی ہندوستان مین قایم ہوئی اور قریب تہا کہ تمام فارس اوسکی اور اوسکی اولاد کے ہاتھ آجاتا مگر اوسوقت وسط ایشیا سے سلجوقی تاتاریون نے جو ابتدا مین غزنوی شاہزادون کے ماتحت تہی خودمختار ہوکر مسعود ابن محمود کو نیشاپور کے

سنہ ۱۰۴۰ع قریب شکست دیکر ۱۰۴۰ع ۴۳۱ھ مین غزنویون کو اودہر سے ہٹا دیا جسکے سبب تمام فتوحات ہندوستان اور افغانستان ہی تک محدود رہی اور اپنے بادشاہ طغرل بیگ کو اون لوگون نے فارس پر قابض کردیا اوسنے ۱۰۵۵ع ۴۴۷ھ مین بغداد عراق بہی بادشاہت مین شامل کرلیئے اور خلافت کی محافظت اچہی طرح سے کی بعدہ ان امیرالامرا ملک رحیم کو جو آخر بادشاہ خاندان

ہو یہ سے تھا تخت سے اوتار دیا الپ ارسلان جو طغرل بیک
کا بیٹا تھا اوسکے اور اُسکے جانشینون کے وقت مین فارس کی
بادشاہت کو رونق او ترقی حاصل ہوئی اور اوج ترقی پر پہنچی اوسکے بیٹے
جلال الدین ملک شاہ کے وقت سلطنت فارس کو بڑی شان
۴۸۵ھ حاصل ہوئی اوسکے عہد مین وا تاریخ ۱۰۹۲ سنہ ۴۸۵ھ سے سنہ جلالی شروع سنہ ۱۰۹۲ع
ہوا ہے مگر بعد وفات پانے ملک شاہ کی یہہ سلطنت منقسم ہوگئی
اور اوسکے بیٹون مین تنازع قایم ہوا اور جبکہ کرمان - اناطولیہ
اور شام مین حکومت علیحدہ علیحدہ ہوگئی تب شاہ سنجر ابن ملک شاہ
۵۱۱ھ نے درمیان سنہ ۱۱۱۷ع کے اپنے باپ کے تخت پر بیٹھکر صرف فارس کے سنہ ۱۱۱۷ع
حصۂ مشرقی پر اپنی حکومت کو محدود کرلیا اذربیجان - فارس کا لارستان
وغیرہ صوبے جنکے حکام کا خطاب اتابک تھا پہلے وہ لوگ نایب سلطنت
کہلاتے تھے اب خود سر ہوگئی اور ردی بادشاہت کی ہوگئی
اسی اثناء مین درمیان اوس حصہ کے جو جدیدہ شام کی جنوب مین
واقع ہے ایک مشہور فرقہ اسمعیلیہ یا حشاشین جنکا ذکر اوپر مفصل

ہو چکا ہی ملک شاہ کے وقت سے رہتا تہا اونکی فدائی فرقہ سے کسی
سنہ ۱۱۵۶ع نے سنہ ۱۱۵۶ع ۵۵۱ھ ملک سنجر کی موت ہوئی اس بادشاہ فارس کے مرنی سنہ ۵۵۱ھ
کے بعد جہگڑی اور نزاع قایم ہوئی خلفاء عباسیہ نے موقع پاکر بغداد
سنہ ۱۱۷۵ اور عراق کو پہر اپنے قبضہ مین کر لیا اگرچہ طغرل سوم پہر سنہ ۱۱۷۵ع ۵۷۱ھ سنہ ۵۷۱ھ
قابض ہوا لیکن تکش شاہ خوارزم نے جو کہ سلطان سنجر کے وقت مین نایب
تہا سلجوقیون سے باغی ہوکر ماوراء النہر اور خراسان مین اپنی حکومت
سنہ ۱۱۹۴ع قایم کی طغرل سوم کو شکست ہوئی اور سنہ ۱۱۹۴ع ۵۹۰ھ مین مقتول ہوا سنہ ۵۹۰ھ
اسوقت مین ملک فارس سلاطین خوارزمیہ کے تحت حکومت ہو گیا
تہا ان بادشاہون نے اپنی سلطنت بحیرۂ شام اور جہیل یورال
سے لیکر دریاے سندہ او خلیج فارس تک بڑہا لی تہی یہہ خاندان تہوڑی
دنون تک رہا محمد جو کہ جانشین تکش کا تہا اپنے ایک حاکم کی بد
چلنی کے سبب مغلون کے حاکم چنگیز خان کی آفت مین خود پہنس گیا
سنہ ۱۲۱۸ع تہا جسنے سنہ ۱۲۱۸ع مین فوج کشی اسپر کی کہتے ہین کہ سات لاکہہ آدمی سنہ ۶۱۵ھ
کی فوج محمد پر یکبارگی چڑہائی کی تہی اور وہ بد لڑائیون مین محمد کو

ایسا بہگایا کہ اوسنے بحیرہ شام کے کسی جزیرہ میں جا کر پناہ لی اور اوسیجگہ

۱۲۲۰ء سنہ ۶۱۷ھ مطابق ۱۲۲۰ء مین فوت ہوا

اوسکا بیٹا جلال الدین کئی سال تک بڑی بہادری سے ہنگامی برپا

۱۲۳۱ء کرتا پہر آخرکار سنہ ۶۲۸ھ مطابق ۱۲۳۱ء وہ بہی مرگیا اوسکے مرنے پہ سلطنت خوارزمی

برباد ہوگئی اور ملک فارس مغلوں کے ہاتہہ آگیا - جبکہ سلجوقیون نے

فارس کو فتح کیا تہا تو بسبب ہونے ہم مذہب اور ہم اطواری اونکے

شائستگی اور رفاقت سے سلوک کرتے تہی مگر مغل جو مذہب اسلام

اور تہذیب اسلامیہ سے متنفر تہے جہان جہان اونکی حکومت بڑہتی اور

پہیلتی گئی بہت بیرحمی اور خونریزی سے پیش آتے گئے چنگیز خان

کے بعد فارس اوسکے پوتے ہلاکو خان کے حصہ مین آیا جسنے

۱۲۵۸ء سنہ ۶۵۶ھ مطابق ۱۲۵۸ء مین اس ملک کو فتح کرکے خاک مین ملا دیا اور آخری خلیفہ

عباسی کو قتل کرکے بموجب بیان فارسی مورخون کے ۸ لاکہہ

باشندگان بغداد کو تہ تیغ بیدریغ کیا

ہلاکو خان کا خاندان فارس مین ۸۰ برس تک حکومت

۱۲۶۴ء–۱۲۸۲ء کرتا رہا اباقاآن اوسکا بیٹا ۱۲۶۴ء (۶۶۳ھ) سے ۱۲۸۲ء (۶۸۱ھ) تک وہان کا حکمران ۶۶۳ھ–۶۸۱ھ

رہا اوسنے انطاکیہ کی سلجوقی شاہزادون کو اپنے ماتحت کیا

اور ملک شام اور پیلسطائن فتح کرنے کے واسطے عیسائیون سے صلح کرلی

لیکن اوسکی فوج نے غلامان کے ہاتھ سے کئی بار شکست پائی اور چند روز

۱۲۹۴ء (۶۹۳ھ) حکومتون مین کیخاتو کی حکومت کا لکھنا ضرور ہے جسنے ۱۲۹۴ء (۶۹۳ھ) ۶۹۳ھ

مین درمیان فارس کے نوٹ جاری کئے جو کہ اب تک جاری رہے

شام پر پھر حملہ ہوا مگر کچھ کام نہ نکلا غازان کے عہد مین جو خاندان

۱۲۹۵ء–۱۳۰۴ء ہلاکو سے ۱۲۹۵ء (۶۹۴ھ) سے ۱۳۰۴ء (۷۰۳ھ) تک حاکم رہا یہ پہلا بادشاہ ۶۹۴ھ–۷۰۳ھ

ہے جسنے تاتار کو خان اعظم سے منحرف ہوکر مذہب اسلام اختیار کیا

۱۳۰۴ء اسکے بہائی اور جانشین الجایتو خان جسکو خدابندہ بھی کہتے ہین ۱۳۰۴ء (۷۰۳ھ) ۷۰۳ھ

۱۳۱۶ء سے ۱۳۱۶ء (۷۱۵ھ) تک فارس پر حکومت کرتا رہا اوسنے مشہور شہر ۷۱۵ھ

سلطانیہ آباد کرکے دارالخلافت بنایا مگر اوسوقت صاحب جرأت

اور بہت مغل تمام ملک کے حکومت مین اپنے ماتحت کرنا چاہتے تہے اور

ابوسعید بہادر الجایتو خان کا بیٹا جو کہ ہلاکو سے آٹھوین پشت مین

تہا اخیر بادشاہ اِس خاندان کا تہا جسنے کچھ دنون حکومت کی ہے

فارس اب چہوٹے چہوٹے خاندانون مین منقسم ہوگیا جو ہمیشہ لڑتے

رہتے تہے ہیرہ خان جو بغداد عراق اور اذربیجان وغیرہ پر قابض

تہے ان سب شاہزادون سے قوی تر تہے مظفر فارس اور شیراز

کا حاکم تہا سربداران ملوک کرت وغیرہ خراسان اور اوسکے گرد نواح مین

حکومت کرتے تہے آوارہ گرد اور غارتگر قوم ترکمان جو حال کی فارس

کی قوم کی بنیاد ہین بے مہار پڑے پہرتے تہے

فارس کا اوس وقت مین یہی حال تہا کہ ایک نیا حاکم اوسپر آ پہنچا

اوسکو تیمورلنگ کہتے ہین اوسنے سب چہوٹے موٹے خاندانون کو

تہ تیغ کرکے برابر کر دیے اوس زمانہ مین تیمور ماوراءالنہر کا حاکم تہا

مگر سنہ ۱۳۸۳ع ۷۸۵ھ مین اوسنے خراسان پر حملہ کیا تمام گرد و نواح کے شاہزادے سنہ ۱۳۸۳ع ۷۸۵ھ

خود بخود اوسکے مطیع ہوگئے ۱۲ برس کے عرصہ مین تمام ملک فارس کو اوسنے

اپنے زیر قلم کر لیا اور سوا ے مظفری شاہزادون … شیراز کے

اوسکا کوئی سامنا نہ کر سکا اِس عرصہ مین تہوڑی مدت کے واسطے

اوسکو خانان قپچاق کے روکنے کے لئے اوسکو جانا پڑا ۱۲۸۳ع سنہ ۶۸۵ھ سنہ ۱۲۸۳ع
مین شاہزادگان مظفری کو اوسنے مغلوب کیا تو ۷۰ ہزار اہل اصفہان کو
تہ تیغ کرکے اونکے سرون کا ایک منارہ چنا شہر بغداد اگرچہ پہلی
دفعہ اطاعت سے بچ گیا تہا مگر سنہ ۱۳۹۳ع ۷۹۵ھ مین وہان کے باشندون کو سنہ ۱۳۹۳ع
بہی وہی نصیب ہوا جو کہ مظفری شاہزادون کو حصہ ملا نتیجا باعث
اسکا وہ سرکشی تہی جو اونہون نے حاکم فارس امیران شاہ ابن تیمور
سے کی تہی امیر تیمور بہی قبیلہ چنگیزی سے تہا اوسنے
سمرقند اپنا پایہ تخت مقرر کیا اور تمام ترکستان تاتار ایران
جارجیہ - اور عراق عرب اور کچھ حصہ روس کا فتح
کرکے سنہ ۱۳۹۸ع ۸۰۱ھ مین ہندوستان پہ توجہ کی کابل کی راہ سمولے را ستمر سنہ ۱۳۹۸ع
سے گذر کر دریائے اٹک کے اوسی گہاٹ سے جہان سے
سکندر نے عبور کیا تہا اتر کر ملتان پہنچا وہان سے پاک پٹن اجودھن
ہوتا ہوا بھٹنیر کو پہونکتا ہوا سامانہ پر پہنچکر کیتھل کی راہ دلی مین
آیا وہا لسنے میرٹھ ہو کر ہردوار کے پہاڑون مین گہس گیا وہانپہ

چنانچہ ہندون سے بہاگ کر پناہ لی پہر اوسنے دو چار سخت لڑائیان دین اور باوجودیکہ ۶۰ برس کا بڈہا تہا مگر ان لڑائیون مین ایسا جی توڑ توڑ کر لڑا کہ کوئی ادنی سپاہی بہی ایسا بے جگر ہوکر جان پر نہ کہیلتا ہوگا غرض اسی طرح لڑتا بہڑتا پہاڑون کے نیچے نیچے ہوکر جیحون مین آن پہنچا اور جس راستہ سے آیا تہا اوسی راہ سے نکلکر سمرقند مین پہنچا وہان چند روز رہا سمرقند سے اٹھکر دار الخلافت کو مراجعت کی پہر ملک خطا کی تسخیر کو چلا راہ مین جان بحق ہوگیا

تیمور کے مرنے کے بعد اوسکی سلطنت کئی حصون مین منقسم ہوگئی آخر کار سنہ ۱۹ھ مین اوس بادشاہت کا خاتمہ ہوگیا

ایران اور خراسان مین شاہ صفی ایک سید بزرگ کی اولاد سے سلطنت نے ظہور کیا اس خاندان کو خاص و عام ایران و ترکستان کے نہایت متبرک سمجہتے تہے اور دل سے اون پر اعتقاد رکہتے تہے چنانچہ رفتہ رفتہ ایک طرف حدود روم تک اور

دوسری طرف دریا سے جیحون تک تمام ملک اونکے زیر قلم ہوگیا
اول شاہ اسمعیل اور پہر شاہ طہماسپ - شاہ عباس ماضی
اور شاہ عباس غازی ایسے بڑے بادشاہ اولوالعزم
گذرے ہین - شاہ اسمعیل کی مدد سے بابر نے جو تیمور کا سمرقند
وغیرہ سلطنت موروثی پر قابض ہوا اور شاہ طہماسپ کی مدد سے ہمایون
نے دوبارہ سلطنت ہندوستان کے حاصل کی مگر قریب دو سو برس
سنہ ۱۱۳۵ھ کے بعد جوکہ معمولی عمر سلطنت ایشیا کی ہوتی آئی ہے سنہ ۱۷۱۹ع مطابق ۱۱۳۵ھ سنہ ۱۷۱۹ع
مین غلجیون اور ابدالی افغانون نے ایران کی سلطنت کو ضعیف کردیا تھا
سنہ ۱۱۴۸ھ آخرکار سنہ ۱۷۳۶ع مین نادر شاہ نے سر اوٹھایا اور تاج شاہی سر پر رکھکر سنہ ۱۷۳۶ع
خاندان صفویہ کی نام و نشان کو نیست و نابود کردیا اور ۱۱ برس کی
سنہ ۱۱۶۰ھ عمر مین درمیان سنہ ۱۷۴۷ع کے خود مقتول ہوا اوسکے بعد کریم خان زند سنہ ۱۷۴۷ع
سپہ سالار نے سلطنت کو سنبہالا ۲۹ برس تک اوسکی حکومت
سنہ ۱۲۰۹ھ رہی اوسکے بعد درمیان سنہ ۱۷۹۴ع کے آغا محمد شاہ قاچار نے بہت سنہ ۱۷۹۴ع
لڑائیان لڑکر ایران کی سلطنت حاصل کی اور اوسکے خاندان

مین ابتک یہہ سلطنت چلی آتی ہے

اغا محمد شاہ قاجار

سنہ ۱۲۱۰ اِس بادشاہ نے بہت جنگ اور کوشش کے بعد درمیان سنہ ۱۷۹۵ع کے سنہ ۱۷۹۵ع
ایران کا تخت پایا خراسان مین کئی بارہم کین تفلیس پر لڑائی ہوئی
بہت روسی مارے گئے بعد ازان کہتے ہین کہ روس زوجہ پطرس
سوم شہنشاہ روس نے ۲۰۰۰۰ ہزار سپاہ کی فوج معہ جمعیت کافی
توپون اور آلات حرب کے اُن مقتولون کا عوض لینے کے واسطے ایران
پر لشکر کشی کی جو پہلی لڑائی مین مارے گئے تھے پر بسبب اُسکے کہ شاہ
روس کے انتقال کے خبر اُسکے لشکر مین آگئی تھی روسی لوگ
منتشر ہوگئے بعد ازان قلعہ شوشی مفتوح ہوا ۲۱ تاریخ ماہ ذالحجہ
سنہ ۱۲۱۲ سنہ ۱۲۱۱ ہجری ۶ جون ۱۷۹۷ع کو بادشاہ خوابگاہ مین اون نوکرون کے سنہ ۱۷۹۶ع
ہاتھ سے مقتول ہوا جنکے قتل کرنے کا حکم اوسنے
بسبب کسی گناہ کے دیا تھا۔

فتح علی قاچار

جب مقتول ہوئے اپنے والد آقا محمد شاہ قاچار کے فتح علی شاہ قاچار ایران کے تخت پر بیٹھا اوسکے مخالف اوسکے دو بھائی خواہان سلطنت ہوئے بعد لڑائی اور فساد کے ایک کی آنکھیں نکلوا ڈالیں دوسرے نے خطا ایک دفعہ معاف کی پھر اوسنے شورش کی تب اسکو قید کیا اس بادشاہ کے وقت میں مسعود ابن عبد العزیز نے کربلا کو تباہ کیا اور وہاں کے باشندوں کو قتل کیا

مختصر حال اس فرقہ وہابیہ کا یہ ہے کہ عبد الوہاب نامی ایک شخص عرب کا تھا بصرہ میں اوسنے آکر ایک عالم محمد نام کی شاگردی کی مدت دراز تک اوسکے پاس پڑھا پھر اصفہان میں آکر وہاں کے علما سے صرف و نحو و اصول و فقہ علم معانی وغیرہ پڑھ کر مسائل میں اجتہاد کرنے لگا اور اپنے اعتقاد میں اوسنے رسول کو — اپنی بیانوں کا ایک فرستادہ

پیغمبر آخر الزمان پر ختم ہو چکی ہے انہوں نے قرآن واسطے عمل کرنے کو یاد
دین اسلام کی پوری ہدایت کر دی اونکے بعد خلفاء اربعہ یعنی ابو بکر
عمر عثمان علی یہہ مجتہد تھے پھر امام شافعی ابو حنیفہ
امام جعفر صادق وغیرہ یہہ لوگ مجتہد ہوئے انہوں نے اپنے زمانہ میں استخراج
مسایل کا جسقدر ہو سکا کیا پس بہت باتیں بدعت کی اس امت محمدیہ
میں اب موجود ہیں اونکی طرف خیال مجتہدین کا نہیں ہوا ہے جیسا کہ
گنبد یا قبہ کا مقبرہ پر بنانا اور اونمیں آرایش سونے اور چاندی سے
کرنی اور طواف قبہ کا کرنا اور قبروں پر غلاف وغیرہ چڑھانا اور زیارت کرنا
قبروں کا اور وہ لوگ جو یہ باتیں کرتے ہیں مانند بت پرستوں کی
ہیں کیونکہ بت پرست بھی اپنے بتوں کی بہت تعظیم و تکریم اسطرح کرتے
ہیں اور اونکو اپنا شفیع سمجھتے ہیں خالق نہیں مانتے ہیں اسطرح
ان مسلمانوں کا عذر ہے یہہ عقیدہ اوسنے خوب بحث کرکے اپنے
وطن کو مراجعت کی وہاں جا کر عبد العزیز ایک شخص سے جو مشایخ
کبار سے تھا ملاقات کی او یہہ اپنا عقیدہ اوسے بیان کیا

عبد العزیز بھی اوسکے ہمراہ اس عقیدہ مین شریک ہوا اور
دونون نے ملکر یہ وہابیہ عقیدہ اپنے مریدون کو سکھلانا اور وعظ
عوام کو کرنا شروع کیا رفتہ رفتہ اونکو قوت حاصل ہوئی چنانچہ
دونون نے ارض درعیہ مین ایک قلعہ آباد کیا اور اوسکے اطراف مین
لوٹ مار و غارت کرنے لگے اور اوس نواح مین عبد العزیز نافذ الامر
و حاکم مستقل ہوا عبد العزیز کے بیٹے جب حد بلوغ کو پہنچے تو مسعود
ابن عبد العزیز اوسکا بیٹا ہمیشہ عربون سے جنگ و جدل مین غالب آتا
تھا اسلئے مسعود کو سپاہ وہابیہ دیکر اوسکے باپ نے قلعہ نجف
اشرف پر روانہ کیا تاکہ وہان جا کر جہاد کرے اور مقبرہ حضرت
علی رضی اللہ کا لپٹ کرے اور مال وقف جو مدتون سے وہان جمع
ہے سب اپنے قبضہ مین لاوے اور ساکنین نجف اشرف کو جو اوسکے
خیال مین کافر تھے قتل کرے اوس نے کئی حملے کئے پر وہ قلعہ فتح نہو سکا
آخر کو وہ کربلا پر گیا اوسکے ہمراہ ۱۲ ہزار بہادر وہابی تھے اوس دن
شیعون کی عید غدیر تھی علی الصباح اونکے سر پر جا پہنچا جاتے

ہی قتل اور لوٹ شروع کی ۵ ہزار آدمی قتل کئے اور مقبرہ امام حسینؑ
کا توڑ ڈالا اور جسقدر آلات زر و سیم کے اور جواہر و لآلی بیش قیمت تھے
معہ اور سب اسباب کے مقبرہ میں سے لیکر اونٹ لاد لئے چھہ گھنٹہ
تک جو کچھہ اوس سے ہو سکا اوسنے دریغ نہ کیا اور وہان سے پھر اوا
سنہ ۱۸۰۲ع اور مسکن کو مراجعت کی یہہ ہنگامہ سنہ ۱۸۰۲ع ۱۲۱۶ھ سنہ ۱۲۱۶

شاہ ایران نے عبد العزیز کو لکھا کہ مسعود جسقدر مال و اسباب
کربلا سے لوٹ کر لیگیا ہے اگر وہ سب واپس نہ کیا اور بے گناہ مقتولوں
کی دیت نہ دی تو موسم سرما میں تیرا قلعہ اپنے گہوڑون کے سمون
روندکر خاک کے برابر کر دونگا اور ایک نامہ سلیمان پاشا حاکم بغداد
کو لکھا کہ اگر سلطان روم کو ناگوار نہ گزرے تو میں بدلا مسعود
سے بندگان خدا اور مظلومان بے گناہ کا لون سلیمان پاشا نے
وعدہ کیا کہ میں خود تمام مال لوٹ کا اوس سے واپس کر لونگا اور اس
فرقہ کے لوگون کو نیست و نابود میں خود کر دونگا اتفاق سے
اوسی سال میں سلیمان کا انتقال ہو گیا

بعد ازان سنہ ۱۲۲۶ھ اس بادشاہ نے وہابیون پر فتح پائی اور نجد
مین جاکر اُسنے لڑا وہابیون کے قبضہ مین نجد سے لیکر یمن
تک کا حصہ ملک کا تھا پہلے اُن کو مسقط پر شکست دی پھر
قلعہ درعیہ پر سخت لڑائی ہوئی بہت آدمی وہابیون کے
مارے گئے ۔

اس بادشاہ کے وقت مین کئی بار روسیون سے لڑائی اور
صلح ہوئی اور خراسان کے نظم و نسق مین بہت بار فوج کشی
کی پھر نپولین شاہ فرانس نے ایک ایلچی واسطے رسم [illegible]
اتحاد کے بھیجا شاہ ایران نے اس سے محبت پیدا کی [illegible]
سے رسم اتحاد کی مستحکم ہوئی - ۱۹ تاریخ جمادی الآخر
سنہ ۱۲۵۰ھ مین اس جہان سے انتقال کیا ۔
وہ پہلا اکبر اولاد والا بادشاہ تھا اسکی وفات کے بعد ۶۰
پسر اور ۴۶ دختر اسکی پشت سے موجود تھے ۔

محمد شاہ قاچار

۷ تاریخ ماہ رجب سنہ ۱۲۵۰ھ مین تخت نشین ہوا۔ اسکے وقتمین
کئی بار ہرات پر لشکر کشی ہوئی اور محاصرہ رہا مگر فتح
نہوا افغانون نے شبخون پر جہاو کی شکست سے دیگیا
اسی بادشاہ کے وقت مین شاہ شجاع الملک انگریزون سے
مدد لیکر افغانستان مین گیا تھا +

سنہ ۱۲۶۰ھ سنہ ۱۲۶۰ھ نجیب پاشا حاکم بغداد نے جو شیعون کا بہت سنہ ۱۲۶۰ھ
بڑا دشمن تھا اور عداوت قلبی اسنے رکھتا تھا شہر کربلا
پر چڑہائی کی اور وجہ اسکی یہہ بیان کی کہ اس شہر
مین اطراف و جوانب کے بدمعاش اور اپنے ملکون سے
نکالے ہوئے لوگ آکر بستے ہین اور فتنہ اور فساد
قائم کرتے ہین چنانچہ ۱۱ تاریخ ماہ ذوالحجہ سن مذکور کو کربلا
مین گیا اور تین گھنٹے تک قتل عام کیا نو ہزار آدمی تہ تیغ بیدریغ

گئے جو مال اور زر ہاتھہ آیا سب لوٹ لایا اور ایک نیا حاکم ہر
شہر میں اپنی طرف سے مقرر کیا بعد ازان بغداد کو مراجعت
کی عبدالباقی حنفی المذہب نے اس معرکہ کی بابت یہہ دو شعر
لکھے ہین ؎ اَضْحَتْ اُنَاسٌ طِيبَ مَرْقَدِكَ الاُولٰى

رَفَضُوا الْهُدٰى وَعَلَى الضَّلَالِ تَمَرَّدُوا

حَتّٰى جَرٰى قَلَمُ الْقَضَاءِ بِطُهْرِهَا

يَوْمًا فَطَهَّرَهَا النَّجِيبُ مُحَمَّدُ

شاہ ایران یہہ حال سنکر بہت غضبناک ہوا اور چاہا کہ سلطان
روم کے ملک مین دست اندازی کرے اور نجیب بادشاہ
سے عوض اس قتل عام کا لے مگر شاہ لنڈن اور روس
کے ایلچیون نے بیچ بچاؤ کرکے صلح کرا دی *

یہہ بادشاہ بڑا بہادر اور عقلمند اور صاحب ہمت اور منتظم
تھا اسی کے وقت مین ایک شخص سے باب

عہد بابکا گذرا ہے اُسنے شیعون کو بہت فریب دیا اور ایک بجای قرآن
تصنیف اُسنے کیا مختصر حال اُسکا قابل بیان ہے ۞

باب   اُسکا نام میرزا علی محمد باب تہا وہ سوداگر بچہ
شیراز کا تہا اُسکا باپ دوکان بزازی کی کرتا تہا اُسنے
ابتدا مین کتب فارسی پڑہکر عربی مین استعداد پیدا کی بعد
ازان تکالیف و ریاضات شاقہ اپنے نفس پر گوارا کرکے اپنی
دماغ کو خراب کردیا کہتے ہین گرمیون کے موسم مین جبکہ آفتاب
تمازت ہوتا تہا دہوپ مین ننگی سر کہڑا ہوکر ریاضت کیا
کرتا تہا آخرکار اُسکے دماغ مین ایسا خلل آیا کہ موجد مذہب
ہو گیا پہلے وہ کربلا مین گیا وہان پر سید کاظم کے درس مین
دو سال تک رہا بعد انتقال اس عالم کے چند اُسکے شاگردونکو
بہکا کر مسجد کوفہ مین آیا وہان پر اُن کو ریاضت وعبادت
مین مصروف کیا اور آپ پوشیدہ لوگونکو یہہ سکہلاتا تہا
کہ انا باب اللہ فادخلوا البیوت من ابوابہا

سے یعنے مین چند اسکے وصال کا دروازہ ہون پس کہر ون مین
دروازہ سے آؤ اسیواسطے اُسکا نام مرزا علی محمد باب
ہوگیا چند روز کے بعد صرف باب ہی اُسکو کہنے لگی پہر
کربلا مین جاکر کئی مجلسین اُسنے کین اور بہت لوگون کو اپنی
تابع کر لیا جو لوگ اُسکے مرید خاص تھے اُسنے وہ کہتا تھا کہ
مہدی موعود مین ہون بہ سبب اسکے کہ حدیث مین آیا
ہے کہ امام مہدی کا خروج کربلے سے ہوگا اسلئے اُسنے
کہا کہ سال آئندہ مین کہ معظمہ سے مین تلوار کے ساتھ نکلونگا
اُسوقت اُن لوگون کو قتل کرونگا جنہون نے اب مجکو نہین
مانا ہے اور اپنے شاگردون کو حکم کیا کہ ابہی سے شنجرف
یا سرخی سے خطوط لکہا کرو کیونکہ تلوار کا زمانہ قریب ہے
اور مریدونکو یہ بہی تلقین کیا کہ اذان اور اقامت مین —
اشہد ان علیًا بقیۃ اللہ کہا کرو اور کچھ عبارت بنا کر کہا کہ
یہ کلام خدا ہے جو مجہپر نازل ہوئی ہے جب علما اُسکی غلطیان

عبارت کی بتلاتے تو کہتا کہ تجھ سے گناہ کیا تھا اسواسطے
اتبک وہ قواعد کی زنجیر مین مقید تھے اب کہ زمانہ اظہار حق کا
آگیا ہے میری شفاعت سے اسکی رستگاری ہوگئی ہے
اب اگر مرفوع کی جگہہ منصوب یا مجرور پڑھو تو کچھہ
مضائقہ نہین ہے کیونکہ دین اسلام کمال کو پہنچ چکا اور
مین جو امام برحق ہون ظاہر ہوچکا ہون مین علی اور
محمد کی شکل پر ہون علی اور محمد دو شخص جدا جدا
تھے وہ دونون ملکر بنا ہون اسیواسطے میرا نام علی
محمد ٹھہرا ان کلمات پر بھی تو اسکو چین نہ تھا اسنے یہی
نقل کرکے کہتا تھا کہ پہلے محمد نے مجھسے بیعت کی پھر
علی نے مجھسے بیعت کی اور پھر ایمان لائے اور جب
کوئی اس سے کہتا کہ تمہارا معجزہ کیا ہے تو کہتا کہ میری کلام
میرا معجزہ ہے مین ایکدن مین ہزار بیت لکھہ سکتا ہون یہہ کیا
کم معجزہ ہے بیوقوف لوگ اسکے فریب مین آجاتے تھے

اور متفلسف عیاش وغیرہ لوگ بسبب خواہش سرداری یا ریاست
یا بسبب اسکے کہ اُسنے شرع سے اُنکو آزاد کر دیا تھا شیر
ہو گئے اسلئے تھے کیونکہ اُسنے قواعد اصول اور فروع
دین کے بالکل بدل ڈالے تھے چنانچہ بجائے اسلام
کے رسم ایام جاہلیت کی مرحبا ئک جاری کی اور
رمضان کے صرف ۱۹ یوم کا روزہ فرض رکھا اور بیان
کیا کہ جبتک تمام دنیا پر مذہب باب کا جاری ہو کر ایک
دین نہو جائے تب تک زمانہ فترت کا ہے اور
کوئی تکلیف شرعی اب کسی پر نہیں رہی ہے چنانچہ عورتوں
کو اجازت دی کہ نو خاوند کرین تو درست ہے اس فرقہ
میں جو لوگ اُسکے اوپر ایمان لاتے تھے اُنکے نام کسی
پیغمبر کے نام پر بدل لیے جاتے تھے اور عورتوں
کے نام ال اطہار اور ازواج مطہرات کے نام پر متغیر ہوئے
تھے اور اُسکے مریدون سے ستر بالکل اُٹھا دیا تھا اور

حکم عورتون کو دیا تھا کہ مردون کی مجلس مین بلا ستر اور پردہ
کے چلی آیا کرین اور جب مجلس خاص اُن کی ہوتی تھی
عورتین اور مرد سب ملکر شراب پیتے تھے اور نچا کرتے
تھے سو کر پڑتے تھے کسیکو کچھ ممانعت نہ تھی جب وہ اپنے
مذہب کی بنیاد مستحکم کر چکا تب اُسنے ارادہ مکہ مین جانے کا
کیا یہ سمجھا اسلئے کہ جم غفیر جو اُسکے مریدونکا تھا اُنکو کہا لشکر
کھلا دے اور نیز اس خیال سے کہ مکہ کے لوگ خود اسکو
زندہ نہ چھوڑینگے شیراز کو مڑا یہہ خود بوشہر
مین ٹھہرا اور چند شاگردون کو شیراز مین بھیجدیا تاکہ مذہب
بابیہ کی تلقین لوگون کو کرین اور اپنی کتاب اُنکو دیکر
کہا کہ یہہ قران ہے اور بعض کلام کا نام مناجات
رکھا اور حکم دیا کہ بجائے قرآن شریف محمدی کے
یہہ قران بابی اور بجائے صحیفۂ سجادیہ کے یہہ
مناجات لوگونکو دو ۞

اُسوقت مین حسین خان حاکم فارس کا تھا جب اُسکو یہہ خبر ملی
اُسنے اُسکی شاگردون کو اپنے سامنے بلوا کر اُنکی پیرون کی
پیٹھے جتنے آدمی چل سکتا ہے کٹوا ڈالے اور ابو شہر
سے باب کو گرفتار کرکے شیراز مین بلوا لیا اور
اُسکو ایک الگ مکان مین رکھا۔ ایکروز تخلیہ کرکے
اپنے پاس بلوایا اور کہا کہ مجھکو آج کی رات معلوم ہوا کہ جو کچھ
آپ سکھلاتے ہین سب درست اور سچا ہے اور طریقہ آپکا
بہت پسندیدہ ہے کل کی رات آپکو مینے خود خواب مین دیکھا
آپ میری خوابگاہ مین آئے اور میرے پیر کی اُنگلی پکڑکر
آپنے مجھسے کہا کہ کھڑا ہو اور راہ راست پہ آجا تیری
پیشانی سے مجھکو نور ایمان کا دکھلائی دیتا ہے تونے جو میرے
شاگردون کے پیر کاٹ ڈالے ہین مین اُن کی عوض مین
تجھکو ہلاک نکرونگا یہہ سنتے ہی باب کو یقین ہوگیا کہنے
لگا کہ یہہ بات تو خواب مین تمنے نہین دیکھی بلکہ بیداری مین

اور مین خود تمہارے سرہانے کھڑا ہوا تھا حسین خان
نے اُسکے ہاتھہ اور پیر چومے اور بہت عاجزی کی اور
کہا کہ میری جان اور مال اور توپخانہ اور سپاہ سب
آپکا مال ہے آپکی دشمنون سے لڑونگا دشمنونکو [illegible]
دونگا باب بہت خوش ہوا اور کہا کہ جب میرا حکم
تمام دنیا پر جاری ہو جاویگا اُسوقت تمکو سلطنت روم
کی دونگا اُسنے کہا کہ مجھکو سلطنت درکار نہین ہے مین آپکے
ہمرکاب شہادت کا درجہ پانا چاہتا ہون ایسی باتون سے
باب کے دل سے سب خوف جاتا رہا *

ایکدن مجلس علماء کی منعقد کرکے باب کو بلوایا اور اُس سے
کہا کہ ان علماء پر وہ مذہب حق جو آپ پر نازل ہوا ہے ظاہر کرو
کیونکہ جب یہہ لوگ مان لینگے تب عوام الناس کا ماننا سہل
ہے یہہ کلام سنکر باب شیر ہوگیا اور گونج کر بولا کہ لوگ کسواسطے
میری اطاعت نہین کرتے ہو اور کسواسطے میری اطاعت

اپنے پر فرض نہین سمجہتے ہو تمہارے پیغمبر نکو صرف قران

دیا دیکھو یہہ میرا قران تمہارے قران سے زیادہ فصیح

ہے اور اچھا ہے اور میرا دین تمہارے دین کا

ناسخ ہے کیا تم اسی وقت مانو نگے جب کہ تلوار کہنچے

اور خون ریزی ہو بہتر ہے کہ اپنے جان و مال کی حفاظت

واجب جانو اور خلاف اور نفاق کا طریق پیچہے نہ چلو

یہہ سن کر علما چپ ہو گئے حسین خان نے جواب دیا کہ

جو آپنے فرمایا وہ سچا اور درست ہے مگر سب سے

بہتر یہہ بات ہے کہ اپنی شریعت کے اصول انکو لکہکر دو

تاکہ ہر ایک شخص اسکو پڑہکر سمجہ لے اور ایمان لے

آوے یہہ سنکر قلم اٹہا کر چند سطرین لکہین علما نے

دیکہین اسمین بہت غلطیان تہین ایکدوسرے کو سب نے

دکہلائین حسین خان اسوقت غضب مین آیا اور کہنے لگا تجکو

دو سطرین صحیح لکہنے کا شعور نہین ہے اسپر یہہ بیہودہ دعوی

کرتا ہے کہ خاتم الانبیاء پر اپنے تئین فضیلت دیتا ہے
اور کلمات واہیات کو قران سے افضل تبلاتا ہے حکم
کیا کہ اسکو ہاتھہ پیر مضبوط باندہو اور بید پڑنے لگے تب تو رونے
اور توبہ اور استغفار کرنے لگا اور اپنی نادانی کا اظہار
کیا حکم ہوا کہ اسکا موںہہ کالا کرکے خدمت مین شیخ ابو تراب
کی مسجد مین لیجاوین وہان جاکر اسنے اپنے فعل اور عقیدہ
پر لعنت کی اور توبہ کی شیخ مذکور کے ساتھہ اور پیر چھے
وہان پرچھہ مہینے قید رہا ٭

اس عرصہ مین حاکم اصفہان منوچہر خان کو خبر ہوئی وہ سمجھا کہ باب
شاید کوئی بزرگ آدمی ہو اسکی تقریر سننے ضرور ہے اسنے
خفیہ سوار بھیجکر ان ایام مین درمیان شیراز کے وباجاری
تھی نکلا ہوا اُن کو غافل پاکر قید سے نکلوالیا اور اصفہان
مین اسنے بلاکر جب پوچھا تو وہی واہیات کلمات جو اُسکے
تھے سنائے منوچہر خان کو کچھہ اعتقاد اُسسے ہو گیا مگر

برخاست کی اور اسکو ایک مکان مین پوشیدہ رکھا اور مشہور

کر دیا کہ بیٹے اسکو نکالدیا یہانتک کہ سلطان محمد شاہ

سنہ ۱۲۶۴ھ قاچار بادشاہ ایران نے درمیان سنہ ۱۸۴۷ع ۱۲۶۴ھ کے سنہ ۱۸۴۷ع

وفات پائی ۔

ناصرالدین شاہ قاچار

سنہ ۱۲۶۴ھ سنہ ۱۸۴۸ع ۱۲۶۴ھ مین بعد وفات اپنے والد مرحوم کے ناصرالدین سنہ ۱۸۴۸ع

شاہ قاچار تخت ایران پر بیٹھے اب ہمارے زمانہ مین یہ

بادشاہ ایران کے ہین ان کے وقت مین خراسان پر فوج

کشی ہوئی اور قلعہ دذ فتح ہوا اور وکلائے ایران

و روس و انگریز و سلطان روم مقام ارزن روم پر جمع ہوے

ہر ایک کی حدود کا انتظام ہوا اور عہدنامے لکھے گئے

ان ایام مین یہہ بادشاہ روس کے بادشاہ سے ملاقی ہوے

اور بالفعل لنڈن کو واسطے ملاقات ملکہ معظمہ دام سلطنتہا تشریف

سے لئے ہیں +

سنہ ۱۸۴۷ع جس سال میں یہہ بادشاہ تخت نشین ہوئے تھے یعنی سنہ ۱۲۶۴ھ مطابق سنہ ۱۸۴۷ع سنہ ۱۲۶۴ھ
میں ایک عورت مسماۃ قرۃ العین نے مذہب بابیہ کو بڑی
رونق دی اور وہ بڑی خاندان کی بیٹی تھی پہلے اُسکا
نام زرین تاج تہا وہ حاجی ملا صالح قزوینی کی بیٹی تہی اُسکا باپ
بڑا فقیہ اور خاوند اُسکا محمد تقی فاضل و عالم تہا اور چچا
اُسکا ملا محمد تقی بڑا مجتہد مشہور تہا اور وہ عورت بھی
قرآن وحدیث فقہ اور اصول اور علم ادب میں ماہر
تھی اور شیخ باب کے مسائل سنکر پردہ چھوڑکر مردوں میں
آنا اور وعظ کہنا شروع کیا چونکہ خوبصورت بہت تھی چند لوگ
اُسکے پیرو ہوگئے اور اُس سے محبت کرنے لگے وہ
بانی فسق و فجور کی اصفہان میں ہوئی اور اپنے چچا کو قتل
کروا ڈالا اور ایک جماعت کثیر اپنے عشاق کی لیکر خراسان
گئی اور بڑا فتنہ مذہب اسلام میں برپا کیا اس عورت نے

مذہب باب کو بہت تقویت ہوئی آخرش سنہ ۱۲۶۶ھ سنہ ۱۸۴۹ع
مین حسب الحکم ناصرالدین قاچار کے مذہب باب کے جملہ پیرو
قتل کیے گئے اب اُن کا نام و نشان بھی نہ رہا ۔

ہندوستان

ہندوستان کی تاریخ قدیم کا سلسلہ بہم ہے اور ایران
وخراسان کی سلطنت جو اس کی ہمسایہ ہے اُسکی تاریخ وقتاً
مین ہوگئی مگر وہ نظم فارسی کی رنگ آمیزی مین آکر کم کوئی
سے جستہ جستہ موجود ہے اُسے دیکھکر نہایت تعجب آتا ہے
کہ یہ ملک ہمیشہ سے غیر قومون کی پامالی مین رہا کبھی
افراسیاب آیا کبھی گشتاسپ - کبھی بہرام گور - علاوہ اسکے
قاقادے ترک ہر سال ہزارون لاکھون کا ٹڈی دل
کوہستان - کابل - کوہاٹ - کشمیر کے پہاڑون سے
آکر تمام ملک مین لوٹ مار کرکے چلے جاتے تھے چنانچہ

بھی اُنکی ترکتازین ہندؤن — کو حیران کرتی تھین خیبر —
دبوہ جات - درہای — گویا اُنکے آنے کے لئے کہلے
ہوئے دروازے ہندوستان کے تہے اول ہی اول جبکہ اسلام
کابل تک آیا تو غالباً قرب وجوار مین ہندو راجہ دست درازی
کرتے ہونگے کیونکہ اول ہی راجہ جیپال نے ابتدا کی اور
فوج ہنود کی لیکر لغافات پر پہنچا سبکتگین بادشاہ
سے لڑائی ہوئی مگر بے موسم اور بے وقت برف و باد کا
آسمانی گولا ایسا لگا کہ ہندو لوگ اُسکی تاب نہ لا سکے آخر نقد وجنس
کا وعدہ کرکے اور لئے پہرے یہان آکر راجہ جیپال نے صاف
جواب دیدیا بلکہ آدمیون کو بھی قید کر لیا تب سبکتگین
کو فوج کشی کرنی ضرور ہوئی اُس فوج کے ساتھ اسلام ہندوستان
مین آیا اور ہمیشہ کے لئے اُسکے واسطے شاہراہ کہل گئی
اگرچہ سندہ کی راہ سے بھی درمیان سنہ ۶۶۴ھ کے اسلام کا
قدم اس ملک مین آچکا تہا مگر سنہ ۹۶۸ھ سے خاندان غزنویہ کی

حکومت اسلامیہ کی بنیاد اس ملک مین ڈالدی سبکتگین صرف دریائے اٹک کے کنارہ تک لڑتا ہوا آیا مگر محمود کے حملے قنوج اور سومنات تک پہنچے باوجودیکہ سلطنت پنجاب ہی مین رہی کیونکہ جب آگے بڑھتی تھی تو ہندو لوگ فوجین لیکر سامنے ہوتے تھے اور روپیہ جزیہ کا دیکر ہٹا دیتے تھے مگر رفتہ رفتہ اسلام سارے ملک پر قابض ہوگیا

سنہ ۱۱۷۶ع / ۵۷۲ھ مین غوریون کا خاندان آیا شہاب الدین غوری نے سنہ ۱۱۹۳ع / ۵۸۸ھ مین رائے پتھورا دلی کے راجہ سے تلاوڑی کے میدان پر لڑکر ہندوستان کی سلطنت کو برباد کیا اور دلی - اجمیر - قنوج - اودھ - بہار - بنگالہ تک تسخیر کیا

سنہ ۱۲۰۶ع / ۶۰۳ھ سے سنہ ۱۲۸۸ع / ۶۸۷ھ تک اُنکے غلامون کی سلطنت رہی جن میں قطب الدین ایبک اور شمس الدین التمش بڑے عالی رتبہ کے بادشاہ ہوئے اُسنے بنگالہ گوالیار اجین - مالوہ بہار وغیرہ فتح کئے غیاث الدین بلبن کے عہد مین بھی بڑی

بڑی ترقیں حاصل ہوئیں اور عالیشان عمارتیں پل اور مسجدیں
تعمیر ہوئیں آخر کیقباد کے عہد میں آپس کے فساد سے انکی سلطنت
کا خاتمہ ہوا اور خلجیوں کی سلطنت شروع ہوئی ۔

سنہ ۱۲۸۸ع (۶۸۷ھ) سے سنہ ۱۳۲۱ع (۷۲۱ھ) تک خلجیوں کی حکومت رہی ان میں
سے جلال الدین فیروز خلجی کے عہد میں ٹھگوں کا فتنہ اور دو تا
تمام ہوا جس میں سے ہزاروں ٹھگ پکڑ کر ... آسکے اور
باقی لوٹ علیحدہ ہو - علاؤالدین خلجی نے ... اقلیم
دکھن - بیجاپور - تلنگانہ اور مشرق میں بنگالہ تک عمل کر کے
اسلام کو پھیلایا - سنہ ۱۳۲۱ع (۷۲۱ھ) سے سنہ ۱۴۱۲ع (۸۱۵ھ) تک تغلق کا خاندان
رہا جس میں فیروز شاہ وغیرہ بڑے نامی بادشاہ ہوئے ۔

سنہ ۱۳۹۸ع (۸۰۰ھ) میں امیر تیمور سمرقند سے ہند میں آیا ملتان اور
اکثر راجاؤں سے لڑ کر چلا گیا اور اپنے نام سے ...
نائب حکومت قائم کر گیا ۔

سنہ ۱۴۱۴ع (۸۱۷ھ) سے سنہ ۱۴۵۰ع (۸۵۴ھ) تک سیدوں کا خاندان رہا پھر خاندان

سید خضر خان سے شروع ہوا جسکو امیر تیمور اپنا نائب قرار
دے گیا تھا ۔

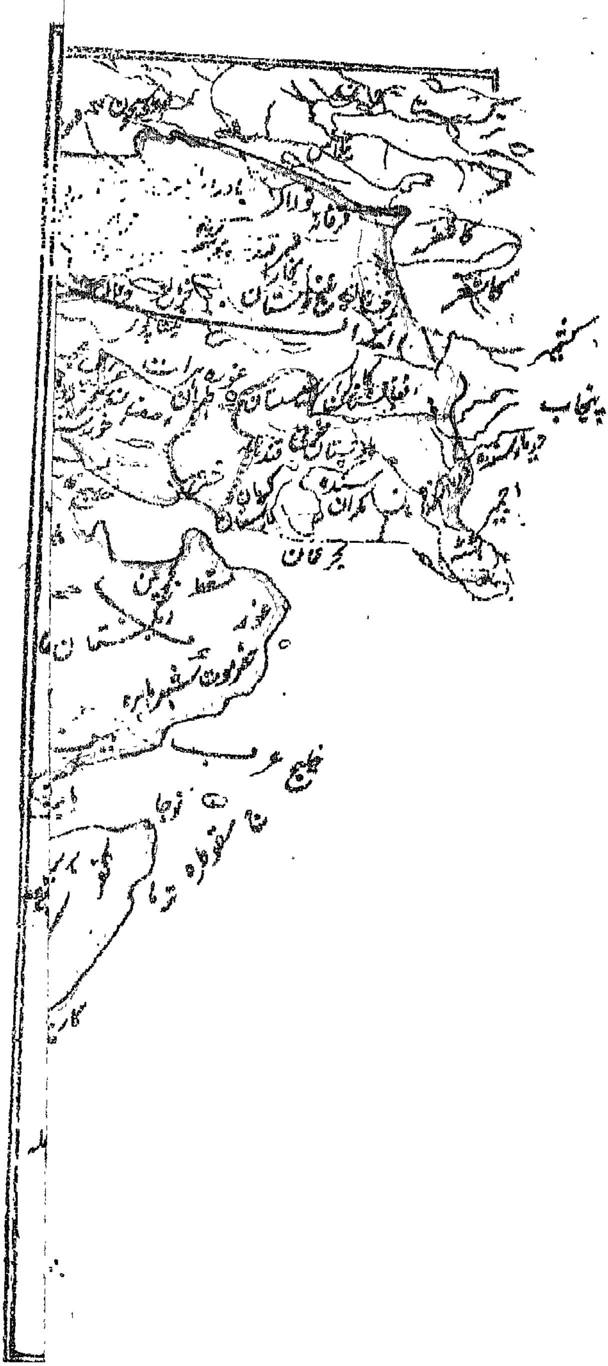
سنہ ۱۴۵۰ء ۸۵۴ھ سے سنہ ۱۵۲۶ء ۹۳۲ھ تک لودہی پٹھانون کی سلطنت
رہی ۔

سنہ ۱۵۲۶ء ۹۳۲ھ مین بابر کابل سے اٹھا اور تیمور جو کہ پانچوین
پشت مین اسکا دادا تھا اُسکے قدمون پر آکر سلطنت
چغتائیہ کی بنیاد ڈالی یہہ سلطنت اگرچہ اسکے نام سنہ ۱۸۵۷ء ۱۲۷۴ھ
مین نیست و نابود ہوئی مگر درحقیقت عالمگیر شاہ کے بعد
ختم ہو گئی تھی سنہ ۱۷۳۹ء ۱۱۵۲ھ مین جبکہ نادر شاہ لوٹ مار کر گیا تھا
جسکے بعد زیادہ شکست ہونی شروع ہو گئی تھی مرہٹون نے
جنوب و مشرق مین سکھون نے شمال و مغرب مین سلطنت کو
پامال کر دیا تھا ۔ احمد شاہ درانی سات دفعہ آیا تھا
کہ جنگلون اور پہاڑون کی خاک تک اڑ گئی ہر صوبہ مین
برائے نام ایک حاکم تھا کہ بادشاہ کو کوئی خاطر مین

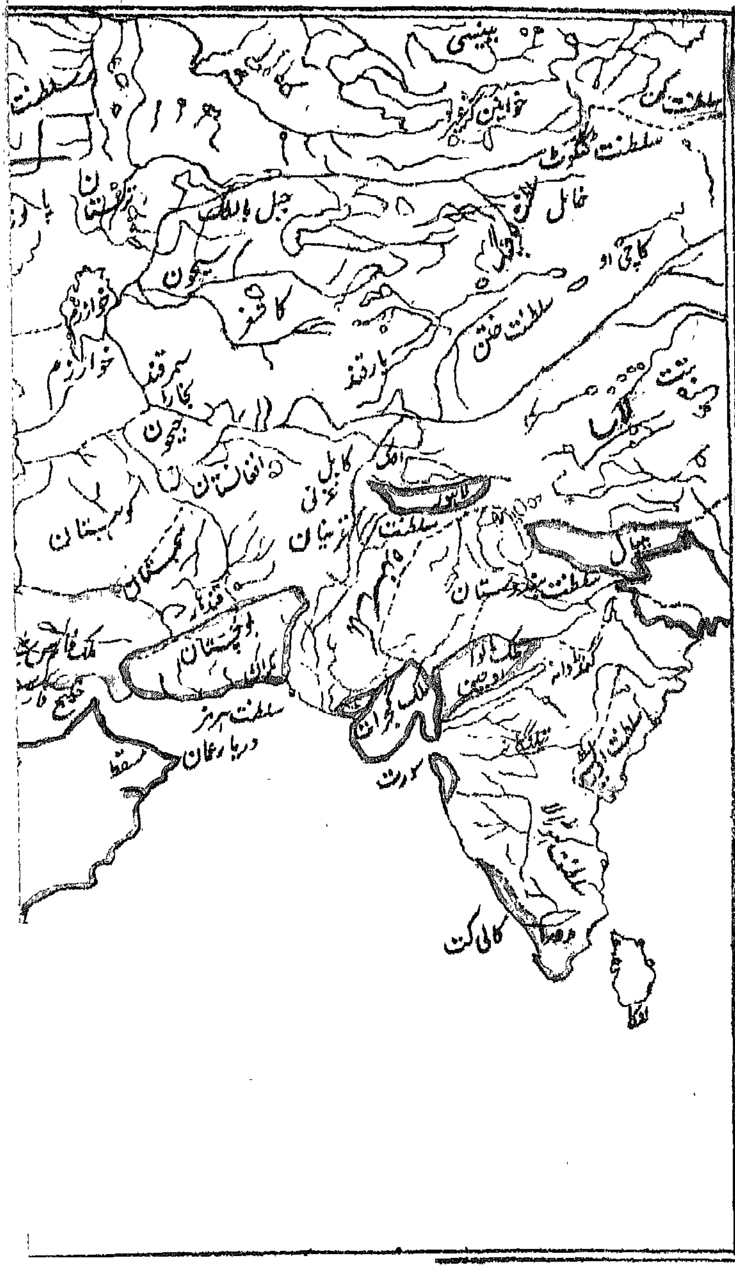
نہ لاتا تھا +

انگریزی سوداگرون کی کوٹھیان کلکتہ۔ ہوگلی وغیرہ مین مدت
سے تھین ١٧٥٦ء ١١٦٩ھ مین سراج الدولہ صوبہ بنگالہ کے دل مین
طمع نے فساد برپا کیا کہ اُسنے اکثر انگریزونکو گرفتار کرکے سب
مال و اسباب اُنکا لوٹ لیا لارڈ کلائو صاحب فوج لیکر آئے
اور بعد جنگ عظیم کے فتح یاب ہوئے اُسوقت سے حکومت
انگریزی قائم ہوکر روز بروز ترقی ملک کی شروع ہوئی آج
چار دانگ ہندوستان اُنکی زیر قلم ہے +

نقشہ سلطنت



سلطنت خلفاء کی



صحت نامہ حصہ دوم سنین اسلام

سطر	غلط	صحیح
۸	طارق	طارق
۱۲	سنہ ۲	سنہ ۲۱
۳	بہت کم معلوم ہی	انکا حال بہت کم معلوم ہی
۳	ریاضی	ریاضی
۳	دبضہ	ربضہ
۱	قحیطیابی	قحطسابی
۲	ززلہ	زلزلہ
۱۳	اراد	ارادہ
۱۳	اوسی	اوسیفی
۳	تشموئین	بیموئین
۱۱	طیلطا	طیلطلہ
۴	قسطونان	قسطون
۱۳	مناضرہ	مناظرہ
۶	لبشکول	پشکول

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۴	۷	الحطب	الحطیب
۴۶	۱۰	اوربی ہے	رو رہی ہے
۴۷	۳	نکاہ	نکل
۵۳	۹	شعوری	شوری
〃	۱۰	الصّا	الصفا
۵۴	۱۰	اونہوں	اونہوں نے
۵۹	۴	باخرند	افریقہ
〃	۶	ناصرالدین الله	ناصرالدین اللہ
〃	۱۱	یوروپ کے	یوروپ کی
۶۰	۲	۱۳ ۱۴ / ۲۱۰	۱۴ ۱۳ / ۶۱۰
۶۱	۳	شدای	شوری
۶۱	۱۰	محمد بن بو	محمد بن عمر
۶۲	۴	الغنودھم	الغنسوذہم
۶۳	۱۰	سنونا	سوتا
۶۴	۱۰	عرناطہ	غرناطہ
۶۵	۱۱	کرینگی	کریں گی
۷۰	۵	بیوقی	بیوقوفی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٧٠	١٢	یمن	یمن آیا
٧٣	٨	علیشاء	عَیْشَاء
//	٩	جورن	جوردن
٧٤	٤	علیشاء	عیشاء
//	٤	ذگرابیس	ذگربیس
٧٦	٢	موثر	مور
//	٥	یانون	یانو
٧٨	١١	تمبکتو	تُمْبُکْتُو
٨٠	١٤	ہوئی	ہوا
٨١	١	سکے	سے
٨٢	١٠	ملوک	مملوک
٨٣	١٣	آبیکا دیا	رہنی کا دیا
٨٤	٤	شمار کرتی ہیں	شمار نہیں کرتی
٨٤	١٢	بلال الدین	بدر الدین
//	١٤	٢ـ	٢٠
٩١	١١	دصلبیس	دصیس
//	١٢	خربی میس	قربی میس
٩١	١٣	فاطمہ	فاطمیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۴	۳	تعلم	لتعلیم
۹۵	۵	پیکر	پہر
۹۶	۱۰	اُدم	دوم
″	۱۴	واند	دانہ
۹۷	۴	ایسیا	ایشیا
۹۸	۵	سی گذری	گذری
″	۷	باقی	بانی
الف	۸	فارس	فاس
۹۹	۶	اولاالعزم	اولوالعزم
۹۹	۱۳	لن تخلق	لن تخلو
۱۰۱	۵	تندخوار	تندخوادر
۱۰۵	۹	نیساپور	نیشاپور
″	۱۳	دلیل	ذلیل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۹	۱	خفیفہ	خفیفہ
"	۸	پہر	شہر
"	۱۳	مالک شاا	مالک شاہ
۱۱۰	۱۲	شرع	کر شرع
۱۱۱	۱۰	حاکم رہے	حکومت کی
۱۱۲	۱۴	پیشگو	پیشنگوہ
۱۱۲	۱۰	یزید	مرتد
۱۱۳	۳	دشمن	دشمنی
"	۴	پشہ ہی کھلا	پتہ ہی نہ کھلا
۱۱۷	۸	دنیا پھیل گئے	دنیا پر پھیل گئے
"	۱۲	ان لوگو پر کیہ	ان لوگون کا یہہ تھا
"	۱۴	اامہد	امام مہدی
۱۱۸	۲	ہو گئے	ہو گی
"	۵	ویرانی چاہی	دلوانی چاہی
"	۱۰	کے گوجہ	کے لوگ جو
۱۲۰	۵	خلق اللہ	خلق اللہ کو
۱۲۱	۲	الشادی	اوٹھا دیا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۵	۶	ناصرکی	ناصری
۱۲۶	۱۲	عبوب	ایوب
۱۲۷	۹	حاکم فاطمی کا	حاکم مصر کا
"	۱۱	امداد	اعدا
۱۲۹	۹	رذیکو	رذیلک
۱۳۲	۵	کیابی	کیاہی
"	۵	متنبی	متنبی شاعر کا
۵	۸	ناصرالدین	ناصرالدین اللہ
۱۳۴	۱۲	الناصرالدین	الناصرالدین اللہ
۱۳۷	۱۱	تشایع	تشائع
۱۳۸	۸	مُغزّي	مُعزّي
۱۳۹	۱	فجاؤھم	فَجَاءَھُمْ
۱۴۲	۱۳	منکسر	مُنْکَسِفٌ
۱۴۳	۱۴	ہیں	سکے
۱۴۵	۱۱	انبیا	اُثْنُبِیْنَا
"	۱۴	نبانہ	نباتہ
"	۱۴	اسیوقت	اسیواسیطی
۱۴۶	۱۲	نکری	بکری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۶	۳	اوستی بیے	اوسی پالی
۱۴۸	۹	چرادہ	چودہ ۱۳
۱۵۰	۸	مغربی	متغری
۱۵۱	۴	بن توکل مصر	بن المتوکل مصریا
؍؍	۱۰	اوسکے جگہہ	اوسی جگہہ
؍؍	۱۰	سنہ ۱۳۰۵ مین	سنہ ۱۳۰۵ سکے
۱۵۴	۲	جقمن	جقمق
۱۵۶	۶	ابی الظاہر	الظاہر
۱۵۷	۲	تمر بقا	تمر بغا
؍؍	۱۲	سے خوش	سی خوش
۱۶۰	۱۱	خونریز	خونریز
۱۶۲	۲	شاہون	شاہیون
۱۶۳	۱۲	فراحصار	قراحصار
۱۶۴	۱۳	انتقال کیا	انتقال کیا اس بادشاہ نے ۲۷ برس
۱۶۵	۱	عزت	عزت
۱۶۶	۴	نصارای	نصارای سے
؍؍	۱۳	۳۰ برس	۳۵ برس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۷	۷	بالانوغ	بالانوع
〃	۹۴	ہو	ہوئے
۱۶۸	۱۴	نوچپیان	نور چہیان
۱۷۲	۹	کرادیا	گرادیا
۱۸۱	۱۵	اوکہیر	اوکہیر کر
۱۸۴	۱	بادشاہ کو	بادشاہ نے
۱۸۵	۹	قائدہ بیگ	قائد بیگ
۱۸۸	۷	وماثر	دناثر
۱۸۹	۱۱	الذب	المذهب
〃	۱۴	اسمعیل صفوی	اسمعیل صفوی نے
۱۹۱	۱۱	نہ ملتی	نہ ملنی
۱۹۶	۱	گوشی	گوشے
۱۹۹	۱۰	اوامرۃ	آوامرۃ
۲۰۲	۸	سنہ ۱۰۹۵ / ۱۰۰۴	سنہ ۱۰۹۵ / ۱۰۰۴ میں
۲۰۶	۱۴	سپہسا	سپہ سالار
۲۱۰	۱	ہزارا ا	ہزارہا آدمی
۲۱۰	۱۰	مشق	دمشق
۲۱۳	۱	زمانہ	زنانہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱۵	۱	بادشاؤن	پادشاؤن
۲۳۰	۶	سلیسان	سیستان
۲۳۱	۵	بادشاؤن	باشاؤن
۲۳۵	۵	نائب السلطنت	نائب السلطنت تھا
۲۳۵	۵	کر کہا	کر رکھا تھا
۲۳۶	۳	روس خبر کی	روس کی خبر لے
۲۴۰	۴	سلطان کو لکھا	اونھون نی سلطانکو لکھا
۔۔	۷	انگریزونسے	انگریزون نے
۲۴۱	۲	ہمرا لیکر	ہمراہ لیکر
۔۔	۸	پھر لکھا	پھر لکھا تھا
۲۵۰	۱۲	پاس	باس
۲۵۶	۶	تھامہ	تہامہ
۲۵۷	۱	اوس کی	روش کی
۔۔	۱۱	سنہ ۱۲۳۲	سنہ ۱۸۱۶ء ۱۲۳۲
۔۔	۱۳	سنہ ۱۲۳۶	سنہ ۱۸۲۲ء ۱۲۳۶ ہجری
۲۵۸	۱۴	جیسے	جبسے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۵۹	۱۰	طاعب	ملاحب
۲۶۱	۴	لحب	سبائی
۲۶۹	۱۳	سنہ ۱۸۶۰ء	سنہ ۱۸۶۰ء مین
۲۷۱	۹	تھمور	تیمور
۲۷۲	۶	ترکستان	ترکستان کی
//	۷	چفتائی	چغتائیہ
//	۱۱	ہم مصری	ہم عصر
//	۱۱	مولوی جامی	مولانا جامی کا یہ
//	۱۳	قبچان	قبچاق
//	//	قرغن	قرغز
۲۷۳	۱۳	۲۶	۴۶
۲۷۵	۱۲	نی	لیے
۲۷۶	۳	نکوپمک	نقتومک
۲۷۷	۶	سنہ ۱۷۸۴ء	سنہ ۱۷۸۴ء مین
//	۸	سنہ ۱۸۲۷ء	درمیان سنہ ۱۸۲۷ء
۲۷۸	۳	مروچی	مراوچی
//	۴	تاتاہی	تاتاری
۲۷۹	۱۴	خراسان	خراسان مین
۲۸۴	۶	غزنی	عرابی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸۶	۵	بوبه	بوپه
۲۸۸	۱	بوبه	بوپه
ایضاً	۳	شوفت	شوکت
۲۸۹	۲	کسونی	کسیکے ہاتھسی سنہ ۱۲۰۶ھ مین
۲۹۰	۴	سنہ ۱۲۳۰ھ	سنہ ۱۲۳۰ھ مین
//	۶	لبیب	بسبب
۲۹۱	۴	چند روز	چند روز اور
//	//	لکہا	لکھا
//	۱۳	حکومت مین	حکومتین
۲۹۲	۵	کرفت	کرنت
۲۹۳	۱	اوسکو جانا پڑا	جانا پڑا
//	۱۲	جودہن	اجودہن
۲۹۳	۱۳	بہیتر	بہتیر
//	//	کیہل	کیتہل
//	۱۴	مرہٹہ	مہرٹہ
۲۹۵	۵	کہنتن	کیتہرن
۲۹۶	۱۴	رسول کو	رسولون کو
//	۱۴	اپنے رسالونکو	اور اپنے رسالونکو
۳۵۸	۷	باقیه	بَاقِیَهْ

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
نجف	بحف	۸	۲۹۹
سنہ ۱۱۸۱ عین	سنہ ۱۱۸۱ع	۱	۳۰۱
دنّس	آلنّس	۴	۳۰۳
پاشا	پادشاہ	۹	"
نیا قران	ہما قران	۱	۳۰۴
دہوپ	دسوپ	۸	"
فروسع	فروع	۳	۳۰۵
مرحبابک	مرحبانک	۵	"
آجا جواب ہیں کھاکہ	آجا	۱۰	۳۰۹
افراسیاب	امراسیاب	۱۰	۳۱۵
گشتاسپ	گشتاس	"	"
برف و باد کا	برف باد	۶	۳۱۶
خضرخان	خفرخان	۱	۳۱۹

appeared, seem, as a rule, only to require a Dictionary and a docile Munshi; versions, so intelligible that a lad of fourteen could thoroughly understand them, require the Author to know the subject on, and the language in, which he writes, thoroughly. Indeed, whenever words represent *thoughts*, as may be said to be the case with *Literature*, it is necessary to examine the associations with which either the one or the other are connected, and, if no exact equivalent can be found in the foreign language, then the translator should himself *narrate* these associations and, as it were, build up their history, in his version—his test being a satisfactory answer to the question: "would a native, acquainted with the subject and desirous of teaching it in the most simple manner to those natives to whom it was quite new, express himself in this way?" Unless this is the adapter's practice, he will teach *sounds* but not *ideas*. Of course, in *scientific terminology*, whose words represent *facts*, or *things*, it is practically immaterial by what combination of sounds the fact or thing is made known. Still, without some imagination and power of assimilation, no one, however great his purely linguistic attainments, can hope to write either "science" or "literature" for the Native of India, so as to be really understood.

In conclusion, I venture to express a hope that this treatise may also prove of some use to those European Students of the History and Literature of Muhammadanism who may be acquainted with Urdu. As far as I know, no brief summary of these subjects has as yet been written in any Language. I also trust that this small work will commend itself to those aspirants for "honors" in Urdu who may require a reading-book in that Language, in addition to those already prescribed."

The price of this volume, which numbers 325 *pages, is Rs.* 2-4.

about, and to examine critically, the great events of his own or foreign History and Literature, which are here referred to. I also hope that this treatise may induce other and more able writers to prepare books in Urdu on useful subjects, on a somewhat similar plan.

I take this opportunity of pointing out that approved books on Science and Literature, written in any of the European languages, should not be translated, but "ADAPTED" into Urdu. European writers, more especially perhaps those of our own times, appear to delight in generalizing and in the abstract and impersonal, whilst the genius of almost all the "Oriental Languages" is personal, particular, concrete and dramatic. The ordinary difficulties of translation are sufficiently great, even in the case of translation from one European language to another, to render it doubtful whether Shakespeare can be adequately translated into French, Béranger into English, or Dickens into Italian. In the case of Oriental Languages, the difficulties are increased to such an extent as almost to justify the assertion that most European books cannot be translated at all into them —but that they have to be *re-written*. Even in the translation of the New Testament, whose language and spirit are so very "Eastern," into such Oriental Languages as Arabic, Turkish and Urdu, the full meaning of the original (or *our* interpretation of it, or the association which has grown up with it) is rarely rendered. As an instance, I would refer to the 24th Chapter of the Gospel of St. Matthew, in the Turkish version of Turabi, which, I believe, contains 108 mistakes against grammar and sense.

In Urdu we do not want translations ; we want "adaptations." We do not, for instance, require Mill's Political Economy translated, but the *subject* of Political Economy introduced into Urdu in a popular form. The same view holds good with regard to History, Metaphysics and Literature generally, where we want the *subjects* treated in a simple and idiomatic manner, and not the translations of writers *on* these subjects.

What I venture to propose is, I believe, a more useful task than mere translation. Translations, such as have hitherto

EXTRACT FROM PREFACE TO PART I.

"This treatise has been published for the following reasons: —In July last I examined a number of Maulvis in Arabic, who were Candidates for Scholarships in the Panjab University College. I found that in the Panjab, as elsewhere, whilst some of the Maulvis were profound in matters of verbal and grammatical detail, to an extent and in a manner scarcely sufficiently recognized by European Orientalists, all were, more or less, ignorant of some of the most prominent facts of Arabian History and Literature. To supply somewhat this defect in their instruction, I first wrote a chronological sketch of Arabian History, then another of Arabian Literature. This, however, was treating an important Branch of Universal History in a somewhat fragmentary and unphilosophical manner. It, no doubt, was necessary to inform the Maulvis that the History of Arabia had a chronological and well-ascertained sequence which did not allow them to consign it to the age of fable, however advantageous such a course might be in stimulating the sense of reverence for the distant or unknown. It was something to point out that Arabian Literature was not confined to commentaries on the Qurán, to a few Law treatises, erotic poems, or to grammars, but that it also embraced numerous and admirable works on Mathematics, History, Medicine, &c., &c. Still the main object of my Sketches would have remained unfulfilled, which was to impress the Maulvi with the conviction that the history of his country, creed or literature, was merely a part of the *Universal History* of human events and thoughts. I, therefore, became anxious to point out how Arabian History had grown into that of Muhammadanism, and how its Literature had influenced the various populations professing that creed. I also endeavoured to show what place the History of Muhammadanism has in the Universal History of civilization. The result of these attempts is the present treatise.

The aim of this production will be fully answered if it inspires any of the Maulvis who may read it with a wish to learn more

INDEX TO HISTORICAL MAPS.

DRAWINGS.

The plans of Mecca and Medina and of the Kaaba at the former, and Muhammad's tomb at the latter, city are in Part I.

Part III. will contain a Map showing the extent of Muhammadanism in 1876 and a Map of the Mogul Empire.

LIST OF CONTENTS OF PART II.

There are also brief accounts of some other men of that period.

SININ-I-ISLAM.

BEING

A SKETCH OF

THE

HISTORY AND LITERATURE

OF

MUHAMMADANISM,

AND THEIR PLACE IN

UNIVERSAL HISTORY.

[With historical and other Maps and drawings of celebrated cities and buildings.]

FOR THE USE

OF

MAULVIS.

BY

G. W. LEITNER,

HON. PRINCIPAL OF THE ORIENTAL COLLEGE, LAHORE.

PART II.

(The history of Muhammadanism from 711 [in Spain] to the reign of Sultan Abd-ul-Aziz of Turkey, with the exception of the detailed Muhammadan History of India.)

LAHORE:

1876.